

۸۳۰۷ کتب خانہ صیفیہ سرکار عالی حیدر آباد دکن

۹

نمبر درجہ ۱۰۷۷  
تاریخ درجہ ۱۰۷۷  
نام کتاب احسن الوصایا

آخر آبان ۱۳۲۱

تصوف

۱۲۷۷

فہرست کتاب  
نمبر کتاب ۱۰۷۷







میں اس شخص کے بارے میں کافی اعلیٰ ایک شخصیت  
 کے بارے میں بھی ہے۔ ایک ایک شخصیت کی جو حضرت علی  
 سی نقول کی کتاب میں ہے ایک ایک شخصیت کی بھی لکھی ہے  
 جو اس کے جو وصیتیں کہ وصیت شریف میں ہیں بعضی میں کسی  
 میں ہیں۔ اور وصیتیں اس عاجز کی اپنی فرزند اور اطراف و  
 اور درون اور سب مسلمانوں کے واسطی بھی ہیں پہلی ایک وصیت  
 یہ کہ اوس میں رغبت و ملائی ہے اور رسالہ دائم الف و اتم عجلت  
 و اندعات کی جو تالیف کیا ہوا اس عاجز کا بھی اور اوس میں نام لکھ دیا ہے اور  
 کتابوں کا جن کتابوں سے وہ رسالہ تالیف کیا گیا ہے اور اوس سالہ میں  
 چوتیس تک لکھی ہیں حاصل کلام کا یہ کہ وہ رسالہ موصوف و واسطی قائم  
 حوام اور خواص کی بچیں کتابوں سے لکھا گیا ہے زبان ہندی میں  
 عوام کو تو یہ فائدہ کہ وہ زبان عربی اور فارسی نہیں سمجھتی ہیں بلا محنت  
 سمجھ لیں گے اور فائدہ مند ہوں گی اور خواص کو یہ فائدہ ہے کہ وہ بچیں  
 کتابیں کہاں سے تلاش کر لیں تو بی تکلف وہ مطلب اور مقصد جو بچیں  
 کتابوں سے کہ بعضی مطلب اور کتابوں کے اُس رسالہ میں لکھی گئی ہیں  
 معلوم کر لیں اور دوسری وصیت یہ کہ اوس سالہ مذکور میں قرآن اور صحیفہ

اور حضرت شیخ درویش و شریف کی معتبر کتابوں پر جوہر برصغیر کی لکھی گئی تھی اور یہی  
 کتاب ہمارے لیے لکھ کر آئی ہے کہ طلب ہر ایک کیست کا بعد خدا ہی دیکھنی سی ہو  
 ہو جائیگا اور بعد اسکے چار بیان و روایات اور علیات اور ذکر گلابیان اور بیان اہم اعظم اور  
 اون لوگوں کا جنکی دعا قبول ہوتی ہی اور یہ کہ اس میں قوت حلال اور صدق متعال بہت  
 ہی بغیر اسکے ورنہ طیفہ پڑھنے والا اپنی مطلب کو نہیں پہنچتا اور یہ کہ اعتقاد و خورشید رکھی  
 اور یقین کامل اس حدیث نہ کی تھی اور پھر حضرت اعلیٰ علیہ السلام کے فرمانے پر سوانح پوری  
 بیان قوت حلال اور صدق متعال کا لکھا ہی اور بعد اس کی بیان اعتقاد کا اور بعد اس کی بیان ورنہ  
 و طیفون کا اور بعد اس کی فضیلت ذکر کیے اور پھر بیان علیات کا اور پھر بیان اون لوگوں کا جنکی  
 دعا قبول ہوتی ہی اور پھر بیان اہم اعظم کا لکھا گیا ہے اور بعد اس کی خیر اصطلاح صوفیہ کی کہ جو  
 حضرت شیخ الدین جدیہ صاحب میرزا جان جان پھر قید اللہ تعالیٰ سرور الہی کی صفو کی سلامت میں لکھیں  
 وہ اس وصیت نامہ میں لکھی گئی ہیں اور بعد اس کی ایک حکایت شریفی مولانا رحمہ صاحب کی جو بہت  
 حال فقرا اور علما کی ہی لکھی گئی اور اس حکایت میں سی چار بیوتوں کی شرح ہی لکھی گئی ہے اور  
 بعد اس کے عبارت صلوٰۃ مسعودی کے جو کہ امام اعظم صاحب کی مذہب کے معتبر کتابوں ہی ہیں  
 لکھا ہی کہ سبب غیبتی ہیں اور دنیا کی کتنی چیزیں ہیں اور پھر صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہی کہ چار  
 خصلتیں ہیں جو کوئی اون کو گناہ رکھی ہرگز غفلت نہ وہ عبارت صلوٰۃ مسعودی کی ہی لکھی گئی ہے  
 اور پھر منہات میں ابن حجر عسقلانی فی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سند دیکھ لکھا کہ جسکی پاس میں ہی  
 طریقہ اسکا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیاء کا پھر چھ بیوتوں کی باتہ میں اور پھر منہات میں  
 لکھا ہی کہ فرمایا حضرت علیہ السلام فی چار جواب ہیں بدن میں نبی آدم کے کہ کہوتی ہیں اول کو چار  
 چیزیں اور پھر منہات میں لکھا ہی کہ چار چیزیں کو دہو پڑا ہنی چار ہیں پھر چوکی ہم راہ ان کی سوچا

اور کفار و زحار میں اور پر شبہات میں لکھا ہے کہ حبشی ارادہ کیا کہ ہو بدن اوسکا  
 صبر کر نیوالا یہ چاروں روایتیں منہات کی تفصیل لکھی گئی ہیں اور بعد اوسکی مولانا  
 عبد العزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ  
 أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے  
 بعد توبہ کے جناب آدمی میں عرض کی کہ یا خدا یا یہ بندہ تیرا کہ ابلیس سے درمیان میں اور اوس  
 عداوت میں حکم ہوئی اگر تو اعانت میرا اور اولاد میری کی کری تو مجھ کو قدرت مقابله اوسکی سے  
 نہوگی پھر شیطان نے عرض کی کہ یا خدا یا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرا میری اس قدر اعانت کی  
 کہ طرح مجھ کو قدرت اوسکی پہنچانے کی ہوگی میری بھی مدد فرما ان دونوں کا بیابھی لکھا  
 ہے کہ کس طرح آدم علیہ السلام کی مدد کی اور کس طرح شیطان کی اور بعد اوسکی جو کہ حضرت  
 شاہ عبد العزیز صاحب محرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے کہ  
 ہر جان بد میں اوسکے جو کیا ہے بُرائی کی کرنی سی اور نیکی کی کرنی سی کرو ہوگی دوزخ میں  
 اوسکی تفسیر بھی سچوئی لکھی گئی ہے اور پھر مولانا محمود فی اپنی تفسیر فتح العزیز میں ایک مدہ لکھا  
 کہ نجات کی اسباب کو لگا کی پیر نجات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی ہی یہ فائدہ بھی  
 بتفصیل لکھا ہے اور بعد اوسکی منظر ہری اور برباطنی کا بیان کتاب دی المناظرین ترجمہ آداب  
 الصالحین میں لکھا گیا ہے اور بعد اوسکی بیان اعراف کا اور اون ادسین کا کہ جو لوہ اف  
 میں ٹہرن گی تفسیر معالم التنزیل میں لکھا گیا ہے اور بعد اوسکی دوزخ کا بیان کتاب تنبیہ العالین  
 سچوئی لکھا گیا ہے اور بعد اوسکے ایک نصیحت و اعلیٰ فرزند اور سب مانوں کے لکھی گئی ہے کہ  
 میرے بعضی مضمر و نچے فساد پر کہ از ہی ہے اور لوگوں کی بکائی پڑو سید محمد صباغازی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 مرید اور سوا سید محمد صباغازی کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں پر طعن اور بہتان کرتی ہیں اور

اول کی طرف تہمت ہو یا بیوں کے نسبت کرتے ہیں چنانچہ جہان کی سبکی  
 کیسے معاملات میں غیبتی دیتی دیتی میں کچھ بکرا رہی جو بکرا رہی لگی تو کہنی لگی  
 کہ یہ وہابی ہی خدا اور کی فساد اور رہبان سی سبب نون کو بچاوی اور دیا  
 کے معاملہ میں جو اذہبوں نے سوال کئی تھی اپنی رسالوں میں اور ان کی سوالوں کی جواب دینا  
 حیدر علی صاحب نے اور مولوی بشیر الدین صاحب نے جدا جدا اپنی رسالوں میں لکھ دی ہیں  
 ان میں تو یہ لکھا ہی گئی ہیں مگر کچھ سوال و جواب کا بیان بطور نمونہ کی مولانا حیدر  
 صاحب کے رسالہ سی اور بعد ان کی مولوی بشیر الدین صاحب کے رسالہ سی اسو صیت نامہ  
 میں لکھا گیا ہے اور بعد ان کے ایک صیت واسطی فرزند صاحب مسلمین اور  
 کے لکھی گئی ہے چنانچہ بیان تعلیق مجتہد معین کی کہ اس میں بکرا رہی مولوی بشیر حسین صاحب  
 کے اور مولوی محمد قطب الدین صاحب اور مولوی محمد شاہ صاحب وغیرہم کے

تمام ہوئی فہرست کتاب الحسن صایا غرض صیت

واجہد علی کل حال



تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

ایمجد بیک که پیش کتابت سیدین اوتلی الالباب مسیحی الیومین عن وقت صریح یکت



تصنیف عالم دین، رهنمای عالمین، خاتم میرزا رضی، خا صا حب، دام مضیه

مکتب دار عارف و سید محمد مطیعین

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد تحسید خالق کونین	پس توصیف سید تعلین	اور درود و سلام خیر
جوہین سرور جلیہ پیر	پس تسلیم آل اور اصحاب	اور جتنی نبی کی ہیں اجاب
مؤمنوں ہی عرض عاجز کی	ایک مدت سی چاہتا تاجی	بعد حمد و لغت کے

معلوم کیا چاہی کہ حضرت خضی خادم الفقار ربی والا مصطفیٰ آباد عرف رامپور مرید سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا بھائی مسلمانوں کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہی کہ مدت سی جی چاہتا تھا کہ ایک وصیت نامہ دین کی کتابوں سی جو سنت جماعت کی مذہب کے ہیں کچھ سنے اور کتابوں مذکور سی انتخاب کر کی واسطے فرزند احمد احسان اللہ خان کی اور جمیع مسلمانوں کی لکھوں اب خدا کی عنایت اور مہربانی سی آرزو اس عاجز کی پوری ہوئی اور وصیت نامہ تمام ہوا اور جو کہ اس تالیف میں فائدہ جمیع مومنین کا منظور ہے ایسی نام اسکا مفید المومنین رکھا اللہ جل شانہ فرزند مذکور اور سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اس وصیت نامہ پر عمل کریں اب سمجھنا چاہی کہ سب بہتر وہ وصیت ہی جو امام محمد غزالی صاحب رحمہ فی کتاب منہاج العابدین میں لکھی ہی وہ وصیت یہم ہی کہ ایک

بزرگ فی اپنی پرستش کے لئے کہ جو کچھ وصیت فرمائی ہے نہایت کہا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں  
 جو خدا تعالیٰ فی سب اگلوں اور پچھلوں کو فرمائی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰی  
 اَوْلِیِّ الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِکُمْ وَآتَاکُمْ اِنَّ اَتَقُوا اللّٰهَ طِيعَةً مِّنْ اَوْنٍ لُّوْکُوْنٌ  
 وصیت کی ہے جو تیسری پہلی کتاب دینی گئی ہیں اور تم کو بھی یہی وصیت ہے کہ تقویٰ کرو  
 اور ڈرو اللہ سے و غور کا مقام ہے کہ خداوند تعالیٰ سب سے زیادہ بندہ کی بہتری  
 جانتا ہے اور سب سے زیادہ خیر خواہ اور مہربان ہے اگر او سکی نزدیک کوئی خصلت جہان میں  
 بندہ کی لمبی تقویٰ سے بہتر ہوتی اور سب خوبیوں کو جامع اور ثواب میں زیادہ اور نیکوئی  
 میں بزرگ اور آرزووں کو بھی زیادہ پوری کرتی ہوتی تو خدا تعالیٰ بندوں کو اوسکا حکم  
 فرماتا اور اوسکی وصیت کرتا پس جبکہ اگلوں پچھلوں کو تقویٰ ہے یہی وصیت کی اور اسی کی  
 خصلت پر اکتفا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ خصلت فضائل دنیا و آخرت کو جامع ہے اور سب  
 کاموں کو کافی ہے اور عبادت کی بلند مرتبوں پر پہنچانی والی ہے اور اسی اصل ہے کہ جو  
 کوئی اس پر عمل کری تو اوسکو کافی ہو اور زیادہ حاجت نہ رہی و تقویٰ در لغت بمعنی  
 رسیدن و پرہیزگاری یعنی ڈرنا اور پرہیز کرنا اور شریعت میں معنی تقویٰ کی یہ ہے کہ ڈرنا اللہ  
 سے اور اوسکی عذاب سے اور پرہیز کرنا اُن چیزوں سے کہ اللہ نے اور اللہ کی رسول نے  
 منع کیا ہے اور بجالانا اُن چیزوں کا کہ اللہ نے اور اللہ کی رسول نے حکم کیا ہے تو تفصیل تقویٰ  
 کی بہت بڑی ہے بسبب دراز ہونی کتاب کی بیان نہیں لکھی گئی امام محمد غزالی صاحب  
 فی اپنی کتاب منہاج العابدین میں تفصیل اسکی بخوبی لکھی ہے جسکا چاہی اوسمیں کہلی  
 اور دوسری وصیت یہ ہے جو ابن حجر عسقلانی نے منہیات میں لکھی ہے  
 وہ یہ ہے عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانُوا مِنْ قَبْلِ نَبِیِّکُمْ تَوَاصَوْا





لکھا کہ ایہ شریعت ہے اور اصل نہ ہووی اور محض فتنہ ہوئی پر نہ جم رہی اور انوار اور آسرا ہی  
 محروم نہ ہووی اور یہی وجہ ہے کہ رافقہ سی طرف تصوف کی واسطے طلب کرتی زیادتی اور شوق برتی  
 اور شمس کے کمال آسان ہی لیکن بہرہ تصوف کی طرف سے کی بدعلیہ کرنے ذوق باطن اور علیہ حقیقت  
 کی بہت دشواری آئیو اسلی چاہی کہ اول تمسک ساتھ رہی استوار شریعت اور قہامت کی کری  
 اور بعد اس کی سچ درودہ علیا ہی حقیقت کی آوی فقیہ ہونا مرتبہ اسلام کا ہی اور کلام درجہ بیان کا  
 اور تصوف مقام حسا نکا تام ہوئی عبارت مرج البحرین کی چنانچہ سچ حدیث جبریل علیہ السلام کے  
 یہ تیسوں مقام میں اور مفصل ہیں اور وہ حدیث بخوبی متبصر کی سچ رسالہ وافع  
 القیاد وافع العباد قاطع الشک والبدعات کی ہمیں لکھی ہی جو چاہے او میں دیکھے  
 اور کتاب ہدایت الاعمال میں یہ حدیث لکھی ہی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 كُلُّ طَرِيقَةٍ رَدَّتْهَا الشَّرِيعَةُ فَهُوَ زَنْدَقَةٌ یعنی جو رستہ کہ رد کری او کو شریعت  
 پس وہ رستہ زندقیت ہی اب کئی حدیثیں مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر حق  
 سی جو بیچ بیان و صیتوں کے ہیں بیان لکھی ہیں عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرٍ كُنْتُ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا  
 وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَقْعَبَنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَهْرَأَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ  
 وَلَا تَزُكَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُنْعَدًا إِنْ أَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُنْعَدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ  
 روایتی معاذ رضی سی کہا وصیت کی مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دین توں کی فرمایا یہ شریک  
 کر ساتھ اللہ کی کسی کو اگر چہ مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نہ تو فرمائی کہ باپ اپنی کی اگر چہ  
 حکم کرین تجھ کو کہ الگ ہو اہل انبی سی اور مال انبی سی اور نہ تو نماز فرض کو جان کر پس تحقیق حسنی  
 چوڑی نماز فرض کو جان کر تحقیق الگ ہو او پس ذمہ خدا تعالی کا ف اگر چہ جلایا جاوی معاذ

حدیث اول  
 کہ اس حدیث میں جو چاہے او میں دیکھے  
 اور کلام درجہ بیان کا  
 اور تصوف مقام حسا نکا تام ہوئی عبارت مرج البحرین کی چنانچہ سچ حدیث جبریل علیہ السلام کے  
 یہ تیسوں مقام میں اور مفصل ہیں اور وہ حدیث بخوبی متبصر کی سچ رسالہ وافع

[illegible]



[illegible]

اپنی کی پس نصیحت کی ہو خوب کہ بہین اوس سی آنکھیں اور ڈری اوس سی دل پس کہ ایک شخص  
 فی اسی رسول اللہ کی گویا یہ نصیحت ہی رخصت کرنی والی کی پس نصیحت کرو ہو فرمایا وصیت  
 کرتا ہوں میں تم کو ساتھ تقوی اللہ کی اور سنتی اور حکم بحالائی کی یعنی سرور اسلام ان کا اگرچہ  
 ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہی جو شخص کہ زنم رہی تم میں سی بھی میری پس کہیں گے  
 اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میری کو اور طریقہ خلفائے شیعین کی کو کہ ہدایت کی گئی  
 ہو سا کرو ساتھ اوس کی اور مضبوط پکڑی رہو اوس کی کو ساتھ دانوں کے اور جو تم نئی ہی  
 باتوں سی پس تحقیق جو نئی بات ہی وہ بدعت ہی اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت  
 کی یہ احمد نے اور ابو داؤد فی اور ترمذی فی اور ابن ماجہ فی مکر ترمذی اور ابن ماجہ فی نہیں کہ  
 گناہ نماز کاف یعنی نہیں کہہ صلی نبی رسول اللہ صلی علیہ وسلم حدیث کا وَعْظُنَا مَوْعِظَةً نقل کیا  
 اور گویا یہ نصیحت ہی رخصت کرنی والی کی وقت رخصت کرنی کی بیان کرنا کمال کوشش  
 کرتا ہی آدمی کچھ نہ جاوی اور اگرچہ غلام حبشی ہو اسمیں کمال مبالغہ ہی اطاعت حکم میں اگرچہ  
 ایسا ہی ہو تو اطاعت ہی کری اور دانوں سی پکڑنا کنایہ ہی کمال محافظت و محکم ہی تھا  
 شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشکوٰۃ شریف کی شرح میں اسی حدیث کی  
 اس عبارت کی شرح یوں لکھی ہی فَقَالَ اَوْصِيَكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ تَعَالَى پس فرمایا حضرت صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم فی کہ وصیت کرتا ہوں میں تم کو ساتھ پرہیزگاری کی اور ڈرنی کی اللہ تعالیٰ  
 وَالسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ اور ساتھ سنتی اور قبول کرنی کی اطاعت میروں کی اور فرمان برداری  
 او کی پس اوس بات کی ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ساتھ تقوی کی جمع ہووَ اِنْ كَانَ عَبْدًا  
 حَبَشِيًّا اگرچہ فرما حاکم غلام حبشی ہو یہ مبالغہ ہی پس اطاعت امر کی والا غلام امیرین  
 ہوا اس واسطی کہ اکثر اٹھ امارت سی آزاد ہونا ہی اور یہ ایسا ہی حبشیا کہ ہر حد شریف کے

سید

آیای کہ جو کوئی مسجد بناوی اوسکی واسطی ایک محل بہشت میں تیار کیا جاوے گا اگرچہ وہ مسجد  
ماند گہوت نہ چڑیاکی ہو اور مسجد ہرگز مانند گہوت نہ چڑیاکی نہیں ہو سکتی لیکن مقصود مبالغہ ہی  
بسیج ہوئی اور تنگ ہونی کی اور ہو سکا ہی کہ غلام حبشی نائب سلطان کسر کا ہو پس اور  
اس تقدیر کے طاعت و سکی ساتھ حکم سلطان کی واجب ہو گی **و عن سعد بن ابی وقاص**  
**قال رَضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرْضًا اسْتَفْنَيْتُ عَلَى الْكُوفِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ يَبْعُدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَلَكَ كَثِيرًا أَوْ لَيْسَ بِهِ شَيْءٌ إِلَّا اسْتَيْ أَفَأُصْبِي بِمَا**  
**كَلَّهَ قَالَ لَا قُلْتُ قُلْتُ لِي مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثَّلَاثُ قَالَ لَنْ تَكُونَ ثَلَاثًا**  
**كَبِيرًا أَنْ تَذَرُ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَكْفَقُونَ مَا كَسَبُوا**  
**وَأَنْتَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى الْقِيَمَةُ تَرْفَعَهَا**  
**إِلَى فِي آخِرِ أَتَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ** اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ  
کہا یہاں رہو امین اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بچار کہ پہنچا میں کنارہ موت پر پس میں نے  
میری پاس سو خد صلی اللہ تعالیٰ علیہ آہ وسلم میری عیادت کو تو کہا مینی یا رسول  
استحقق واسطی میری مال ہی بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا اب  
وصیت کرو نہیں ساتھ مال اپنی کی فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس دو تہائی مال اپنی کی وصیت  
کروں فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس وہی مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا مینی پس تہائی  
کی وصیت کروں فرمایا کہ تہائی کی روز تہائی ہی بہت ہی تحقیق تو یہ کہ چھوڑ کر جاویں یا نہی  
وارثوں کو غنی بہتر ہی اس سے کہ چھوڑے تو ان کو مفلس اس حال میں کہ ہاتھ پھیلاویں آگے ان کے  
کے مانگنے کی چیز اور تحقیق تو ہرگز خرچ کرے گا کوئی مال کہ طلب کری تو ساتھ نہ خرچ کرے کہ نہ اس کے  
رضا مند ہو اللہ تعالیٰ کی مگر کہ ثواب دیا جاوے گا تو اس سبب یہاں کہ اتنے اور تہاوی تو اس کے سبب



بیوی اپنی کی نقل کی سیدہ جاری اور سلم فی وف نہیں وارث میرا کوئی انہم یعنی ذوی العز  
 میں سی یا ایسی وارثوں میں سی کہ خوف اون کی ضایع ہونی کا ہو کوئی وارث میرا نہیں  
 سوا بیٹی کی بہتہ مایل سلگی کہ وارث اون کی بہت عصبانہی اور اس حدیث میں دلیل ہے  
 اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کری وارثوں کی ضمن آ و اتفاق ہی سب کا اسپر  
 کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت او سکی تہائی مال سی زیادہ میں  
 مگر جب کہ وارث جائز کہیں اور جس میت کا کوئی وارث نہ ہو تو بھی مذہب جمہور علما کا ہی  
 ہے کہ زیادہ تہائی سی نہیں جاری ہونی کے اور جائز کہا ہی او سکو جو سیفہ م اور علما اون کی  
 اور اسحق اور احمد نے ایک روایت میں اور قادی عالمگیر میں لکھا ہی و کو او و حو و حو و حو  
 مَالِهَ وَلَيْسَ لَهُ وَاَرِثَتْ نَفَذَتْ الْوَصِيَّةُ وَلَا يَحْتَاجُ إِلَى اجازة بَيْتِ الْمَالِ كَذَا  
 فِي خِزَانَةِ الْمُفْتَيْنِ یعنی اگر وصیت کری کوئی شخص تہ تمام مال اپنی کی اور نہ ہو کوئی وارث  
 او سکا تو جائز ہوگی وصیت او سکی اور نہیں حاجت ہی طرف جائز یعنی بیت مال کے  
 ایسی ہی ہی خزانہ مفت میں میں اور اس حدیث میں حجت دلائی ہی ماتی دارون  
 سلوک کر نیکی اور شفقت کر نیکی وارثوں پر اور یہ ہی اس سی معلوم ہوا کہ قرا بتوں سی سلوک کر نیکی  
 غیر فکی دینی سی اور یہ ہی معلوم ہوا کہ مال خیر کر نیکی سی اپنی عیال پر ثوابی جا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالیٰ  
 کی رضامندی کا اور یہ ہی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کری رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وطاعت  
 ہو جاتی ہی بیوی کو خط نوی ہی اور نوالہ او سکی موزہ میں نیا وقت خوشی کی عادت ہی اور وہ بہت  
 دور ہی طاعت سی اور امور آخرت سی اور باوجود اسکی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی خبر ویک  
 کہ اگر نوالہ دینی میں ارادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو ثواب و ہمیں ہی تھا ہی پس غیر اس حالت  
 میں بطریق اولی ثواب بیگا طیبی اب یہ دو وصیتیں لکھتا ہوں

اپنی فرزند اور اقرباؤں اور مریدوں اور سب مسلمانوں کی وسطی پہلی وصیت یہی  
 کہ قبل اس وصیت نامہ کی ایک رسالہ اس خیر خواہ غلام حق فی یحییٰ کتابوں متبرکات جماعت  
 کی سستی مالیت کیا ہی اور نام اس کا واقع الفساد و نافع العباد قاطع الشکر و لکھنؤ عجب  
 کر کے سنوانبات کو اور یہ بڑی کامیابی بابت ہی کہ ہر آدمی کو چاہیے کہ اپنی دین اور دنیا کی  
 کام موافق شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بر لاوین اور ہر مسئلہ کی تحقیق علماء متبرکات  
 و جماعت کی سی کریں اور ایک قاعدہ فقہان کا مولانا محمد اسحق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 کتاب مائتہ المسائل میں لکھا ہی کہ جس سے قوی اور ضعیف مسئلہ معلوم ہو جاوین وہ قاعدہ  
 بخوبی ساتھ شرح کی اس عاجز فی اپنی رسالہ مذکور میں لکھ دیا ہی بموجب اس قاعدہ کے  
 عمل میں لاوین اور وہ یحییٰ کتاب میں کہ جنسی رسالہ مذکور میں سندوی گئی وہ یہ ہیں  
 تفسیر موضح القرآن تفسیر فی فتح الغزیریب التفسیر جو عالمگیر شاہ کی عہد میں  
 بنی ہے تفسیر میراک تفسیر بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر منہدی شاہ رفیع الدین  
 تفسیر کبیر تفسیر شیبانی تفسیر مراد تفسیر فیروز الکبیر اور حدیث کتاب میں یہ ہیں صحیح بخاری  
 اور صحیح مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور موطا امام مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ اور تیسیر الوصول اور  
 تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار اور شرح شیخ عبدالحق مشکوٰۃ شریف اور ظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف اور  
 ظفر جلیل شرح حصین اور نہایت لغت حدیث اور تفرقات کتاب میں ہیں مواہب لدنیہ اور مجالس اللہ  
 اور کیائے سادات و تحقیقات خواجہ محمد یار رحمۃ اللہ علیہ اور انواع زبان پنجابی اور صلوة  
 مسعود اور قرۃ العیون فی شرح سرور الخزون اور مائتہ مسائل اور صراط المستقیم اور تحفۃ الساعۃ  
 اور راہ نجات اور ہدایۃ الاعمال اور توضیح اور منار اور شاشی اور حسامی اور مسلم اور بزدوی اور  
 شرح منظر السعادت اور رسالہ جلال الدین سیوطی و رضاب الحساب و ہادی الناظرین و قول بکری



اور کتاب ارشاد المسلمین شرح عقائد نسفی اور تکمیل الایمان اور منهاج العابدین اور وجہ القرآن تفسیر  
 فقیہ اسماعیل بن محمد فیضیری حیریا اور درختا اور مداریاہ اور عینی اور تخلص اور بحر الرق  
 اور شہادت ابن حجر عسقلانی اور اس سالہ کی پانچویں دارالاسلام محمد اباہ عرف تونک میں  
 نواب محمد علی خان بہادر نے چھوٹے خاندان کا مطلب دین اور دنیا کا حاصل کرے  
 اور اس عاجزی اس شہر آدمیوں اور دور دور کے شہر والوں نے بخیر ہمت تمام اون رسالوں کی  
 طلب کی اور اون کو دی گئی چنانچہ جی پور اور ادھو پور اور کورشن گڑھ اور جمیر اور نصیر آباد  
 اور رامپور اور مراد آباد اور پاشن اور ہوپال اور رنج اور راسی بریلی جو قریب لکھنؤ اور جاونپور  
 اور اور بہت شہروں میں یہ سالہ مذکور موجود ہیں اگر تلاش کریں پالیوں اب تک کو چاہی  
 کہ اس سالہ مذکور کو اپنی مطالعہ میں رکھو اور اسکی مقصدوں اور مطلبوں کو خوب سمجھو اور عمل میں لاؤ  
 پہلا مقصد یہ کہ یہ سالہ کہاں شروع ہوا تھا اور کہاں تک پہنچا تھا یہ تمام ہوا دوسرا مقصد  
 اون چار حدیثوں کی بیان میں جو صاحب تیسیر الوصول نے اپنی تیسیر الوصول کی دیباچہ میں اور شیخ  
 عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح میں نقل کیا ہے کہ فرمایا  
 ابو داؤد علیہ الرحمہ نے کہ یہ چار حدیثیں مسلمان کی واسطی کافی ہیں وہ چاروں حدیثیں  
 بخوبی ساتھ شرح کی گئی ہیں اور اسی مقصد میں نیت کی حقیقت کا بیان اور یہ  
 بیان کہ کونسی خیالات دل کی معاف ہوتی ہیں اور کونسی نہیں اور یہ کہ نیت کی سب سے  
 بعضی بدلتی ہیں اور یہ کہ نیت اپنی اختیار سے باہر ہے یہ سب بیان اسی مقصد میں بخوبی  
 لکھی گئی ہیں تیسرا مقصد اخلاص کے فضیلت اور اسکی حقیقت اور اسکی درجہ کی بیان میں  
 لکھا گیا ہے کتاب کیمیای سعادت سے اور خواجہ محمد پارسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تحقیقات  
 میں لکھا ہے کہ جو شخص ہر روز تہار بار پڑھے اللہ صاحب یقین ہو اور صلوٰۃ مسوومین لکھا

کہ مذہب نہ جماعت کا ہے نہ کہ بندہ ساتھ گناہ کی کافر نہیں ہوا لیکن ساتھ خوار کرنی گناہ کی کافر ہوتا  
 اس مسئلہ کی تحقیق بخوبی اسی مقصد میں لکھی گئی ہے اور یہ حدیث بھی اسی مقصد میں تہہ شرح کی لکھی گئی ہے  
 کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فی کہ دو خصلتیں ہیں کہ جہنم ہوں وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اور سکاٹہ  
 اور صابر چوتھا مقصد یہ کہ پانچ چیزیں بدلہ پانچ چیزوں کی ہوتی ہیں اور اوکاٹہ اور دنیا میں تو ہی او  
 بعضی کا عاقبت میں اون چیزوں کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے پانچواں مقصد ملا ہوا اور تین بکیر  
 پہلا بیان یہ کہ حضرت سید المجتہدین تاج المجاہدین سید احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ مریون پر جو لوگ طعن  
 اور بہتان کرتی ہیں اور ان کی طرف دہائیوں کی نسبت کرتی ہیں ان کی جواب میں دوسرا مطلب نقشہ بند  
 طریق کا شجرہ جو اس عاجز کو پیر و مرشد اپنی سید احمد غازی رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہے لکھا گیا ہے تیسرا بیان  
 فقہائوں کی قاعدہ کی بیان میں لکھا گیا ہے چہاں مقصد یہ کہ صراط المستقیم جو کتاب سید احمد غازی رحمۃ  
 علیہ کی اگر کوئی نادان اوپر کسی طرح کا طعن کری او سکی جواب میں لکھا گیا ہے ساتواں مقصد صید  
 حمد و کرامات اور حال ابابکر کا میں لکھا گیا ہے آٹھواں مقصد اون لوگوں کی بیان میں جو کوئی اللہ جل  
 کا ذکر کرتی ہیں او کو نوا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنی کرم سے بڑی بڑی دجی دیا ہے نواں مقصد  
 اون لوگوں کی بیان میں جو کوئی اللہ جل شانہ کا ذکر نہیں کرتی ہیں اون دنیا اور آخرت میں طرح طرح کی  
 خرابی ہوتی ہے اور عذاب الہی میں گرفتار ہوتی ہیں دسواں مقصد یہ کہ کتاب فتح آخرت پر  
 سورہ منزل کی تفسیر میں جو ذکر الہی حال لکھا ہے کچھ اور سی حال کی بیان میں سی اس سالہ میں لکھا گیا اسو  
 کہ یہ جو لوگ متقی اور پرہیزگاروں کی مرید ہوتی ہیں اور اون کو فائدہ نہیں ہوا اگر اس تفسیر کی قاعدہ  
 بموجب عمل کریں تو اون کو فائدہ نام ہو جائی انشاء اللہ تعالیٰ اور جسکو خدا تعالیٰ فی دین کی عقل دی ہے  
 وہ غیر شرع آدمی کا مرید نہیں ہوتا اسو کہ مسلمان کو بغیر العبارہ سے بغیر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی جہٹکارا نہیں جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

وَاللَّهُ غَفُورٌ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ترجمہ تو کہہ اگر تم محبت کہتی ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ کو چاہی اور بخیر  
 گناہ تمہاری اور اللہ بخشنی والا مہربان ہی کیا رہو ان مقصد ذکر کی حقیقت کی بیان میں کتاب  
 کیمیاء سیاحت سی لکھا گیا ہے اور کیمیاء سعادت میں اسی مقام میں ہمہ اوست کا ذکر کیا ہے لیکن  
 مجمل ہی اور کتاب ہدایۃ الاغنیٰ میں مفصل لکھا ہے تو اس ہمہ اوست کا بیان بھی اسی مقصد میں  
 کتاب ہدایۃ الاغنیٰ ہی لکھا گیا ہے یا رہو ان مقصد وعظ کہنی والی اور وعظ سننی والی کی بیان میں  
 اور توجہ لینی والی اور توجہ دینی والی کی بیان میں اور عبادت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیچ  
 حرکی اوس خلوت میں کس قسم کی تہی بعضوں کا کہ عبادت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم  
 کی ساتھ فکر کی تہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ساتھ ذکر کی اور یہی قول صحیح زیادہ ہے اس مقصد میں ان  
 مطلب کو کا بیان بخوبی مفصل لکھا گیا ہے اور اسی مقصد میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ مرید کس طرح ذکر کریں  
 لی بعد مرید کیا حال آتی ہیں اور لطیفہ قلب اور لطیفہ روح اور لطیفہ نور اور لطیفہ نفس اور لطیفہ خفی اور لطیفہ  
 ان چہ لطیفون کا بیان بھی لکھا گیا ہے اور یہ بھی اسی مقصد میں لکھا گیا ہے کہ مرید کو کس طرح توجہ دینی  
 اور مرید کس طرح توجہ لیتی ہیں اور طریقہ نفی اثبات بتانی کا اور طریقہ سلطان الذکر بتانی کا اور یہ طریقہ  
 بھی لکھا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہی تو میرے معلوم کر لیتی ہیں بغیر مرید کے کہ اسکی لطیفون پر ذکر ہوتا ہے یا نہیں  
 اور مرید کو سلطان الذکر ہوتا ہے یا نہیں اور یہ بھی اسی مقصد میں لکھا گیا ہے کہ مرید یوں کو طریقہ  
 نفی کا بتاتی ہیں ہر طریقہ نفی التفی کا پر مرید پر یا توحید صفاتی کہلتی ہے یا ربوبی نورانیت کی ظاہر  
 ہوتے ہیں اور آخر مردہ کا نام نسبت نیزگی ہی بعد طری کر فی نسبت نیزگی کے مشاہدہ ہوتا  
 جیسا کہ اولیائے کونیا میں ہوتا ہے اس مشاہدہ کا حال کتاب تحقیقات خواجہ محمد باقر ساجد رحمۃ اللہ  
 علیہ کی اسی مقصد میں بخوبی لکھا گیا ہے اور بعد مشاہدہ کی سلوک متعارف ساتھ اختتام کے  
 پہنچائی اور بعد اس اختتام کے سیر الہیہ کی آتی ہے اور طریقہ مراقبہ وحدانیت اور مراقبہ عہدیت کا



مہی لکھا گیا ہے آری یہ جو لکھا ہے خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی کتاب تحقیقات میں کہ اختلاف قولوں  
 مشایخ کا بیچ فقا اور بقا کی منسوب ہے ساتھ اختلاف احوال سوال کرینوالوں کی ہر سیکی تین لائق فہم  
 صلاح اور سبکی کے جواب دیا ہے وہ جواب بھی اسی مقصد میں لکھی گئی ہیں اور مکان و زمان کی تحقیق بھی  
 تحقیقات خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کی سی اسی مقصد میں لکھی گئی ہیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر  
 کا بیان مشکوٰۃ شرح مظاہر الحق اور ہادی الناصرین ترجمہ آداب الصالحین سی اسی مقصد میں بخوبی لکھا  
 گیا ہے اور اسی بارہویں مقصد میں اس بیت کی شرح بھی بخوبی لکھی گئی ہے بیت اے کہ شمع جا  
 نداری جاچو بوجہ بماندہ ام کہ ہر جانی بد تیر ہوان مقصد یہ کہ ہانا شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب قول الجہیل میں لکھا ہے کہ مشایخ نقشبندیہ کی جہڑ اصطلاح  
 میں کہ جن پر اون کی طریقہ کی بنا ہے وہ یہ ہیں ہوش و دم و نظیر قدیم و مفرد و وطن خلوت  
 و انجمن و یاد کرد و بازگشت و نگہداشت و یادداشت و یہ تہہ کلمات خواجہ عبد الغفور  
 عجمی وافی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں اور اون کی بعد میں علامہ حسین خواجہ بہاؤ الدین نقشبند سی ہر چوک  
 بین وقوف زانی وقوف قلبی وقوف عددی ان گیارہ کلیموں کا مطلب تفصیل انہوں نے لکھا ہے اسی تہہ  
 بہت خوبوں کی وہ بھی اس سالہ میں لکھا گیا ہے چودہ ہوان مقصد شیطان کی مکرون کی بیان میں  
 لکھا ہے کہ ساتھ طرح ہی مکر تا ہے شیطان آدمی کی ساتھ ان باتوں مکرون کا بیان بخوبی لکھا گیا ہے کتب  
 منہاج العابدین اے اور یہ ایک سکاڑا مکر ہے کہ کتابی کسی پیدا کیا یہ کسی پیدا کیا یہ بیان تاکہ کہ  
 کتابی کسی پیدا کیا یہ تیری کو اس مکر کا بیان اس سالہ کی بیسویں مقصد میں مشکوٰۃ شریف  
 کی شرح مظاہر الحق سی بخوبی لکھا گیا ہے لیکن شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس  
 مکر کا جواب بخوبی دیا ہے وہ بیان لکھا جاتا ہے وہ جواب یہ ہے کہ کیونکہ ہر سیکی یہ بابت جو شیطان  
 کہتا ہے کہ سب بیرون کو تو اللہ عز و جل شانہ فی پیدا کیا اور اللہ عز و جل کہ کسی پیدا کیا اسو اسطیج جب

کہا جاوے گا اللہ تعالیٰ کو اوسنی پیدا کیا تو پر پوچھا جائیگا کہ اوسکو کسے پیدا جسوقت کہا جاوے  
 کہ اوسکو اوسنی پیدا کیا تو پر پوچھا جائیگا کہ اوسکو کسنی پیدا کیا پر ایسی ہی پوچھتی چلی جاوے گی بیان تک  
 کہ تسلسل لازم آوے گا اور بی گنتی اور بی شمار خدا ہو جاوے گی معاذ اللہ منہا انتہی اور یہ عاجز  
 کہتا ہی کہ یہ نہیں ہو سکتا کسی طرح کی گنتی اور بی شمار خدا ہووین مگر وہی خدا ہی کہ جسنی سب  
 پیغمبروں کو بھیجا اور انپر کتابیں بھیجیں اور آخر کو ہماری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کو خاتم النبیین کیا اور اوپر قرآن اقرار اور قرآن شریف میں یہ فرمایا **وَإِنْ كُنْتُمْ**  
**فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ كَمَا دُرُّ**  
**دُونَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** ترجمہ اگر ہو تم شک میں اس کلام سی جو اقرار ہم نے اپنی ہند  
 پر توی آوا یک سورۃ اس قسم کی اور بلاوجہ کو حاضر کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے سوا اگر ہو تم  
 سچی اب جانا چاہی کہ آج تک بڑی بڑی عقلا و فاضلا و فصحا اور حکما گذری ہیں کوئی مثل  
 قرآن شریف کی نہیں بنا سکا اور نہ کوئی اب بنا سکی اس آیت شریف کی تفسیر بخوبی لکھی گئی  
 ہی اس سا کہ کی چونتیسویں مقصد میں پندرہواں مقصد یہ کہ روکنی والا نفس سے  
 طالب عبادت کو نفس سے بھی بچا لازم ہی جو ہر وقت خرابی کی طرف بلاتا ہی اور نفس سب  
 دشمنوں سے زیادہ ہی اور اوسکی بلا بھی تمام بلاؤں سے سخت ہی اور اوسکی دوا اور علاج بھی بہت  
 مشکل ہے اس دوا اور علاج کا بیان ہی بخوبی لکھا گیا ہے کتاب منہاج العابدین سی سولوان  
 مقصد تقویٰ کی بیان میں فرمایا ہے امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ تقویٰ  
 ایک بہت نایا جزانہ ہی اگر اس کو قابو میں کر لیا تو تمام نیکیاں اوسکو حاصل ہوگی اور قرآن شریف  
 میں بہت سی ہدایاں اوسکی طرف نسبت کی ہیں اوسمیں سے بارہ آیتیں جو تقویٰ کی تباہ  
 بیان فرمائی ہیں اور بارہ آیتوں کا بیان اور اوسکی شرح بخوبی کتاب منہاج العابدین سے لکھی گئی ہے

ستر وان مقصد حلال کہانی اور حرام اور شبہ کی چیزوں سے بچنی اور ہو کارہی اور تسکیم کے حفاظت کے بیان میں کتاب منہاج العابدین سے بخوبی ساتھ شرح و بسط کی لکھا گیا اٹھارواں مقصد یہ کہ دو حدیثین مشکوٰۃ شریف کی شرح سے لکھی گئی ہیں واسطی ترغیب دلانی ذکر کی ایک تو یہ کہ حسب وقت آدمی غافل ہوتا ہی یا خدا سے تو شیطان وسوسہ ڈالتا ہی اور دوسری حدیث قدسی ان دونوں حدیثوں کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہی مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ شریف کی اوٹیسواں مقصد استقامت کی مدد اور مسجد کے لفظ کی تحقیق اور اسکی حقوق کا بیان بخوبی لکھا گیا ہے تفسیر فتح الغریز مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سیسواں مقصد یہ کہ شرک اور بدعت کا حال کتاب منہاج العابدین میں مجمل لکھا ہی ایسی شرک کی تفصیل مائے مسائل فی تحصیل الفضائل باب الاول الشرعیہ و ترک الامور المنہیۃ سے جو مالیف مولوی محمد اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی کہ وہ نواسی مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اس کتاب مذکور سے بخوبی لکھی گئی ہی اور بدعت کی تفصیل مشکوٰۃ شریف کی شرح فاری سے جو مالیف شیخ عبدالحمید محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی بخوبی لکھی گئی ہی اکیسواں مقصد ان لوگوں کی بیان میں جو کہتی ہیں کہ یہ قدرت صرف کی اللہ تعالیٰ فی اپنی انبیا اور اولیا کو دی ہی اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی پاری ہیں جو چاہیں سو کریں ایسی جہنم بانڈہنی والوں کا جواب مولانا شاہ عبدالغریز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر فتح الغریز میں بخوبی لکھا ہی ہے اس میں لکھا گیا ہی بائیسواں مقصد ربی وقوفوں اور بنی ادبوں کی بیان میں اور ان لوگوں کی بیان میں چنانچہ طرف سے حرام اور حلال کسی کام میں ٹھہرتی ہیں اور غیر شرع سمجھتے ہیں اسکا جواب علامہ دیندارون جو شریعت کی حدیثوں کی شرح ہے اور کلام شریف کی تفسیر اور اس سے بخوبی لکھا گیا ہی اور اسی مقصد میں دعا قبول ہونے اور نہ ہونے کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہی تفسیر معالم السنن سے اور مردوں کی سننی اور نہ سننی کا



بیان بھی لکھا گیا ہے تفسیر صمدی اور ان شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی علیہ السلام کی سی اور امام عظم  
 رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کی تاریخ کتابوں میں بھی جیسی کہ کتاب فی شہرہ وافی اور فتح القدیر حاشیہ پر لکھا  
 اور مستخرج کنز اور غنیہ کنز اور کفایہ شرح ہدایہ اور شہادت کا بیان کتاب جامعہ لکھنوی بخوبی  
 لکھا گیا ہے اور یہ بھی سی مقصد میں لکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل و علا شانہ کی ذات کی مثل کسی  
 مخلوق کی ذات سے اور نہ اللہ تعالیٰ جل و علا شانہ کی صفاتوں کی مثل کسی مخلوق کی صفات سے اور  
 ان صفاتوں کا بیان امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کیمیاء السعدین بخوبی لکھا  
 وہ بھی مقصد میں لکھا گیا ہے اور ہندوؤں کی مولیٰ اور دوالی اور دسہرا اور سیاہوں میں جان  
 کی بُرائی کے تفسیر بھی لکھی گئی ہے اور مولوی الہی بخش صاحب رسانی والی کا ندلی کی کہ اوہوں  
 نے جو میلے کی بُرائی کی تفسیر کے بھی تفسیر بھی مقصد میں لکھی گئی ہے چلیسواں مقصد مشکوۃ شریف  
 کے شرح سے یہ حدیث لکھی گئی ہے کہ جو کوئی شرک سے چھٹکا اور اللہ تعالیٰ کی سائتہ کسی کو شہر  
 نہ کرے گا ہر اگر دنیا بھر گناہ کرے اللہ تعالیٰ سے ملیگا اللہ تعالیٰ اور بخشش کرے گا اپنی دنیا بھر  
 چوبیسواں مقصد رحمت کی تفصیل میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 شرح مشکوۃ سے بخوبی لکھا گیا ہے چلیسواں مقصد اسلام اور ایمان اور احسان اور علامات  
 کی بیان میں مشکوۃ شریف کی شرح مظاہر الحق سے بخوبی لکھا گیا ہے چوبیسواں مقصد کہ  
 بیان میں کتاب تبنیہ العابدین سے تفصیل لکھا گیا ہے ستائیسواں مقصد یہ کہ قرآن شریف  
 کی پڑھنی کا کتنا ثواب ہے اور پڑھنے کی ہولجانی کا کتنا عذاب ہے اور عوذ اور اسم شریف کا  
 حال یعنی ان کی پڑھنی کی فضیلت اور فضائل القرآن اور ادب تلاوت اور شاہ عبدالغفر صاحب مشکوۃ  
 رحمۃ اللہ علیہ جو اپنی تفسیر فتح الغفر میں اس آیت کی تفسیر لکھی ہے وہ آیت یہ ہے وَ قُلِّ  
 الْقُرْآنَ تَرْتِلاً اور اس آیت شریف کی تفسیر بھی لکھی گئی ہے اٹھائیسواں مقصد مشکوۃ شریف

علی سرکار سی جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی درود شریف کا بیان اور کچھ  
 لکھا گیا ہے یہ بھی لکھا گیا ہے علم کا خلاصہ کی واسطے اور غریب علم دنیا اور دین میں جانتی مگر وہ کہ بتلاوا اور خوا  
 تعالیٰ ہی سے بعض نعمتوں کی اور کسی بھی تصرف سوا ہی تعالیٰ کی کوئی نہیں کرنا اس علم غریب کا اور تصرف کا بیان  
 ساتھ سند عبارت شرح فقہ اکبر ملا علی قاری رحم اور سراج الرائق اور کئی کتابوں سی بخوبی لکھا گیا ہے  
 اونیسیوان مقصد یہ کہ بیان اون چیزوں کا جو فلسفہ انسانی کی واسطے ضرور ہیں بعد تکمیل کے  
 بعض توفیق الہی سی سب مرتبہ ملی کر کے یعنی پانچوں مرتبہ ملی کر کے مقتدا اور پیشوا ایک عالم کی  
 جوتی ہیں اور بعضی بعد تکمیل کے برائی میں لکھا ہوئی ابلیس کے بھی استادین جاتی ہیں ان مرتبوں  
 کا بیان مولانا شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی تفسیر فتح العیز من سورہ  
 والنازعات کی تفسیر میں بخوبی لکھا ہے وہ بیان اس سالہ میں لکھا گیا ہے اب جانتا چاہیے  
 کہ شاہ عبدالغفر صاحب کے تفسیر فتح العیز جو فارسی میں ہی اوس تفسیر کا ترجمہ کسی عالم فی اور دوزبان  
 میں کیا ہے مہنی وہی ترجمہ اپنی اس سالہ میں لکھا ہے اونیسیوان مقصد یہ کہ توجہ کئی قسم کی  
 ہوتی ہے اول تاثیر انکاسی دوسری تاثیر القای تیسری تاثیر اصلاحی چوتھی تاثیر اتحادی  
 ان توجہوں کی قسموں کا بیان تفسیر فتح العیز مولانا شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ  
 اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا ہے اونیسیوان مقصد آدمی کی نفسوں کی قسموں کی بیان میں  
 تفسیر فتح العیز مولانا شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سی بخوبی لکھا گیا  
 ہے اونیسیوان مقصد دوسو سوہ کی بیان میں مشکوٰۃ شریف کی شرح ہندی مظاہر حق سی بخوبی  
 لکھا گیا ہے تینتیسواں مقصد یہ کہ رکوع اللہ نور السموات والارض کی تفسیر میں مولانا  
 شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر ہندی سی کہ نام اوسکا مضمون القرآن ہی  
 بخوبی لکھا گیا ہے اور دوسیر یہ کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی مشکوٰۃ شریف کی



شیخ مین لکھا ہی کہ ہکلوں دنوں مین اللہ نور السموات والارض کی تفسیر مین ایک رسالہ ہم پہنچا ہی  
 ہر اوہونوں فی باسد التوفیق کہی مشکوۃ شریف کی شرح مین لکھا ہی شیخ محدوج بن جواد رسالہ کی عبارت مشکوۃ  
 شریف کی شرح مین لکھی وہ عبارت ہی اس مقصد مین لکھی گئی ہی جو متیسواں مقصد قاضی  
 مطلبون مین کہ وہ مطلب لکھنی اس جگہ بہت ضروریات سی تھی پہلا مطلب تصور کرنے  
 صورت پیر کی مین لکھا گیا ہی کہ وہ تصور دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو یہ کہ میرا اپنی قصد سی پیر کی صورت  
 کا تصور کری دوسری یہ کہ فی تصور کے پیر کی صورت ظاہر ہو غیب کے ان دونوں قسموں کا بیان سہا تہ  
 سند قول خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرسبز رحمۃ اللہ علیہ کے  
 بخونے لکھا گیا ہی دوسرا مطلب یہ کہ دور سالہ دیکھنی مین آئی ایک مین امام اعظم صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ کو تابعین مین ہی لکھا ہی اور دوسرے مین تبع تابعین مین ہی پراون سالوں والوں  
 نے ایک دوسرے کا رد بدلیل کیا ہی کہ اون دلیوں کا سمجھنا عام لوگوں کو دشواری اور شیخ عبدالحی محمد  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت مین امام اعظم صاحب کا تابعین ہونا ثابت کیا ہی کہ اوکو  
 ہر خاص عالم سمجھ سکتی ہین وہ عبارت شرح سفر السعادت کی اہم مقصد مین لکھی گئی ہی تیسرا  
 مطلب کتاب تکمیل الایمان سی لکھا گیا ہی جو تصنیف شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 ہے اور شیخ محدوج اپنی رسالہ مین ایسا فرماتی ہین کہ مذہب سنت و جماعت کا یہی ہے کہ مذہب  
 عاقل ہے بیچ اوس جگہ کے نہیں پہنچتا ہی کہ تکلفین شرعی اوس سی ساقط ہو جاوین جیسی صاحب  
 الحاد و اباحت کی کہتی ہین کہ جو مذہب نہایت کو پہنچا اور صفائی دل کی اوسکو حاصل ہوئی اور  
 ایمان اوسکا مضبوط ہوا تو حکم شرع کا اوس سی ساقط ہو جاتا ہے ان محدون کا رد مولانا  
 شاہ عبدالحی محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بخوبی لکھا ہی وہ ہی اس مقصد مین لکھا گیا ہی چہا  
 مطلب اون خصلتوں کی بیان مین کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی فرمایا ہی دو خصلتیں مین

کہ اولیٰ ہتھ کوئی شئی نہیں اور دو خصلتیں ہیں کہ اولیٰ ہری کوئی شئی نہیں آن ہری ہتھ کوئی  
 کا بیان کتاب منہات ابن حجر عسقلانی کی سی بخوبی لکھا گیا ہے اور یہ بھی منہات سی لکھا گیا  
 کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دہنی والی ہیں اور  
 تین چیزیں ہلاک کرنی والی ہیں اور تین چیزیں درجہ بڑائی والی ہیں اور تین چیزیں کفارہ گناہوں کی  
 ہوتی ہیں اور تین چیزیں کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے اور یہ بھی منہات سی لکھا گیا ہے کہ فرمایا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز شیطان علیہ اللعنة کہ کتنی دوست ہیں تیری میری امت سی  
 لکھا دس گروہ اور کتنی دشمن ہیں تیری میری امت سی کہا میری امت سی ان دوست اور دشمنوں  
 کا بیان بھی بخوبی لکھا گیا ہے یا پھر ان مطلب کے بیان عورتوں کی لکھا گیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا  
 ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کی ہر ایک  
 کی اور اسی مطلب میں برائی رائے کی نکاح کرنے کی مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر حق سی بخوبی لکھی  
 گئی ہے اور یا پھر کلموں کی معنی بخوبی لکھی گئی ہیں اول کلمہ طیب دوم کلمہ شہادت سوم  
 کلمہ تہجد چہارم کلمہ توحید پنجم کلمہ رکوع اور ساتواں مطلب ہے کہ ایک بڑی عالم فاضل نے اٹھ  
 کی رو برو غلط کہا تھا اللہ سی منکوحات تک بعض جگہ ان عالم و عظمیٰ جو مجمل بیان کیا تھا تو اس کا  
 فی اوکتابوں معتبر سی اور سبکی تفصیل کر دی ہے وہ وعظ بھی بخوبی لکھا گیا ہے آٹھواں مطلب ہے  
 کہ شریعت اور طریقت کا بیان اور اسکی تعریف بھی بخوبی لکھی گئی ہے تہذیب و عبادت  
 الاعمال کی کہ شریعت سی مراد کیا ہے اور طریقت سی مراد کیا ہے اور اسی مطلب میں مولانا رحمہ  
 صاحب علیہ الرحمۃ کی شہنشاہی کی بیت کی شرح بھی لکھی گئی ہے وہ بیت یہ ہے بیت ہر کہ  
 گاہ و جو خور و قربان شود ہر کہ نور حق خور و قرآن شود ہر کہ بیت کی شرح ساتھ عبادت  
 تحقیقات خواجہ محمد ابراہیم علیہ الرحمۃ کی سی بخوبی لکھی گئی ہے اس کا بیان چاہیے کہ سنانہ

واقع ہوا دفع العباد قاطع الشکر و التبرع علی مقصد اور مطلب بیان مجمل لکھی گئے  
 ہیں اگر سالہ مذکور کے مقصد اور مطلبوں کی تفصیل کوئی غور کر کی دیکھی گاتو اور مطلب بھی ہو  
 پاویگا اب سمجھنا چاہی کہ اس غیر خواہ خلافت فی جو چین کتابوں معتبر سی یہ مقصد اور مطلب  
 لکھی ہیں تو واسطی ترغیب لائی مسلمانوں کے لکھی ہیں اس واسطی کہ ان کتابوں مذکور سی جو  
 کتابیں کہ عربی یا فارسی عبارت میں تھیں اون کتابوں کا ترجمہ ہندی سلیس عبارت میں کی  
 لکھ دیا ہی تا عام لوگوں کی سمجھ میں بخوبی آجادی اور جو لوگ کہ خاص ہیں اونکو یہ فائدہ ہو جاوے  
 کہ کہاں چین کتابیں نہ کو تلاش کرنیگی اسی سالہ کو تلاش کر کی ان مقصد اور مطلبوں کا مطلب حل  
 کون کہ ایسی مقصد اور مطلبوں محروم رہنا عقل سی بعید ہے اور دوسری وصیت یہ ہے  
 کہ اس سالہ مذکور میں قرآن اور حدیث اور فقہ معتبر حنفی مذہب اور تصوف کی معتبر کتابوں  
 درجہ بدرجہ عمل کرنا لکھا ہی اور یہی طریقہ ہے سنت و جماعت کی لوگوں کا مگر جو لوگ سنت  
 و جماعت کی طریقہ سی برخلاف عقیدہ رکھتی ہیں البتہ وہ لوگ اس سالہ کی مقصد اور مطلبوں  
 اعتراض کرنیگی اول معتضون میں آدمی ہیں جو شرک کی کام کرتی ہیں اور دوسرے آدمی جو بد  
 کی کام کرتے ہیں تیسری وہ آدمی جو نرمی مذہب کو مانتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ قرآن اور  
 حدیث واسطی تلاوت اور ثواب حاصل کرنی کی ہی اور واسطی عمل کرنی کی نہیں ہم تو فقط فقہ پر  
 عمل کرنیگی اور چوتھی وہ آدمی جو قرآن اور حدیث کو مانتی ہیں اور قیاس اور اجتہاد مجتہدوں  
 کے سی منکر ہیں اور پانچویں وہ آدمی جو باطن طریق یعنی نقشبندیہ اور شیعہ اور قادریہ اور  
 مجددیہ وغیرہم کی منکر ہیں اور تصوف کے معتبر کتابوں کو نہیں مانتی اور چھٹی وہ آدمی جو ایسی سمجھ  
 ہیں کہ اگر آدمی موافق محاور سی کی کلام کری تو یہ اس کلام کو نہ سمجھیں تو ایسی آدمیوں کے  
 اعتراضوں کو ان دو قولوں پر قیاس کر لیا چاہی ایک تو یہ کہ شیخ سید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے



فرمایا ہے: ہنرِ چشمِ عداوتِ بزرگترِ حقیت ہے گلستِ سعدی و درختم و شمنانِ چارست  
 ہنرِ ساتہہ انگہ عداوت کی بہت بڑا عیب ہے گل ہی سعدی لیکن سچ انگہ دشمنوں کا کتاب ہے  
 اور دوسری یہ کہ کہن کہانی سی و انت کہ سین تو کہنی دو اور خدا کی یاد کرنی سی لوگ سین  
 تو کہنی دو اب جاننا چاہی کہ کچھ و تر و اور وظائف اور ذکر کا بیان یہ عا حیر  
 لکھتا ہے مگر وہ باتوں کا یاد کرنا بہت ضروری اول یہ کہ اس میں قوتِ حلال اور صدقِ مقال  
 بہت ضروری اوس بغیر چھٹکارا نہیں افسوس افسوس سو قہمتیں آدمی عمل سیکھنی کا اور عمل پر  
 کا کمال شوق رکھتی ہیں قوتِ حلال اور صدقِ مقال کی تلاش نہیں کرتی ہیں کہ جس  
 سی او کام طلب حاصل ہو و غریب آدمی تو عمل کو آپ پڑھتی ہیں اور امیر اور نسی پڑھتی  
 ہیں اور یہ نہیں جانتی کہ جس سی ہم پڑھتی ہیں ان کا قوتِ حلال اور صدقِ مقال ہی یا  
 نہیں اور دوسرے یہ کہ اعتقادِ خوشاب سے کہی اور یقینِ کامل اللہ جل شانہ کی کلام پر اور پیغمبرِ خدا  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانی پر یعنی جو حاجت کہ آدمی دین اور دنیا کی خدا سی چاہتا ہے یا  
 کلام اللہ شریف کی آیت یا کوئی سورۃ پڑھتا ہے کہ اوسکی سبب میرا مطلب حاصل ہو یا حد تک  
 کی نامہ و نسی کوئی نام پڑھتا ہے یا درود شریف یا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو فرمایا  
 ہی دعاؤں کی پڑھنی کی وسطی آدمی کی حاجت کی لمی آب اگر خدا جل جلالہ کی قرآن پر اور خدا  
 تعالیٰ کی ناموں پر اور جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں فرمائی ہیں اوپر اور درود شریف پر  
 اس پڑھنی والی کا یقین کامل ہو گا تو اس کا مطلب آویگا اور یقین کامل ہو گا تو نہ برآویگا  
 اب اول اس حدیث کو اور اوسکی شرکو دیکھو اور خوب سمجھو کہ قوتِ حلال اور صدقِ مقال میں ہمارا  
 پہلا ہی یا اوسکی برخلاف میں وہ حدیث یہ ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**  
**عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبَاتٍ**

اللَّهُ أَهْلَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَصْرَبَهُ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنْ الطَّيِّبَاتِ  
 وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا ذَرَفَكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّحْلَ  
 يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَدُّ إِلَيَّ السَّمَاءَ يَا رَبِّ يَدَّبْ وَمَطْعَمٌ حَرَامٌ وَمَشْرَبٌ  
 حَرَامٌ وَمَلَبَّهَ حَرَامٌ وَعَذِي بِأَحْرَامٍ فَإِنِّي يَسْتَجَابُ لِذَلِكَ دَوَاهُ مُسْلِمٍ أَوْ رِوَا  
 ہی! بھیرہ رضہ کسی کہا فرمانا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہی مہنی نقصان  
 اور عیبوں سی نہیں قبول کرتا یعنی صدقات اور اعمال سی گرا پاک کو مہنی جو کہ پاک ہو عیب و عیسیٰ اور غرض  
 فاسدہ ہی نیست میں اور تحقیق اللہ تعالیٰ فی حکم کیا مومنوں کو ساتھ اوس چیز کے کہ حکم کیا تہ اوسکی  
 رسولوں کو مہنی کہنا حلال کا اور اچھی اعمال کرنے پس یا ای رسولو کہا و رزق حلال ہی اور  
 عمل کرو اچھی اور فرمایا اسی ہتھو کہا و کہا نون حلال پاک سی جو کچہ دیا ہمہنی تم کو پھر گرا حضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پر گذرہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی نون  
 ہاتھ اپنی طرف آسمان کی کتاب ہی ای رب میرے رب میرے یعنی یہ دی ہے کہنا اوسکا حرام  
 اور پینا اوسکا حرام اور پیننا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتھ حرام کی یعنی چوٹی عمر سی بڑی عمر  
 تک حرام ہی غذا اوسکی رہی پس کہانی قبول کی جاوی دعا او شخص کی نقل کی یہ مسلم فی وث  
 نہیں قبول کرتا ہم یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ پاک ہی اور رزق حلال کو سبب پاک ہونی اوسکی کی نہایت  
 حرمت سی جناب پاک اوسچہ میں ایک نسبت ہی قابل اس کی کہ اوس سی بندہ نزدیک اوسکی  
 جناب پاک میں حاصل کری اور حرام قابل اسکی نہیں اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لئی یا اور  
 عبادت کی لئی اور کہنتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت میں  
 آیا ہی کہ دعا ہی مسافر قبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچھا ہی لیکن کہنا وغیرہ حرام ہی  
 دن نہیں قبول ہوتی اس سی یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی سبب

کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہیں اکبر جلال اور صدق مقال ح ع نقل از مظاہر حق شرح مشکوٰۃ تفسیر  
 جو مالیف کی ہو محی نواب قطب الدین خان کی کہ وہ شاگرد خاص مولانا اسحاق صاحب محدث دہلی  
 کی ہیں اور زلف المسلمین میں لکھا ہے کہ اگر آدمی کوئی چیز مول لے وہی خواہ کہانی کی ہو یا پنی کی یا  
 پہننی کی تو اس حلیہ کی ساتھ مول لے وہی کہ پہلی اوس چیز کو اپنی قبضہ میں کر لے وہی اور بعد اوسکی قیمت  
 ادا کرے اور اگر کسی کی ہاتھ منگو اوسے اوسکو بھی یہی تعلیم کر دی کہ صوقت تو یہ چیز مول لے  
 تو پہلی اپنی قبضہ میں کر لے جو بعد اوسکی اوسکی قیمت ادا کرنا اور پھر نافع المسلمین میں لکھا ہے کہ اسی حلیہ  
 کی طرف امام اعظم صاحب کا اشارہ ہی بگیرتہ حلیہ دسی وقت تک ہی کہ اوسکو یقین ہو وہی کہ یہ  
 چیز جو یہی کی یا غضب کی نہیں ہی اور اگر اوسکو یقین ہو وہی کہ یہ چیز جو یہی کی ہی یا غضب  
 کی تو اوسوقت یہ حلیہ کام نہ آوے گا انتہی اب اعتقاد کا حال سنا جا رہی کہ یہ عاجز  
 مصطفیٰ بابر عرف رام پور میں بعد نماز عشا کی دو سو مرتبہ درود صلوٰۃ تجنب نا پڑا کرتا تھا اور سوتے  
 بہہ درود شریف پڑا کرتا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ الْاَبْرِ وَالْوَرٰی  
 وَالْاَثْرِ اور سو مرتبہ یہ پڑتا تھا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور سو مرتبہ پڑتا تھا  
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ یہ  
 میں ایک مدت سی پڑا کرتا تھا اور شوق مجبوت تھا کہ مجھ کو بغیر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی  
 زیارت شریف حاصل ہو وہی یک یک میری دل میں یہ بات آکر پڑی کہ جس نواب کا تو کوکر  
 ہے اگر یہ سکھانا مان کہ وہی پڑی عزت نزدیک نواب کی ہی کہ کہ آج تیرے دربار کے اضافہ  
 واسطی میں نواب سی کہو گا تو تیرا یقین کامل ہو گا کہ آج میرا اضافہ ہو جاوے گا افسوس صد افسوس تو بغیر  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تجھ کو اب  
 سلام کا فرماتی ہیں اوسوقت میرا یہ اعتقاد کامل ہو گیا کہ اب تیرا دین اور دنیا کا مطلب حاصل ہو گیا



اور اسوقت ایک فقیر سوال کرتا پرتا تھا مجھی یاد نہیں کیا خیر تھی میری پاس اسکی خوشی میں مینی  
 وی دی اور تمام بات یہ تھیں کلمہ پڑھا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوۃُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبِ اللّٰهِ تھوڑی سی شب تہ  
 رتبے تھی کہ اس میں مجھی غور کی گئی تو میں کہتا ہوں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ  
 شریف رکھتا ہے تو میں اوٹھا اور سرکاری کی طرف لُحْن پر دھیر نہ رہی جاتی ہی وہ مینی کوئی تھی  
 چہرہ مبارک آپ کا دیکھا تو ویسا نہ تھا جیسا کہ میں شامل میں پڑا کرتا تھا کہ چہرہ مبارک آپ کا ایسا ہی  
 اور پیشانی آپ کی ایسی ہی وہی علیٰ ہذا القیاس تو میں حیران اور تعجب ہو گیا تو یہ کہہ سکتا تھا کہ یہ حضرت  
 کا جنازہ ہی اور نہ یہ کہہ سکتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہیں ہی اسی عرصہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ  
 مبارک بدلتا جاتا تھا بدلتی بدلتی یہاں تک ہوا کہ جیسا میں شامل میں پڑا کرتا تھا ویسا ہے  
 ہو گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ بیٹھی اور اسوقت مینی یہ عرض کی یا رسول اللہ مجھی آپ اپنی زبان مبارک  
 سی کلمہ پڑھا دو اپنی محکوم اپنی زبان مبارک سی کلمہ پڑھا یا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور  
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت تعریف میری روبرو فرمائی اور میں کہہ کر عرض کیا  
 چاہتا تھا کہ ایک شخص دور کھڑا ہوا تھا اسنی کہا چپ کیا آج ہی کا دن ہی پس اس عرصہ میں  
 میری انگلی کھل گئی تو میں روتا رہا اور بعد اسکی نماز فجر کی پڑھی اور یہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے  
 بہت تعریف میری روبرو کی تو اسکی تعبیر مینی یہ کہ ہے کہ جسوقت پٹھان حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی لڑائی کا ذکر کرتی ہیں تو اکثر ان میں سبب معلوم کیے تاہم یہ کہے تھے کہ  
 میں اور جن پٹھانوں کو علم ہی تو وہ ویسی تقریر نہیں کرتی ہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو  
 خلیفہ برحق سمجھتی ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطا پر جانتی ہیں اور میں ہی پٹھان  
 ہوں اور ان دنوں میں بہت کم علم تھا اسلئے میری روبرو تعریف کی کہ اسکی اعتقاد میں خلل

نہ آجاومی و اللہ علم اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرمدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی  
 مکتوبات پہلی جلد میں دو سو اکیاون مکتوب میں لکھا ہے کہ جاننا چاہیے کہ لڑائی والی حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ اوپر خطا کی تھی اور حق علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھا لیکن جو کہ یہ خطا خطا فی الاجتہاد ہی اسی مکتوبات  
 سی دور ہے اور یہ جو مینی او ان رجہ مبارک آپ کا بموجب شہاد کی مذکریا تو یہ اپنی قصور کی  
 سی نہ دیکھا اور حضرت کی نزدیک ہوتی سی میری دلچسپی آتی گئی جب میں حضرت کی دیکھنی  
 کی لایق ہوا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ویسا ہی دیکھا جیسی کہ شہاد میں لکھا ہے واللہ اعلم  
 بالصواب و بحقیقۃ الحال اب جاننا چاہیے کہ یہ عاجز جس ترکیب کے یہ درود شریف پڑھا  
 کرتا تھا اور اسکی برکت سی اس عاجز کو زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی  
 اور جس کسی کو اس عاجز نے اسی ترکیب بتایا ہے اسکو زیارت شریف آنحضرت کی نصیب  
 ہوئی اور اب بھی جو کوئی اس درود شریف کو ساتھ ترکیب مذکور کے بنا اعتقاد پڑھے تو خدا  
 چاہی اسکو بھی زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نصیب ہو اب دوسرے  
 بات اعتقاد کی یہ ہے کہ ایک حکایت معتبر لوگوں سی سننی میں آئی ہے کہ دو گانون تھی قریب قریب  
 درمیان میں اون کی ندی تھی ایک گانون میں مسجد تھی اور دوسری گانون میں نہ تھے  
 جس گانون میں مسجد تھی اس گانون سی ایک آدمی دوسرے گانون میں کہ جس میں مسجد تھی امام  
 کی چھٹی جماعت کی نماز پڑھنے کو آیا کرتا تھا اس آدمی سی ایک دن ایک آدمی لی کہا کہ تو کہی تو  
 جماعت میں حاضر ہوتا ہے اور کہی نہیں اسنی جواب دیا کہ صاحب جسدن ناو نوڑ یا مجھ کو  
 ملجاتی ہی تو آجاتا ہوں اور نہیں تو نہیں آتا ہوں اور مجھی یہ پتا نہیں آتا ہی تو اس شخص نے  
 کہا کہ میان یہ آیت شریف کیون نہیں پڑھ لیا کرتا نہ تجھی ناو کی حاجت ہونہ نوڑ یا کی حقیقت  
 تو فی یہ آیت پڑھ کر ندی میں قدم رکھا اسوقت پار ہو جا دیکھا اس آدمی لی کہا کہ اتنے



دن ہوئی جب سی بھی آپ نے کیون نہیں بتائی کہ اتنی نمازین حاجت کی میری قضا نہیں تین  
اوس شخص کا خیاب پڑھ لیا کہ اس آیت شریف کو اوس روز سی وہ شخص وہ آیت شریف  
پڑھ کر آجاکرتا تھا ایک مدت گزر گئی کہ وہ شخص آیت بتانے لگا آیت بتانا بھول گیا تھا اوسنی پوچھا  
کہ اب تو تم ہر روز بلانا غلط کیا کرتی ہو اور کہی تمہاری نماز حاجت کی قضا نہیں ہوتی اوسنی  
کہا جس دن سی اپنی وہ آیت بھی بتائی ہی اوس دن ہی نہ جھکناؤ کی حاجت ہوتی ہی نہ نوٹری کی  
جہاں اس آیت کو پڑھ کر پانچو کرتا ہوں پانچو جاتا ہوں میں بھی میں آجاتا ہوں ایک دن اوس شخص نے کہا کہ میں  
بھی اس آیت کو آڑاؤنگا تو اوس شخص نے لڑکھن کہا کہ ایک سی لاؤ اور میرے پانچو میں باندھو یہ  
آیت پڑھ کی ندی میں گستاہوں اگر پار ہو جاؤں تو بہرے اور نہیں تو کہیںچ لینا پڑھ وہ آیت شریف  
پڑھ کر اور رسی پانچو میں بند ہو کر ندی میں جب گہسا تو پانی پرون تک یا پھر کمر تک پہنچ گیا  
پھر غوطہ کھایا جب غوطی کھانی لگا پھر لڑکھن نے کہیںچ لیا جب وہ آدمی کہ ہر روز آیت شریف پڑھ  
کر جا پکرتا تھا آیا تو اوس شخص نے کہ جسنی یہ آیت بتائی تھی کہا آج میں ہی اس آیت کو آڑا پکرتا  
میں تو پار نہیں ہوا اور غوطی کھانی لگا میرے پانچو میں رسی بند ہے ہوئے تھی لڑکھن نے مجھ کو  
لایا اوس شخص نے کہا صاحب تم خدا کی کلام کو آڑا تھی ہو دنیا میں تمہاری واسطی یہ ہوا اور اب قضا  
تمہاری خدا بخیر کری انتہی ق ابوہریرہ و عائشہ رضی اللہ عنہما لای اللہ  
ادومعنا و ان فضل بخاری اور مسلم بن ابوہریرہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت ہی کہ حضرت  
نے فرمایا کہ خدا کی نزدیک سب عملوں سی بہت پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہو یا ہی اگرچہ تھوڑا ہی ہو  
فت مدامی عمل خدا کو اس واسطی پسند سی کہ اسکا کرنے والا سیدار ہی غافل نہیں کہ کہی کری  
اور کہی کری اور دوسرا سبب یہی کہ ہمیشہ عمل کرنے سی اوس عمل کے رکت میں دل رنگین ہو جاتا ہی  
روز بروز اوسکو قرب اور صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اور گاہ گاہ کرین اوسکا اثر دل میں نہجتا

جیسی بجلی کی چمکنی سی اوسمی تم تو روشنی ہی پر آخر کو تاریکی ہی سیواسطی طرقت والی درویشوں فی  
 فرمایا ہی کہ جب آدمی کوئی نفس عبادت یا وظیفہ شروع کری تو اوسکو ملام کرتا رہی تاکہ اوسکا فہم  
 اور برکت کم نہ ہو نقل تحفۃ الاخیار ترجمۃ مشارق الانوار اب اول وہ وظیفہ لکھا جاتا ہی  
 کہ حسین تھوڑی محنت ہو اور آدمی ہمیشہ پڑھا کری وہ وظیفہ یہ ہی کہ بعد نماز عشا کی اول تین بار  
 مع بسم اللہ استغفار پڑھی وہ استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوْبِ  
 وَلَا تَاْمِرْ عَبْدًا وَّسْکٰی یہ درود شریف اکتالیس پڑھی وہ درود شریف یہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ الْبَرَاءَةِ وَالْوَرٰی وَالْزُّرٰی اور اکتالیس مرتبہ اس دعا کو مع بسم  
 پڑھی وہ دعا یہ ہے یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ یا حَنَّانُ یا مُنِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
 یا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَسْأَلُکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُورِ مَعْرِفَتِکَ یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ  
 پرتین ہزار مرتبہ یہ پڑھے یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ یا اللّٰهُ بعد اسکی تومرتبہ پڑھی الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَیْکَ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا بَنِیَّ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ  
 یا حَبِیْبُ اللّٰهِ تو انشاء اللہ تعالیٰ اسوظیفہ کی پڑہنی سی پڑہنی والا شریعت کی طرف چوٹ  
 ہوگا اور اوسکی دل پر صفائی آجائگی اور بندہ خطا وار ہی اگر کوئی گناہ اوس ہی رات دن میں چھوٹا  
 تو یہ دن گناہوں سے توبہ کیا کریگا اور اس وظیفہ کا پڑہنی والا اگر کسی شہر کو جاوی تو جسوقت کہ شہر کو میں  
 درلی طرف پہنچی تو اوس ہی جگہ بیٹھ کر با وضو جیسی کہ عشا کی وقت پڑھتا رہتا ویسی ہی پڑھ لی پیرائش  
 میں جاو تو اوس وظیفہ کی برکت سی انشاء اللہ تعالیٰ ہر آفت و بلا سی اوس شہر کی محفوظ رہیگا  
 اب اگر کوئی کہ علم کہی کہ درود اور سلام کو ساتھ کلمہ یا کی نہ پڑھنا چاہی تو جواب اسکا یہ ہی  
 کہ ماتۃ المسائل جو تصنیف مولانا امحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمیں یہ عبارت لکھی  
 کہ اگر نبیؐ کو نہ اکرے واسطی پہنچانی ذرہ د اور سلام کی توجائز ہی سواسطی کہ سبب التیحات کی خطاب واسطی

پہنچانی سلام کی آیا ہی جیسی السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ اور  
اس بات پر اور بھی دلیل لکھی ہے مائۃ المسائل میں بیان پر سبب ل ہو عبارت کی نہیں لکھی جو  
چاہی و زمین دیکھتے اور جو عالی ہمت ہیں ان کو چاہی کہ ذکر اس طرح کریں جیسی شیخ محمد عاشق بھٹانی  
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی اپنی رسالہ سبیل الرشاد میں لکھتی ہیں  
وہ عبارت رسالہ کو کی ہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ زبان اپنی سی پڑھنا کرتی اور ملاحظہ کرے  
بچ وقت پڑھنے کی کہ ایک نور موندہ نی سی باہر آتا ہی اور جب تین لاکھ پور پور کرے تو اس شخص  
کی ایک مناسبت ساتھ حقیقت اس کے کہ سچ عالم ملکوت کی جگہ پر نیوالی ہے ظاہر ہوتی  
ہے اب جانتا چاہی کہ اس طیفہ کا پڑھنے والا فرض واجب و سنت کو مکدہ تو ادا کرے  
اور باقی پورا سی و رکھ کر پور کرے جب تک کہ تین لاکھ مرتبہ پورا نہ ہو اور کوئی کام نہ کرے اور  
نافع المسلمین میں لکھا ہی کہ جو بڑی عالی ہمت ہیں وہ ذکر اس طرح سی کریں یا اللہ یا اللہ یا اللہ  
یہاں تک اس کو پڑھیں کہ پڑھتی پڑھتی زبان اس کی تھک جاوی اور ذکر ہر جگہ اپنی جان میں پاوی پھر  
بعد اس کی ذکر کا نور آ جاویگا اور اللہ تعالیٰ کی محبت اس کی دل میں ایک گرمی ہو جاویگی پھر جیسی یہ  
ذکر ہوا ہی سی ہی ہر گز میں سی اور ہر بل میں سی ہو لگی گا اور جد ہر نی جان میں دیکھگا او دہر  
ذکر پاویگا اور بہت ذکر کرنی سی حضور پیدا ہو جاتا ہی اور بد خوئی اس کی ساتھ جی خوں کے  
بد لجاتی ہے اور جھلکات ساتھ منجیات کی بد لجاتی ہیں اور محبت خدا ہی تعالیٰ سی زیادہ ہو جاتی ہی  
اور یہ بھی نافع المسلمین میں لکھا کہ دشمن خیرین دنیا میں منجیات ہیں اور دس چیزیں منسلکات  
وہ منجیات یہ ہیں اول صبر اور پلایوں کی کرنا دوسری شکر اور نعمتوں کی کرنا تیسری ہمیشہ ایک  
رضا مندی خدا کی راضی رہنا چوتھی توبہ کرنا گناہوں کی پانچویں ہمیشہ در میان خوف اور جا  
کی رہنا چھٹی ہمیشہ دنیا میں زار رہنا ساتویں اخلاص بیچ عبادت کی کرنا آٹھویں



نیک تو رہا عالم میں ساتھ مخلوق کی توین دوستی ہمیشہ ساتھ خدای تعالیٰ کی رکنا دسویں اعتماد  
 اوپر عبادت کی کرنا یعنی غور عبادت پر نہ کرنا اور وہ مملکت یہ ہیں اول کہ بے قہر سری  
 حت تفسیری عجب چوتھی ریا پانچویں نخل چہٹی غصہ ساتویں حرص آٹھویں بہت باتیں  
 کرنا اور یہ خیال نہ کرنا کہ یہ بات موافق شریعت کی ہیں یا نہیں توین دوستی ساتھ مال کے  
 کرنا دسویں جاہ کی محبت کرنا کہ میں بڑا کھلاؤں دنیا میں اس کو بھی مال اکٹھا کر نیوالی کی طرح  
 جان جو کتا ہی کہ میں بڑا کھلاؤں دنیا میں بس مال کی منجیات یعنی نجات دینی و لچہ زین کر  
 کر نیوالا ساتھ ذکر کی پابا ہی اور مہلکات یعنی ہلاک کر نیوالی چیزیں ہی ساتھ ذکر کی جاتی رہی  
 ہیں منجیات کی پہلائی اور مہلکات کی رائی کا ذکر قرآن و حدیث میں آیا ہی او سکوا علمت  
 و جامع سی دریافت کر لو اور ذکر اس طرح کیا کری کہ جو وقت لا آکہ الا اللہ پڑھی یا یا اللہ پڑھی  
 تو انی جاگو اور اس جہان کو اور او س جہان کو بھول جاؤی اور اللہ تعالیٰ کو موجود جانی اور ذکر و تہن  
 بہتر ذکر نفی و اثبات ہی او سن سچھی ذکر اسم ذات ہی یعنی لا الہ الا اللہ کی ذکر کی کثرت کرنا ہی اللہ  
 یا اللہ کی ذکر کی کثرت کری گا ذکر بھنور کے نہ چاہی اور جب سو بار لا آکہ الا اللہ پڑھے چکی تو ایک دفعہ  
 محمد رسول اللہ ہی کسی ساتھ ملا یوی یہاں ہی عبارت ظفر جلیل شرح حصن حصین کے  
 صحیح بیانیہ ذکر کی لکھی جاتی ہی یا رسول اللہ ان شرایع الاسلام قد کثرت  
 علیّی فان شئت لیسّی ان شئت یہ قال لا ینزال لسانک رطباً من ذکر اللہ ت  
 ق حبس مص ایک شخص نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کی تحقیق احکام اسلام تحقیق  
 بہت غالب ہوئی ہیں مجھ پر خبر دو مجھ کو تمہا ایسی چیز کی کہ ہر دساکرون میں تمہا او کی فرمایا ہمیشہ  
 رہی بان تیری تر ذکر اللہ کی سی فقیر کے یہ تر زوی ابن ماجہ ابن جان حاکم ابن شیبہ فی شریعہ اسلام  
 یعنی علمائے اسلام کی قسم نازل سی کہ دلالت کرتی ہیں صد اسلام سلم کی پیرا البتہ میں ہیں یعنی معتقد وہی ہیں

بہت ذکر



اور اسکو پہنچی ہیں کہ عاجز ہوں سبکی کرنی سی اور تخیروں بعضی کرنی میں کہ کوئی افضل ہی کہ  
اختیار کروں اور تیری زبان کی کنایہ ہی لیتا اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان  
جبارت ہی رکنی اوسکی سی اور زبان سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہ زبان ہمیشہ تر نہیں رہ سکتی  
یا اسی زبان کو فرمایا مبالغہ یا مراد بحسب طاقت کی ہو یا جمع دونوں میں کہ دل و زبان سی ہو چہ  
نور علی نور محمد ع آخر کلامہ رقت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قلت ایسے  
الاحمال احب الی اللہ قل ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ حب رط  
کہا معاذنی آخر ہی کلام کہ جدائی کی مینی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی یعنی وقت رخصت کی  
میں کو یہ تہا کہ عرض کیا مینی کو نسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ مری تو او سحالتین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سی نقل کی یہ ابن حبان بزار طبرانی فی  
وف تر ہو یعنی بسولت تیری زبان پر ذکر جاری ہو اس میں اشارہ ہی اس پر کہ خلاصہ اعمال کا ذکر اللہ تعالیٰ کا  
اور مدارا و سکا حسن خاتمہ پر ہی جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ نہیں کوئی بندہ کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو پھر اوی برگر کہ  
داخل ہوگا بہشت میں اور اشارہ ہی اس پر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات میں سبب ہوا ہی حاصل ہو  
ذکر کا وقت مرثی کی جیسی کہ روایت کیا گیا ہی کما یغیشون ثم یوفون کما تموتون ثم یحشرون  
یعنی جسطرح جیتی رہو گی اوسے طرح مرو گی اوجسطرح مرو گی اٹھائی جاو گی قلت یا رسول اللہ  
اَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَادْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ حَجْرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ  
مِنْ شَعْرٍ فَاحْدِثْ لِلَّهِ فِيهِ تَوْبَةً السِّرَّ وَالسِّرَّ بِالْعَلَانِيَةِ بِالْعَلَانِيَةِ ط کہا معاذ بن  
جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی عرض کیا مینی امی سول اللہ کی کچھ وصیت کرو مجھ کو فرمایا لازم کر اور اپنی تقویٰ  
اللہ تعالیٰ کا جب تک کہ طاقت رکھی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر تہ اور درخت کی اور جو کچھ کی ہو  
برائی یعنی گناہ یا غفلت پس بیدار خالص واسطے اللہ کے اوس میں یعنی بیچ حق اوس پر ایسی

یا برائی کی ایسی توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہ سب  
 فی وقت یہ عرض ہی وقت رخصت کی ماذنی طرف میں کی کی گناہ ظاہر یہ معلوم ہوا ہی کہ یہ عرض  
 اول حدیث سابقہ کی ہو اور تقویٰ یعنی پرہیزگاری حرام چیزوں ہی اور احتراز متعاضبت ہو ہی  
 اور ارتکاب فحاشی ہی اور حقیقت میں تقویٰ محافظت کرنا حدود الہی کا اور وفادار احمد  
 اوسیکما ہی اور یہ کہی قسم پر ہی تقویٰ عوام کا یہ ہے کہ فرمانبرداری احکام الہی کی کری اور بھی  
 منع چیزوں ہی اور تقویٰ خواص کا موافقت بندی کی ہی ساتھ پروردگار کی اوسچیز میں کہ تقدیر  
 ہی اوسکی حق میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی ایسی کسی سے  
 سوای ایندو سجانہ کی امید نیکی کی نہ کر ہی اگر کوئی کسی ایسی امید نیکی کی رکھی کہ جو خدا تعالیٰ اوسکو نیکی  
 نہ پہنچاوی تو ہی سوای خدا کی وہ اوسکو نیکی پہنچا دیوی تو یہ شریک کرنا ہی خدا کی ساتھ اور کوئی  
 یوں امید رکھی کسی ایسی نیکی کی کہ خدا تعالیٰ چاہیگا تو اس ہی میرا میرا دیوگی اسو اسطی کہ مسلمان پر نیکیاں  
 کری اور بدگمانی نہ کری کہ مسلمان ایک دوسرے کی کام آتا ہی نیکیاں میں اور یاد کرنا نزدیک ہر درخت اور  
 پتھر کے اشارہ ہی طرف مقام مشاہدہ کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالیٰ کے یعنی جو چیز کو  
 جانی کہ اوسکی قدرت کاملہ ہی پیدا ہوئی ہی اور اوسکا بنانا والا ایک ہی کوئی شریک و سکا  
 نہیں اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ یہ گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ پوشیدہ کیا تھا تو ہی  
 پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا تھا تو ہی ظاہر کری مستحب یوں ہی اور یہ ہی معلوم ہوا کہ مجرّد  
 صادر ہونی گناہ کی توبہ کری تو واجب ہی چنانچہ نوری سی منقول ہی کہ بعد گناہ کی بغیر ڈھیل کے توبہ  
 کرنی واجب ہے اگرچہ گناہ صغیر ہو پس صورت میں اگر تاخیر کرے گا توبہ میں ایک گناہ اور اوسکی ترک کا  
 لازم آویگا اور مولانا شاہ عبدالغفر نے صبر جمیل فی ابواب التوبہ الغریز میں لکھا ہی کہ جو کوئی  
 تعلق ساتھ سمجھتا ہے کہ توبہ ہی بہت ہی میں کہ تمام علوم جہان کی چاروں کتاب آسانی میں

موجود ہیں اور چاروں کتاب کی علوم کلام مجید میں مندرج ہیں اور سب علوم کلام اللہ کی سورہ فاتحہ  
 میں پائی جاتی ہیں اور علوم سورہ فتح کی بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اندر ہیں اور علوم سورہ  
 کہف اندر حرف ب کی کہ بسم اللہ کی سری پر ہی رکھی ہو ہیں تو ضیح اس مذکور کی  
 یہ ہے کہ مقصود سب علموں ہی پہنچانہ کا ساتھ ذات پاک باری کی ہی اور ہر گاہ کہ بندہ سچ  
 کمال نقصان کی ہی اور نجاتوں بشریت میں آلودہ ہی و زوات اللہ تعالیٰ کی نہایت کمال اور  
 پاکیزگی میں پس طرف ذات اوسکی کی پہنچا ممکن نہیں مگر اس طرح سی کہ اوسکی ناموں کو یاد کری اور  
 اوسکی نام سی چٹا رہی اور ایسا اوسکی یاد میں مشغول اور مستغرق ہو کہ آپ کو فاکری اور اس درجہ  
 پہنچ جاوی کہ ذکر اور ذکر کرنا لا اور ذکر کیا گیا ایک ہو جاوے اور دینی درمیان سی اوٹھی اور شیشی  
 کہ دلالت اور اس چپٹنی کی کرتی ہی حرف باہی کہ موضوع وسطی الصاق اور پانیدن کی ہی اور  
 بسم اللہ شریف کو جو کوئی پڑتا ہی اوسکی فائدی تفسیر مراد سی اپنی رسالہ دافع الفساد و دفع  
 العباد قاطع الشک و البدرجات میں اس عاجزنی لکھ دینی ہیں جو چاہی و میں بکھیلی اور یہاں  
 بسبب مل ہونی عبارت کی نہیں لکھی گئی اب وہ عملیات لکھی جاتی ہیں کہ  
 کہ صبی مسلمانوں کو فائدہ ہو اگر با اعتقاد پڑ ہیں اور بطور آزمائی کی نہ پڑ ہیں جیسی کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے  
 اعتقاد کا حال اور آزمایکا جو مسلمان وقت صبح کی اپنی گہری باہر نکلی وقت آیت الکرسی یعنی  
 لا اله الا هو الحی القيوم کو خال دل و ن تک پڑ کر نکلی اور کوئی بات نہ کری جب تک کہ  
 اپنی گہری دروازہ سی باہر نہ نکلی تو پھر یہ جب گہرا دیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ساتھ خیر کی آویگا یعنی پڑے  
 جب گزروں وغیرہ سی محفوظ رہیگا اور جو کوئی امیر کی پاس چلے تو سورہ لایلاف پڑے کہ جو وی اسطورہ سی  
 ایک مرتبہ اس سورہ شریف کو پڑے کہ چوٹی اوٹکی پر دم کر کی بند کر لی پھر اوسکی پاس کی اوٹکی پر دم  
 کر کی بند کر لی پھر بچکی اوٹکی پر دم کر کی بند کر لی پھر شہادت کی اوٹکی پر دم کر کی بند کر لی پھر انگوٹھی پر دم



کر کی مٹی نذہلی اور باتن کسی سی مگر سی حب تک کہ امیری سلام علیک کری حب قریب امیر کی پہنچی  
 تو سلام علیک کر کی مٹی کہو لدی اور کیس مرتبہ یا لطیف پڑہ کر اوس امیر کی موندہ کی طرف کی پھو  
 اسطوری کہ اوس امیر کو نہ معلوم ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ امیر او سر مہربان ہوگا اور اسی طرح  
 چوٹا امیر بڑی امیر سی سلام علیک کری و علیٰ ہذا العیاس اور مولانا شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی کتاب قول الجمل میں لکھا ہی کہ واسطی  
 امن میں ہنی کی ہر آفت سی ہر عاقل کی شام اور صبح سمعۃ یقول ہذا الدعاء امان  
 مِنْ كُلِّ آفَةٍ یَقْرَءُ صَبَاحًا وَمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ  
 عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ  
 مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ  
 قَدَّحَاطٌ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ وَاَحْصٰی كُلِّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ  
 وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذْتَ بِنَاصِیْتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی  
 كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اِنَّ وَلِیَّیَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ اَلِیْبَیْتِ وَهُوَ یَتَوَلّٰی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاَقْلَبْ  
 حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اور سنا یعنی اول سے آخر تک  
 تہی کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سی ختم کا مان اور پناہ ہی ہر آفت سی پڑا کر سی او سکوسہ اور شام تک ہمہ  
 او سکایہم ہی کہ شروع کرنا ہوں اللہ تعالیٰ کی نام سی خداوند تو میرا رب ہی کوئی معبود حق نہیں  
 سوا ہی تیری تجھی پر مبنی ہر وساکیا اور تو ہی مالک ہی عرش عظیم کا اور نہ بچا ہی گناہ ہی اور نہ قوت  
 ہی بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سی جو بلند اور بزرگ ہی جو اللہ ہی چاہا ہو اور جو نہ چاہا نہ ہو امین  
 دیتا ہوں اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی اور مقرر اللہ تعالیٰ فی اپنی علم سی ہر چیز کو لیر لیر ہی اور  
 چیز کو شمار میں کر لیا ہی کن کہ خداوند امین پناہ مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سی اور ہر مٹی والی



جاندار کی برائی سے جسکی چوٹی کو تو تہا نبی ہی یعنی تیری بقضہ رست میں ہی مقرر میرا رب مستطیع  
 پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام کا بنانی والا اللہ ہی جسنی قرآن اوتارا اور وہ نیکو کار  
 دوست رکھتا ہی سو اگر وہ نہ مانیں اور گردن کشتی کرین تو کہہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کافی ہی کوئی معبود حق  
 نہیں سوا اسکی اوس پر مبنی اعتماد اور بہرہ و سبکیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا اور یہی  
 شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فی اپنی کتاب لاجمیل میں واسطی دہلوی کا  
 کی یعنی جو شخص کہ اوپر عابد و کیا گیا ہو اوپر سہی جادو و دفع ہو جاوی اور مریض یا یوس العلاج کی کہ جسکی  
 فی طبیون کو عاجز کر دیا ہو اون کی واسطی لکھا ہی وہ یہہ ہی کہ سفید چینی کی برتن میں پہلی احمد لکھی  
 اول سی آخر تک بعد اسکی یہہ سم لکھی اور وضو اور وضو ہی دھو کی پلاوی چالیس دن تک ہر دن  
 لکھی اور اسی ترکیب سی پلاو وہ اسم یہہ بین یا حی یا قیوم لا تجز فی دعوۃ مملکہ و بقائہ یا حی  
 اور واسطی دور ہونی عنکم حدیث شریف میں ایک دعا لکھی ہے جس حدیث میں کہ اس دعا کا بیان  
 ہے وہ حدیث یہہ ہی وعن ابن مسعود رضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کثر  
 ھتہ فلیقل اللہم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک و فی قبضتک ناصیتی بیدک  
 ما ین فی حکمک عدل فی قضاؤک اسألتک بکمل اسم ھو لک سمیت بہ  
 نفسک و انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استأثرت بہ  
 فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربيع قلبی ونور بصری وجلا عخرتی و  
 ذهاب ھمی ما قالہا عبد قط الا ذهب اللہ غمہ وابدلہ بہ فرحاً رواہ زرین  
 اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا جو شخص کہ بہت  
 تکرار اسکو پس چاہی کہ کہی یا الہی تحقیق میں بندہ تیرا ہوں اور بیٹا ہوں بندہ تیری کا اور بیٹا ہوں  
 نوٹ یہی تیری کا اور تیری قبضہ میں ہوں یعنی تیری ملک اور تصرف میں ہوں بالمشائی میری

علیٰ بن ابی حمزہ

علیٰ بن عمر

مکتوب

تیری ہاتھ میں ہیں یعنی نہیں حرکت قوت مگر ساتھ مدد تیری کی جاری ہی میری حق میں حکم تیرا  
 یعنی تیری حکم کو تو قضا اور کوئی روک نہی والا نہیں جو کہی اور چاہی وہی ہو عدل ہی میری امتین  
 قضا تیری مانگتا ہوں میں تجھی ساتھ وسیلہ ہر نام کی کہ وہ واسطی تیری ہی نام رکھتا تو فی ساتھ اسکی  
 ذات اپنی کا یا تو مارا تو فی اسکو کتاب اپنی میں یا سکھایا تو فی وہ اسم کسی کو مخلوق اپنی سی یعنی انبیا  
 کو الہام کیا بغیر ذکر کرنی کی کتاب میں یا اختیار کیا تو فی اسکو بیچ پردہ غیب کی نزدیک اپنی  
 یعنی کسی کو اسکی اطلاع نہیں سوائے تیری یہ کہ کبریٰ تو قرآن کو بہار دل میری اور روشنی اکھن میری  
 اور دور کرنا لا غم میری کا اور لیجانو الا اندیشہ اور غم میری کا نہیں کہتا اسکو کوئی بندہ کہی مگر در  
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ غم اسکا اور بدل دیتا ہے جگہ غم کی خوشی کو قتل کے یہ زمین فی نقل اسکا  
 اسحق شرح مشکوٰۃ شریف اور نافع المسلمین اور صلیق مسعودی میں لکھا ہے کہ حدیث شریف میں آیا  
 ہے کہ جس کسی کی وجود میں درد ہو تو وہ ہفتہ کی دن ناخن کٹوایا کری دو دن ہاتھ اور پیروں کی  
 تو اسکی وجود میں درد دور ہو جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر فقیر ہو تو کشتنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری انشاء  
 اللہ تعالیٰ غمی ہو جاوے گا اور جو کوئی دانتوں سے ناخن کاٹتا ہے اسکو بیماری کھڑکی ہو جاتی ہے  
 اور جس کسی کو جنون کا مرض ہو تو دوشنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ چاہے گا تو جنون اسکا  
 دور ہو جاوے گا اور جس کسی کو بے بیماری ہو تو وہ ہفتہ کی دن ناخن کٹوایا کری اللہ تعالیٰ چاہے گا  
 تو اچھا ہو جاوے گا اور جس کسی کو بہت مہوسی آتی ہوں تو وہ چار شنبہ کی دن ناخن کٹوایا کری  
 اللہ تعالیٰ چاہے گا تو مہوسی اسکی دور ہو جائیں گی اور جس کسی کو خزام کی بیماری ہو تو وہ پختنبہ  
 کے روز ناخن کٹوایا کری اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اچھا ہو جاوے گا اور جمعہ کے دن ناخن کٹوانی سے گناہ بخش  
 جاتی ہیں اور دوسری جمعہ تک اللہ تعالیٰ اسکو بر آفت و بلا سے بچاتا ہے مگر ناخن کٹواوی نہ  
 ہاتھ اور پیروں کی اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی اور نافع المسلمین میں لکھا ہے

نکسب ناخن تراشی و فوائد

کہ تین کلیم مریض کی واسطی ضرور مین اول اپنی مقدور کی موافق خیرات کرنا دوسری علاج کرنا تیسری  
 استغفار کرنا سو اسطی کہ اگر وہ مرض گناہوں کی شامت سی ہی تو وہ استغفار کی سبب سی جاتا  
 رہیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر آسمان سی کوئی بلائیں اوسپر اور تری ہین تو وہ خیرات سی دفع ہو جائیگا  
 اور اگر اوسکی بدن میں سی کوئی بیماری پیدا ہوئی ہی تو ساتھ دو الکی شاید کہ کم ہونا ہو تو کم  
 ہو جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اگر سانپ یا بھوننی کسی کو کاٹا ہو تو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر  
 نمک پر دم کری اور جہان پر کاٹا ہی اوس نمک کو اوسپر ملی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ پڑھ کر اپنی اوپر  
 دم کری اور سلام علیٰ نوح کو پڑھ کر اپنی اوپر دم کری اور جو اوسمیں طاقت نہو پڑھنی کی تو اور  
 کوئی اوسپر پڑھ کر دم کری اور جس کسی کوئی دشمن ہو اور وہ اوسکی دشمنی سی تنگ رہا ہو تو اوسکو  
 چاہی کہ جو وقت کہ وہ دشمن اوسکا اوسکی سامنی آوی تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اوسکی مومنہ کی  
 طرف ہنو کا کری وہ دعا یہ قل اللہم لک الحمد والیک المثلک وابک المستعان  
 ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جو اللہ تعالیٰ چاہی تو اوسکی دشمنی کی شری سچ جاوے گا  
 اور اگر آدمی پر کسی فی بہتان باندھا ہو کہ تو فی یہ کیا ہی اور اوسنی وہ کام نہ کیا ہو تو اوسکو چاہی کہ جب تنی  
 سی اوٹھی خواہ دن میں خواہ رات میں تو اسجد ایک مرتبہ پڑھ کی قبلہ کی طرف ہونکی پر دوسری مرتبہ اسجد پڑھ  
 کی پیٹھ پیچی ہونکی تیسری مرتبہ اسجد پڑھ کی اپنی دہنی ہاتھ کی طرف ہونکی پر چوتھی مرتبہ اسجد پڑھ کی بائیں  
 ہاتھ کی طرف ہونکی پر پانچویں مرتبہ اسجد پڑھ کی آسمان کی طرف ہونکی پر چھٹی مرتبہ اسجد پڑھ کی زمین کی طرف ہونکی پر تین  
 مرتبہ اسجد پڑھ کی اپنی مومنہ پر ہونک لی ہر یون دعا کری کہ خداوند مجھی اس آفت سی بچا اور اوسکی  
 بہتان سی دور کر کہ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ اوسکی آفت سی سچ جاوے گا اور نافع المسلمین میں لکھا ہی  
 کہ چہ چیزین ہین کہ اون کی سبب سی آدمی جلد بوڑھا ہو جائا ہی پہلی کثرت مجاہدت اپنی بیوی کی کتہ  
 دوسری رات کو پانی پینا سولی سی اوٹھ کر تیسری پانچا نہ میں بہت ٹھنا حاجت نہی یادہ اور چوتھی



ننگا کسی کو دیکھنا یا اپنی آپ کو ننگا دیکھنا اور پانچویں اونہی سونہ سونا اور چھٹی مٹی پانی میں لگا کر سر پر لگانا اور دھونا  
 اور چہرہ چہرین موجب تندرستی کہیں لال گوم پانی سی نہانا گرمی اور برسات اور بارشی میں  
 مگر بہت گرم نہو دوسری کم سونا تیسری کم کہانا اور کم پانی پینا چوتھی خوشبو ہمیشہ لگانا پانچویں صبح  
 کی وقت سی پہلی اوٹھنا اور چھٹی با وضو چلنا پڑنا اور اگر وضو کسی عارضہ سی جاتا رہتی ہو وضو کر لینا اور ہر روز  
 بعد نماز کی چارون قل ایک ایک بار اور جمعہ کی دن بعد نماز جمعہ کی تین تین بار پڑھنا کری اور واسطی دوت  
 رکعتی مخلوق کی وسن بار یہ آیت شریف پڑھ کر اپنی سونہ پر ہون کی وہ آیت شریف یہی وَالْقَيْتُ  
 عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلَتُصْنَعَنَّ عَلَيَّ إِذْ تَمَثَّلَ لِي خُتَابٌ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى مَن يَكْفُلُهُ  
 فَرَجَعْنَاكَ إِلَى أُمَمِكَ كَيْ تَفَرَّغَ عَلَيْهِمْ وَلَا تُخْزِنَا وَفَدَلْتَ نَفْسًا فَجَعَيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ  
 فُتُونًا اور واسطی غرت حاصل کرنیکی دین دنیا میں جو دہا بار یہ آیت شریف پڑھ کری اللَّهُمَّ مَا لَكَ فَلَاحُ  
 تَوَلَّى أَمْلَاكَ مَنْ تَشَاءُ وَنَزَعَ لَكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَعَزَّيْ مَنْ تَشَاءُ وَتَدَلَّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور بعد پڑھنی کی دعا کری کہ خداوند ادا دین و دنیا کی ذلت سی مجھی بچا اور دین دنیا  
 میں مجھی غرت وی اور بہترین میں بار کہی الہی سحر متہ جبریل علیہ السلام الہی سحر مت میکائیل علیہ السلام الہی  
 سحر مت اسرافیل علیہ السلام الہی سحر متہ غزائیل علیہ السلام الہی سحر مت کل فرشتگان الہی سحر مت کل  
 اہل بیت و جمیع اصحاب الہی سحر مت کل شہدائے الہی سحر متہ کل نبیاء و اولیاء پیرین مرتبہ اس آیت شریف کو یعنی یا اللہ ہم مالک ملک  
 کو ترزق من تشا بغیر حساب تک پڑھی بہترین مرتبہ پڑھی وَالْهَکْمَةُ لِلَّهِ وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْأَوَّلُ  
 الرَّحِيمُ بہترین مرتبہ پڑھی اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بہترین مرتبہ پڑھی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ بہترین مرتبہ پڑھی يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بہترین مرتبہ پڑھی يَا ذَا الْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ بہترین مرتبہ پڑھے يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بہترین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ کو حاضر و غایب  
 جان کر احوال کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے دعا چاہی اللہ تعالیٰ چاہے تو بہترین



قبول ہوگی اور جو شخص کسی کی قید میں مبتلا ہو تو اسکو چاہیے کہ ہر روز کسی وقت دن میں اہل تسبیح پڑھیں  
 یہود و مشرک پڑھ کر نہ ہر بار یہ بیت دعا پڑھیں کی پڑھ کر یہ بیت یہ ہے اَللّٰهُمَّ جَبْرِ قَاطِلِ الْيَدَنِ  
 فَإِنْ تَطَلَّبْتُ سِوَايَ لَمْ تَجِدْنِي حَتَّىٰ اُجَابَ اِذَا جِئْتُ بِكَ قِيدَ سِوَايَ رُبَّانِي پادھی گا

بیان جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہی

اللّٰهُمَّ كَيْسَبَابُ دُعَائِهِمْ یہ بیان اون لوگوں کا قبول کی جاتی ہی دعا اون کی یعنی اگر تم قبول کرتی ہو مظلوم  
 خ فرد او میں سے ایک بیمار ہی نقل کے یہ بخاری مسلم ابو داؤدنی ف یعنی غمزہ اور صیبت سید  
 کہ او سکوی و سیکہ سوا اللہ تعالیٰ کے ہوو شیخ داؤد یانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بچہ کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق  
 اسید حیا کی نہ رکتا تھا اوسنی کہا اسی شیخ دعا کرو میرے شفا کی و علی شیخ نے فرمایا کہ تو دعا کرو مضطر ہی تو او  
 در وازی قبولیت کی مضطر کی دعا کی لی کھلی حسین کیونکہ نیازا و سکا زیادہ ہی اور اللہ تعالیٰ نیاز  
 بی چارون کو دوست رکھا ہی فخر و للظلم و موع اور مظلوم نقل کی یہ صحاح ستہ میں و روایت  
 کی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تین آدمی ہیں کہ رو نہیں کی جاتی دعا اون کی ایک اون میں سے  
 مظلوم ہی اوٹھا تاہم ہی اللہ تعالیٰ دعا مظلوم کی اوپر ابر کے اور قبول کرتا ہے اور کہولی جائے  
 ہیں او سکلی لئی دروازہ آسمان کی اور فرماتا ہی اللہ تعالیٰ قسم ہی مجھ اپنی بزرگی کی کہ مدد کرو  
 میں تیرے اگرچہ بعد اکہذرت کی ہو فخر اور روایت کی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ بچہ مظلوم کی بد دعا  
 کہ وہ چڑھتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی ع وَاِنَّ كَانْ فَاجِرًا اَرْضْ اور اگرچہ ہوو  
 مظلوم کا نقل کے یہ احمد بن ابی شیبہ فی وَاِنَّ كَانْ فَاجِرًا ح اور اگرچہ ہوو مظلوم  
 کا نقل کے یہ ابن جابر صحیفہ اختلاف کیا ہی علمای حنفیہ فی رحمہم اللہ تعالیٰ کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی  
 یا نہیں قوی سپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسی کہ ذکر کیا بر حنفی فی او تحقیق یہ ہی کہ دنیا میں حالت مضطر میں  
 کفار کے دعا قبول ہوتی ہی اور قول اللہ تعالیٰ کَا وَ مَا دُعَاءُ الْكَافِرِ اِلَّا فِي ضَلَالٍ

بیان ہی حال آنحضرت کا کہ وہ ان بہت چلاؤ نیکی کوئی نہیں سنیگل ع والوالد و ت ق  
 اور باپ نقل کی یہ ہوا و ت ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق میں دعا کرے  
 بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نے مسند فردوسین  
 کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعائی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہ ہیں دعا  
 الْوَالِدُ لَوْلَدِهِ كَدَعَا النَّبِيِّ لِأُمَّتِهِ ع وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ ت ق حب اور بادشاہ عدل  
 کرنیوالا کہ حق اللہ تعالیٰ اور بندوں کا ادا کری نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان وَالرَّجُلُ  
 الصَّالِحُ م ق اور آدمی نیک تحت نقل کے یہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ  
 کہ حق بندگی کی او سطح ادا کری جسکی فرمایا ہی اور استقامت کری اوپر فخر وَالْوَلَدُ الْبَارِعُ  
 بِوَالِدَيْهِ اور بیٹا سلوک کرنیوالا ساتھ باپ اپنی کی نقل کی یہ مسلم نے ف پر یہ بھی سلوک  
 کری اوشی اور حق اوف کا ادا کری اور رضا اون کی طلب کری فخر وَالْمُسَافِرُ ر ق اور مسافر  
 نقل کے یہ ہوا و ت ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مشغول اور جہاد اور خطاب علم کی اور امتحان  
 کہ مطلق مسافر مراد ہو وَالصَّائِرُ حِينَ يَفْطُرُ ت ق حب اور روزہ دار جب وقت افطار  
 کری نقل کی یہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت فطر اور انک کا  
 ہی اور اگر بعد افطار کی مراد کہ میں تو بھی جائز ہی فخر وَالْمُسْلِمُ لَا خَيْرَ فِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ م مصل  
 اور مسلمان کہ دعا کری بہائی مسلمان اپنی کی لئی پیہ چھپی نقل کے یہ مسلم الوداد ابن ابی شیبہ نے  
 ف ایسی کہ خالص ہوتی ہی ریاسی اور اگر او سکی سامنی ہی دعا کری اس طرح کہ اسکو خبر نہ ہو داخل  
 غائبانہ کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نی کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئی غائبانہ مستجاب ہے نہ دیکھے دعا  
 کہ نہ الی کی کہ فرشتہ متعین ہی جب تک کہ یہ اپنی بہائی کی لئی ساتھ نیکی کی تو کہ فرشتہ آمین اور تیری لئی  
 حاصل ہو اند اسکی فخر وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيعَةٍ ر م و یقول دعوت فلم اجب صل مسلمان جب تک کہ دعا کری

ساتھ ارادہ ظلم کی کسی پر یا کاٹنی ناتی کی یا جب تک کہ دعا کی اپنی پیش قبولیت کہا گیا ہیں  
 نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نے ف یعنی مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہی جب تک ظلم کی اپنی اور  
 قطع رحم کی اپنی نہ کری یا جب تک کہ دعا کی اپنی نہ قبول کی گئی جب یہ کہتا ہی نہیں قبول  
 ہوتی ہی ر ع ا نَ لِلّٰہِ عِزٌّ وَجَلُّ عِزُّہٗ وَفِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلِیُّکَ لَکُلِّ عَبْدٍ مِنْہُمْ دَعْوَةٌ  
 مُسْتَجَابَةٌ اتَّخِذُوا سُلٰطٰی اِسْمَ غَالِبٍ اور بزرگ کی بندہ کی آواز دہین یعنی دوزخ کی آگ سی  
 ہر دن اور ہر رات میں واسطی ہر بندہ کی اون میں سے ایک دعا مقبول ہی نقل کی یہ محمد  
 وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا عَظَمُ الَّذِیْ اِنْدَادِ عِیْہِ اَجَابَ وَاِذَا سُلِّیْہِ اَعْطٰی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ  
 اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ مسلمان اللہ بزرگ بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوی اللہ نہ تو  
 قبول کرتا ہی یعنی اکثر مقبول ہوتی ہی یا جب شرطین دعا کی اپنی جاوین اور جب مانگا جاتا ہی تہ  
 او سکی دیتا ہی اس آیت میں ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہی شکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنے والوں  
 میں سے نقل کی یہ حاکم نے ف جب حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فضیلت اسکی بیان فرمایا  
 تو یہ نبی یا کہ دعا یونس علیہ السلام کی یہی آیت تھی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا واسطی یونس ہی کے  
 تھی خاصہ یا سب مومنوں کی اپنی فرمایا کیا نہیں سنتی ہو تم قول اللہ تعالیٰ کا فَجَبَّیْنٰکَ مِنَ الْغَیْرِ وَ  
 کَذٰلَکَ یُخْرِجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی یونس کو نجات دی ہمیں اور اس طرح نجات دیتی ہیں ہم مومنوں کو  
 اور ظاہر یہ ہے کہ اسم اعظم اسمی الہی میں پوشیدہ ہی مثل لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتی ہیں کہ  
 اسم اعظم لفظ اللہ کا ہی لیکن قطب ربانی سید علیہ تھا درجیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا  
 ہے کہ شب ط اسکی اللہ کی تو اور نہ ہوتی دل میں سو او سکی کوئی جب تاثیر اسکی ہوگی اور حضرت  
 امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا رب العزۃ سی کہ تعلیم کری او سکو اسم اعظم کہ کیا  
 اللہ تعالیٰ نے خواب میں کہ اسم اعظم یہی ہوا اللہ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

نذر اسم اعظم



اور بہت سی قول اولیاء اللہ کی اسمیں وارد ہوئیں چنانچہ جلال الدین سیوطی فی رسالہ علیحدہ  
 تحقیق میں تصنیف کیا ہی بسبب خوف و راز میں کتاب کی اس پر کفایت کرتا ہوں کہ بعضی تحقیق  
 کہتا ہی کہ یہ دعا جامع سب اقوال کی ہی معنی سب اسم اعظم کہ بزرگوں نے نقل کی ہیں آجاتی ہیں  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا مَنَّانُ يَا مُدَبِّرَ السَّمَوَاتِ  
 وَلَا رِضٍ يَا ذَا الْجَلَالِ وَلَا أَلَمٍ يَا خَيْرَ الْوَارِثِينَ يَا رَحْمَنَ الرَّحِمِينَ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا اللَّهُ  
 يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا أَلَمَ يَا سَمِيعَ يَا عَلِيمَ يَا حَلِيمَ يَا مَلِكَ الْمَلَائِكَةِ يَا سَلَامَ يَا حَقَّ يَا قَدِيرَ  
 يَا قَاهِرَ يَا غَنِيَّ يَا مُجِيطَ يَا حَكِيمَ يَا عَلِيَّ يَا قَاهِرَ يَا ذَمْنَ يَا حَمِيدَ يَا مَرِيعَ يَا كَرِيمَ يَا مُجَنَّبَ  
 يَا مَانِعَ يَا مُجَنَّبَ يَا مُقْسِطَ يَا حَيَّ يَا قَيُّوْمَ يَا أَحَدَ يَا صَمَدَ يَا رَبَّ يَا رَبَّ يَا رَبَّ يَا رَبَّ  
 يَا رَبَّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيبُ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ  
 أَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ع وَاسْمُ اللَّهِ تَعَالَى الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا  
 دُعِيَ بِهِ أَجَابَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ  
 الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ عجب مس اور نام اللہ برتر کا  
 براوہ جو جب مانگا جاویں اللہ ساتھ اسکی دیتا ہی اور جب دعا کیا جاویں ساتھ اسکی قبول کرتا ہی  
 اس دعا میں ہی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہی مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیدہ اسکی کہ میں گویا  
 دیتا ہوں یعنی یقین کرتا ہوں کہ تحقیق تو ہی ہی اللہ نہیں کوئی معبود مگر تو ایک اور بی پروا  
 ایسا کہ نہیں جانا اور نہیں جانا گیا اور نہیں اسکا ہمسر کوئی نقل کی بہرہ چاروں فی اللہ  
 ابن جان حاکم احمد فی اور لفظ الا عظم کا شروع حدیث میں ابن ابی شیبہ نے ہی یہ کیا ہی اللہ  
 لَرَّتِي اَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ إِلَى آخِرِهِ مَصْنَعُ الْعَظَمِ بَوَّابِی یا اللہ تحقیق  
 میں مانگتا ہوں تجہی بوسیدہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا ہی پروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی آیت



کی ہیں نقل کی یہ ابن ابی شیبہ رحمہ فی واسم اللہ تعالیٰ العظیم عہد مس الا عظمہ صل  
 الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطى اللہ انی اسألك بان لا یجد لہ  
 الا الشق وحده لا شریک لک حب الحان المنان بکدج السموات والارض  
 یا ذا الجلال والا کرام عہد حب مس اوز نام سد بر کا بڑا بہت بڑا وہ جو جب عا کیا جاو  
 اسد ساتھ او سکی قبول کرنا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھ دے دیتا ہی اسد عا میں ہی یا الشقیق  
 مانگتا ہوں تجسی بوسیدہ اسکی کہ تیری لپی ہی سب تعریف نہیں کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہیں  
 کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کر نیوالا آسمانوں کا اوز زمین کا اسی حساب  
 بزرگی اور بخشش کی نقل کی یہ چارون فی اور ابن حبان حاکم احابن ابی شیبہ فی اور احمد اور ابن ابی  
 کے روایت میں لفظ الاعظم کا ہی اور باقون کی روایت میں لفظ العظیم کا اور وحده لا شریک  
 فقط ابن ماجہ کی روایت میں آیا ہی اور لفظ الحان کا ابن حبان کی روایت میں اسی لپی رموز  
 ان کی اوپر لکھنی چاہی اور ایک روایت میں پہلی عا میں یہ زیادہ آیا ہی یا حی یا قیوم عہ  
 حب مس اسی زندہ ہی تدبیر کرنی والی حبان کی نقل یہ چارون فی اور ابن حبان حاکم  
 فی واسم اللہ تعالیٰ العظیم فی ہاتین الایتین والہکم اللہ واحد لا الہ الا هو الحق  
 الحیم وقحۃ ال عمران اللہ لا الہ الا هو الحق القیوم دت ق مص  
 اور نام سد بر کا بڑا ان دونوں آیتوں میں ہی ایک یہ ہی اور معبود تمہارا معبود ایک ہے  
 نہیں کوئی معبود مگر وہی بخشی والا مہربان اور دوسری آیت ابتدای سورہ آل عمران کی ہی کہ وہ یہ ہی  
 اسد کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہی خبر گیری کر نیوالا حبان کا نقل کے یہ بوداود ترمذی ابن ماجہ  
 ابن ابی شیبہ فی واسم اللہ تعالیٰ العظیم فی ثلث سور البقرہ قال عمران و طہ مس اوز نام الشہر  
 کا بڑا تین سور تون میں ہی سورہ بقرہ میں اور آل عمران میں اور طہ میں نقل کے یہ حاکم نے

قَالَ الْقَاسِمُ وَالْقِسْمُ فَوَجَدْتُهَا أَنَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قُلْتُ وَعِنْدِي أَنَّهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا  
 هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ جَمْعًا بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ كَمَا قَاسَمَنِي كَمَا رَوَى اسْمُ رِثْ كَمَا هِيَ لِسْنُ هُوَذَا هِيَ  
 ان سورتون کو پھر پانچواں سورتون میں کہ تحقیق اسم اعظم اسمی القیوم ہی کہا مصنف نے کہا  
 ہوں میں اور نزدیک سیر یہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو اسمی القیوم ہی واسطی جمع کر کے  
 درمیان دونوں حدیثوں کی ف حدیث اسمی کی کہ متن میں مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم  
 لا الہ الا ہو اور اللہ لا الہ الا ہو اسمی القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم  
 تین سورتوں میں ہی یعنی بقدرہ اور آل عمران اور طہ میں اور اللہ لا الہ الا ہو اسمی القیوم ان  
 سورتوں میں آیا ہی سورہ بقدرہ اور آل عمران میں تو ظاہر ہی لیکن سورہ طہ میں اول میں اللہ  
 لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی ہے اور آخر میں وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
 پس مصنف نے جمع کر کے اور توفیق دینی دونوں حدیثوں کی لئی ہینہ کالاکہ اسم اعظم اللہ لا الہ  
 الا ہو اسمی القیوم ہے فخر و مکار و ینا ہ فی کتاب الدعاء للواحدی عن یونس  
 بن عبد اللہ علی واللہ تعالی اعلم اور اختیار میرا اللہ لا الہ الا ہو اسمی القیوم کو واسطی ابو  
 حنیفہ کی ہی کہ روایت کی گئی ہم اسکو پہ کتاب الدعاء کی تصنیف و احادیث کی ہی یونس بن عبد اللہ علی  
 اور اللہ تعالی بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث ہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الہ الا ہو اسمی  
 القیوم والقاسم هذا هو ابن عبد الرحمن الشافعی صاحب الی امامہ صدوق  
 اور قاسم کہ ذکر کیا وہ بیابان الرحمن کی ہی کہ شافعی تابعی بارہ امامہ باطنی صحابی کا ہی سچا و اسماء اللہ  
 تعالی الحسنی الی امرنا بالدعاء بما شئتم وتسعون اسما من احصاها دخل  
 الجنة ثم تسبیح لا یحفظها  
 احد الا دخل الجنة خ اور نام اللہ بزرگ است و وہ جو

حکم کئی گئی ہیں ہم ساتھ چکرنی اسد تعالیٰ کی ساتھ اور کج نمانوی نام میں جو شخص یا دگری او کو داخل ہووی  
 بہشت میں نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان فی نہ یاد کر گیا اون کو  
 کوئی مگر کہ داخل ہوگا جنت میں نقل کی بخاری فی ف حکم کئی گئی ہیں ہم یعنی اس آیت میں  
 وَلِلّٰهِ اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا ۚ وَتَعْلَمُ الْاَسْمَیَ نام عین چپی پس کاروا و سکوستہ او کو  
 اور کہا مصنف ہ فی کہ اختلاف کیا ہی عالمون ہے بیچ معنی انصاف کی پس کہا بخاری وغیر فی اور یہی صحیح  
 کہ معنی او کی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت میں لفظ حفظہا کا آیا ہے اور بعضوں نے کہا ہی پڑا اون کو یا  
 ایمان لایا معانی جانی اون کی اور عمل معانی اون کی پر کیا اور بعضوں نے کہا کہ یاد کیا قرآن کو اسلی کہ قرآن  
 میں یہی سب نام موجود ہیں اور اسی میں جن حصہ اسماء حسنہ کا نمانوی پر نہیں ہی بلکہ مقصود یہ ہے کہ یہ  
 خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کی ہی لوا مع النجوم میں لکھا ہی کہ اکثر ازام اسماء تعالیٰ  
 میں سو او کی کوئی نہیں جانتا اور ہزار نام اور ہیں کہ ملائکہ جانتی ہیں سو ہی او کی کوئی نہیں جانتا اور ہزار نام  
 کے زبان پر جاری ہیں اون میں ستمین ہو تورت میں ہیں اور تین سو انجیل میں تین سو زبور میں اور سو کلام اللہ  
 میں اون میں نمانوی لوگون پر ظاہر ہیں اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ  
 سے کہ دہنوڈی میںی ہمارے تعالیٰ کے قرآن میں ایک سو تیرہ پائی میں فی و لیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر اور  
 غفور اور غفار کے اور مانند ان کے پس بعد ذکر کرنے مکررات کی نمانوی باقی رہی ع وَفَخَرُّوا لِلّٰهِ الَّذِیْ  
 لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَهُوَ الْعَدِیْ وہ جو نہیں کوئی سمجھو مگر وہ اسم نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق  
 ہی اور یہ نام عہد خدا ہی تعالیٰ پر اطلاق نہیں کر سکتی ہیں نہ حقیقتہ نہ مجازاً اور نام اطلاق کرتی ہیں  
 اگرچہ بہ مجاز ہو دین پس بزرگتر سب ناموں کا ہوا اور معانی تمام ناموں کی چاہی کہ متصف ہووی بندہ  
 ساتھ او کی یعنی وہ خصلتیں اپنی میں حاصل کر ہی چنانچہ نصیب بندہ کر شرح او کی بیان ہوگی اور یہ نام  
 تعلق کی لپی ہی نہ تعلق یعنی خلق مگر فی کی لپی اور نصیب بندہ کا اس نام ہی تا کہ ہی یعنی لگا کر



اوس ہی مثل لگاؤ سچی کی ساتھ مان کی کیا کل دل الیہ مستغرق یا د اوسیکار کھی اور انکساف سوا  
 اوسکی نگری اور امید ساتھ غیر اوسکی کی نہ کر کھی اور غیر اوسکی سی ڈری خاصیت ہو کوی اسیم  
 کو ہزار بار پڑھے صاحب یقین ہو نہتی اسکل لکھا کر کھی ورہ کرنی سی صوفیہ کرام کو طرح طرح کی حالت  
 آتی ہین اور اس جگہ بعضی اصطلاحات صوفیہ لکھی جاتی ہین جو حضرت شمس الدین حبیب اللہ صاحب  
 مزار جان جان مظهر شہید قدس اللہ سرہ قری کہ پیر و مرشد شاہ علام علی صاحب کے تھی اور شاہ رضا  
 موصوف کی خاتماہ بیچ شاہ جان آباد کی مشہور و معروف ہی انون نامی وہ اصطلاحات اپنی تصوف کے  
 رسالہ میں لکھی ہین اور وہ اصطلاحات یہ ہین کہ در ملفوظات حضرت ایشان بیگزود مذکر در فقیر  
 فاء فاقہ وقاف قناعت ویامی یاد الہی ورامی ریاضت ست ہر کہ بجا آورد فاء فضل خدا وقاف  
 قرب بولے ویا یاری وراء حست یافت والافاضلیت وقاف قہر مای یاس وراء رسیا بہت  
 اور مطلب اس عبارت مذکور کا یہ ہے کہ بیچ لفظ فقیر کرنے فی سی مراد فاقہ ہی یعنی اگر حلال کی وجہ سی  
 کوئی حلال چیز اوسکو مل گئی تو کچھ اوس میں سی کہا یا دالافاقہ کیا اور حرام کی طرف اصلاً متوجہ نہوا اور فاقہ  
 سی مراد قناعت ہی اور معنی قناعت کی یہ ہے ہین کہ راضی نہا ساتھ تھوری چیز کی خواہ وہ چہرے سے اعلیٰ  
 اوسکو دیوی یا کسی اسطی سی اوسکو ملی اگر حلال کی وجہ سی ہو تو اسد تعالیٰ کی طرف سی جاتا ہی اور اوسپر کچھ  
 رہتا ہی اور جو حرام یا نہیہ کی چیز اوسکو کسی اسطی سی ملی تو یہ اوس چیز کو نفس شیطان کی فریب جاتا ہی  
 اور اوسچیز کو چھوڑ دیتا ہی اور بی سی مراد یاد الہی ہی اور یاد الہی کا بیان کچھ یہ صفت نامہ ہین اور رسالہ  
 دافع الفساد و دفع العباد قاطع الشرک والعبادت میں جس جگہ ذکر اور ذکر کا بیان کیا ہی وہاں بخوبی لکھا گیا ہی  
 اور سی سی مراد ریاضت ہی اور ریاضت کی معنی غیث اللغات میں یہ لکھی ہین ریاضت کہ اول  
 بیچ کہنچا اور بیچ لطائف کی ریاضت کی معنی فرمانبرداری اور نفس کشی کی لکھی ہین اب جاننا چاہئے  
 کہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مکتوبات کی جلد اول کی دوسری



اکیسویں مکتوب میں لکھا ہے کہ یہ اس طریق کی ریاضات اور مجاہدات ساتھ نفس مارہ کی ساتھ بجالانی  
 احکام شریعت کی اور لازم کپڑی متابعت سنت روشن حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی ہی سوا سلی کہ مقصود ہیچنی رسولوں اور اوتارنی کتابوں ہی دور کرنا خوشون نفس مارہ کا ہی کہ ساتھ دینی  
 کہہنی اللہ تعالیٰ کی نسبت کیا گیا ہی یعنی نفس مارہ پس دور کرنا خوشون نفس کا موقوف اور بجالانی احکام  
 شریعت کی ہی جہت کہ یہ شریعت کی مضبوط زیادہ ہوگا خوشون نفس ہی و زیادہ ہوگا پس کوئی چیز اور  
 نفس مارہ کی مشکل زیادہ قرآن برداری اور اولیٰ شریعت کی ہی نہوی اور خرابی اس نفس مارہ کی سوا  
 پیروی صاحب شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصور نہوی اور ریاضات اور مجاہدات  
 کہ سوا تقلید سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اختیار کرین مقبر بنین ہی سوا سلی کہ جوگی اور  
 برہمن ہند کی اور فلسفی نوین کی سچ اس امر کی یعنی ریاضات اور مجاہدات کی شرکت کہتی ہیں اور وہ یا  
 سچ حق افکی کی سوا گمراہی کی نہیں بڑاتی ہی اور سوا کی رستہ نہیں دکھلاتی ہی انتہی اور  
 مشکوٰۃ شریف کی شرح مظاہر حق میں ایک بحث لکھی ہے جو مویجہ دیکھا کی قول کی ہی حدیث یہ ہے  
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْهُ رُحْمَةُ إِلَى أَبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَاسْتَمَرَّتْ لَوْ أَنَّ عِبَادَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَخْبَرُوا بِهَا  
 كَانَتْ تَقَالُ وَهَافًا لَوْ أَنَّ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ  
 اللَّهُ تَعَالَى لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَا أَنَا بِصَلَّى اللَّيْلِ أَبَدًا  
 وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا أَصُومُ النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّا اعْتَزَلْنَا النِّسَاءَ كَمَا تَزَوَّجَ  
 أَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَمُّمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ لَكَ أَوْ كَذَا مَا  
 وَاللَّهِ إِنِّي لَا خَشْيَةَ لِي بِكُمْ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأُزْجِرُ وَأَتَزَوَّجُ  
 النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هِيَ نَسْخِي الْعَنْ

کہا اُنی تین شخص طرف میں بیرون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھی ہوئی عبادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی  
 ہیں جبکہ خبر دی گئی ساتھ اس کی گواہی کہ کیا انہوں نے اس کو پس کیا آپس میں کہ کہا میں ہم نسبت حضرت  
 کی اور تحقیق بخشی اللہ تعالیٰ و اہل ذمہ جو پہلی گئی گناہ اور جو پہلی پس کیا ایک اور میں پس میں باز پر کرنا  
 تمام رہا ہمیشہ اور کہا دو ستر فی میں روزی رکھا کرونگا دن کو ہمیشہ اور زہ فطار کرونگا اور کہا تیسری فی میں  
 الگ ہوگا عورتوں سے نکاح کرونگا کہ پہلی شریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف ذمہ پختہ نہ تھی  
 کہا تھا ایسا اور ایسا خبر دہو تم خج کی تحقیق میں البتہ بہت دریا ہو نسبت تمہاری اللہ تعالیٰ سے اہمیت  
 تقویٰ کرنا ہوں نسبت تمہاری و اہل ذمہ کی لیکن میں روزی بھی رکھتا ہوں اور فطار بھی کرتا ہوں  
 اور نماز بھی پڑھتا ہوں رات کو اور سوتا بھی ہوں اور نکاح بھی کرتا ہوں تو نہی جس شخص فی اعراض کیا طریقہ  
 پس میں ہی تجھی رہا کی ہیکہ فی و مسلم فی ف اُنی تین شخص یعنی حضرت علی و عثمان بن مظعون و عبد بن جہم  
 اور کہا میں ہم یعنی ہر حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مناسبت ہی مقدمہ عبادت میں کہ اہل ذمہ  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت اتنی عبادت کی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فی فرمایا ہے لِيُغْفَرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّرَ  
 مِنْ دُنْيِكَ وَمَا تَأَخَّرَ یعنی تاکہ بخشی اللہ اگلی سچا گناہ تیری اور نکاح بھی کرتا ہوں عورتوں کی بھی  
 ہی کہ حق اُن کی ادا کری اور حقوق اہل میں بھی کچھ فرق نہ آوی اور توکل وغیرہ اہمیت سی نہ جاوی  
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتی تھی تا امت ہی پیروی کری اور سنی اعراض کیا یعنی نیرار  
 اور بی رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت ہی نہیں اس میں شریعت پر کہ طریقہ رہبانیت  
 نہ اختیار کریں کہ عاجز ہو و نیکی و حق عبادت دانا ہوگا علی حق اور شکوہ شریف کی شرح فاسی  
 جو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی اوسمیں اس حدیث کی ان لفظوں کی یعنی اِن  
 فَنَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّرَ مِنْ دُنْيِهِ وَمَا تَأَخَّرَ کی شرح یوں ہے  
 ہی پس کہا انہوں نے کہ کہا میں ہم نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یعنی ہم کو ساتھ

جناب پاگل حضرت کی کیا نسبت ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کمر کرین تو آپ کو سزاوار ہی  
کہ قد عثر اللہ ما تقدم من ذنبہ و ما تأخر یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے بخشہ دی ہیں گناہ اون کی جو پہلی گز  
چکی ہیں اور پیچھی ہوئی پس آپ کو گناہ پیش ہی کہ کم کرین بخلاف ہماری کہ ہم محتاج ہیں سائستہ بخانی گناہ  
کے اور یہ خیال نہ کیا اون عزیزوں نے کہ تہواری عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بہت  
بہ سب کمال معرفت اور قوت حضور اور تمام احسان افکمی کی بیچ عبادت کی اور بھی یہ سب کمال  
اور شفقت کا ہی اور پامت کی کہ بیچ اسکی تعلیم عایت حقوق نفس اور اہل وعیال کی ہی اور بھی ہمتاقت  
بیچ رعایت اعتدال اور ہمیشگی عدل کی ہی اور اکثر ہوا ہی کہ بسبب اطاعت کے پہنچانی والا طرف سستی  
خوابی کی ہوا ہی اور یہ ہم توجیہ بخشی جانی گناہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرآن مجید میں اسکی ہر  
ہی بہت قول ہیں اور بہتر ان قولوں کا وہ ہی کہ یہ کلمہ یعنی غفران کا واسطی بزرگی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہی اسکی کہ گناہ کہتی ہوں جیسا کہ مولیٰ اپنی غلام کہتا ہی کہ گناہ تیری  
بخشتے مینی تو فارغ البال رہ اور کچھ نہ رشتہ مت کر اگرچہ وہ بندہ کچھ گناہ نہ کرتا ہو اور توجیہ شہوہ  
حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقْرِئِينَ یعنی نیک ہیں ابراروں کی گناہ مقربین کی ہیں نہایت  
بالفتح و حرف سوم موصدہ و کشنوں و تشدید تحتانی زہد آتش پرستوں اور نصار کا اور وہ باز رکھنا  
نفس کا ہی حظوظ اور لذات شرعیہ ہی مثل کلام و غذای لطیف وغیرہ کی چنانچہ زہد آتش پرستوں  
واسطی دفع شہوت جماع کی آلت تناسل کا تہی ہیں نقل از غیث اللغات اصطلاحات صوفیہ کی جواب  
تم واقف ہو گئی کہ نظیر عرفی اذفاقہ اوراق می دفاعت اوری سی مراد یا دلہی اور سی مراد یا ضمت  
اور انکی مطلب اور معانی ہی ہی واقف ہو گئی تو اب یہ چاہی کہ جو کوئی ان امور مذکورہ کو بجا لاوی تو  
صوفیہ کی اصطلاحات میں یہ مقرر ٹھہرا ہی کہ ف سی مراد فضل خدا کا اور قاف سی مراد قرب مولیٰ اوری  
سی مراد یاری یعنی مدد کاری اللہ تعالیٰ کی اوری سی مراد رحمت یعنی مہربانی اللہ تعالیٰ کی پاوی و اگر



ایسا نہ کیا یعنی فاقہ اور قحط اور یاد الہی اور ریاضت بجانہ لایا تو پھر صوفیہ کی اصطلاحات میں یہی کہنی  
 سی مراد فضیلت اور قاف سی مراد قہر خدا کا اور بی سی مراد یاس یعنی نا امید خدا سی اور امید رکھنا  
 اوس کی مخلوق سی اور سی سی مراد رسوائی حاصل ہو دی حاصل کلام کا یہی کہ بہر  
 خدا پی کری اور ہر کام موافق شریعت کی کرنی پھر بیخودن جہان میں نہ فضیلت ہو دی اور نہ قہر خدا کا  
 اوس پر نازل ہو دی اور نہ نا امیدی خدا سی تعالیٰ سی ہو دی اور نہ رسوائی ہو دی نزدیک صوفیہ کے  
 اور نہ کسی اور کی پھر اگر کوئی کہی کہ اس خیر وقت میں ہر کام موافق شریعت کی ہر ایک سی نہیں ہو سکتا  
 تو جواب اسکا یہی کہ جہان تک اس سی بن سکی کوشش کری اور موافق شریعت کی کام کری پھر  
 خطا داری جو کوئی خطا اوس سی ہو تو بعد توبہ کر لی چنانچہ مشکوٰۃ شریف کی دو حدیثیں توبہ کی بیان ہیں  
 ۱۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَ اسْتَغْفَرَ إِنْ عَادَ فِي  
 الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَيْتُ هِيَ أَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 خَدَّاهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْنِ دَوَامِ كَيْفَا كُنَا هُيْ اَوْ شَخْصِ نِيْ كِهْ اسْتَغْفَرَ كِي اَكْرَهْ عَوْدِ كِي وَفِيْنِ سِتْرٍ بَارِعِيْ بَارِبِ  
 وَهِيْ كُنَا كِي نَقْلِ كِي يِهْ تَرْذِيْ اَوْ اَبُو دَاوُدِ نِيْ فِ اَصْرَارِ دَوَامِ كُنَا هُيْ اَوْ شَخْصِ نِيْ كِهْ اسْتَغْفَرَ كِي اَكْرَهْ عَوْدِ كِي وَفِيْنِ سِتْرٍ بَارِعِيْ بَارِبِ  
 كَبِيْرَ هُوَ تَوَابِيْ اَوْ اَصْرَارِ كَبِيْرَ كَبِيْرَ كَبِيْرَ تَوَابِيْ اَوْ شَخْصِ نِيْ كِهْ اسْتَغْفَرَ كِي اَكْرَهْ عَوْدِ كِي وَفِيْنِ سِتْرٍ بَارِعِيْ بَارِبِ  
 هُوَ يَكْبَرُ خَارِجِ هُوَ تَوَابِيْ اَوْ اَصْرَارِ كَبِيْرَ كَبِيْرَ تَوَابِيْ اَوْ شَخْصِ نِيْ كِهْ اسْتَغْفَرَ كِي اَكْرَهْ عَوْدِ كِي وَفِيْنِ سِتْرٍ بَارِعِيْ بَارِبِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا أَدْبَرَ  
 كَانَتْ تَكْنَتُهُ سَوْدَاءً فِيْ ذَلِيلَةٍ بَابِ تَابٍ وَاسْتَغْفَرَ قَلِيلَ قَلْبِهِ وَزَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُوَ  
 قَلْبُهُ فَوَلَّى الْوَرَانَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْبُكَاءِ رَأَى عَلَى قَلْبِهِ مَا كَانَتْ تَكْنَتُهُ  
 رَأَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ يُخَوِّضُ فِيْهِ

نہی یعنی نہ ہون  
 والای یعنی از جا  
 والای یعنی از جا

روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی تحقیق مومن جب گناہ کرنا  
 ہو تو اسے ایک نقطہ سیاہ اوسکی دل میں پراگرتو کہتا ہے اور طلب بخشش کی گرتا ہی صاف کیا جاتا ہے  
 دل اوسکا اور اگر زیادہ کیا گناہ زیادہ ہوتا ہے وہ نقطہ بیان تک کہ چھا جاتا ہی وہ اوسکی دل پر  
 ہی زان یعنی زنگ لگ کر کہا اللہ تعالیٰ فی استجین کہ ہرگز نہیں یوں بلکہ زنگ پگرا ہی اوسکی دلون اوسچ  
 سی کہ تھی کرتے یعنی گناہ یہاں تک کہ نہیں باقی رہی اون میں خیر ہرگز نقل کے یہی اور ترندی دلین  
 فی اور کہا ترندی فی یہ حدیث صحیح ہی ف چھا جاتا ہے یعنی ڈھانپ لیتا ہے نور دل کو پس خدا  
 ہوتا ہی بنیائی دل کی سی پس نہیں کہتا کوئی خیر علان نفع دینی والی ہی اور حکمتوں فائدہ مند اور جاتی رہتی  
 شفقت اور رحمت کہ نہ اپنی پر رحم کرنا ہی نہ اور دن پر اور ثابت ہوتی ہیں اوسکی دل میں آثار ظلم اور  
 کے اور جرات کرتا ہے گناہ پر خ اب ہوش کر کی سنا چاہی ہی کہ جو آدمی فائدہ اور راحت  
 اور یاد الہی اور ریاضت لکری اور نا امید خدا سی اور امید و سکی مخلوق رہی در پر اپنی آپ کو فقیر سمجھی یا اور  
 نادان لوگ اوسکو فقیر جانیں تو ایسی آدمیوں ہی دور رہنا چاہی ہی جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ  
 فرماتی ہیں ۱۰ اسی بسا ابیس ادم روی بہت ۱۱ پس ہر دوستی نباید داد دست ۱۲ اطلی لب حق  
 بہت ہی انسان کی سی صورت والی ہیں پس سچ ہر باتہ کی نہ چاہی دنیا ہارتہ اور ہی  
 تحقیق اسکی مولانا شاہ عبدالقادر صامحہ دہلوی حمۃ اللہ علیہ فی اپنی تفسیر منہجی موضح القرآن  
 میں ۱۳ آیت کی فائدہ میں لکھی ہے ۱۴ آیت یہی ۱۵ ذکر الرحمن ۱۶ شیطا ۱۷ اھو ۱۸  
 قرآن ۱۹ ولھم لیصدقھم عن سبیل ۲۰ یحسبون اھم مھتدون حتی اذا جاءنا  
 قال لیلیت بینی وبتینک بعد المشرقین ۲۱ قبل المشرقین ۲۲ ترجمہ اور جو کوئی انکسین چوڑی  
 جھن کی یاد سی ہم اوپر تعین کرین انکسین پورہ ہی اوسکا ساتھی اور وہ اونکو روکشی  
 را ہی ویرہ جتنی ہیں ہم ہر میں یہاں تک کہ جانی ہم پس کہی طرح مجھ میں درتجہ میں فک ہو

مشرق اور مغرب کا سا کہ کیا برساتی ہی فتنے دنیا میں شیطان کی مشورت پر چلے ہی اور وہاں ہو کر  
صحبت ہی سچا ہو گا اس طرح کہ ساتھی شیطان کسی کو جن کتابی کسی کو آدمی اور خیر خیرینی میں اس آیت  
کی تفسیر میں لکھا ہی کہ نفحات الانس میں لائی ہیں کہ حضرت شیخ ابوالقاسم نصر آبادی قدس سرہ  
الغیر زبانتہ ایک جن مومن کی دوستی کرتی تھی وہ ایک روز جامع مسجد میں بیٹھی ہوئی تھی کہ اس جن نے  
کہا ای شیخ ان آدمیوں کو تو کس طرح دیکھتا ہی کہ مانی کہ بعضوں کو بیچ خواب کی اور بعضوں کو بی خواب  
کہا جو کہہ کہ انکی سرون پر ہی او کو بچتی دیکھتا ہی کہ مانی کہ نہیں پر نہیں اونسی انکھین میری تو دیکھا  
مینی کہ اوپر سر ہر ایک کی ایک کو ابھی ہے اور پر اپنا بعضوں کی انکھوں پر ڈالی ہوئی اور بعضوں کی  
کبھی انکھوں پر اور کبھی سرون پر کہ مانی یہ کیا ہی کہ کیا نہیں پڑا ہی تو نی و صحن بکشت و عن  
ذکر الرحمن یقیناً کہ شیطاناً فہو کہ قرآن <sup>اس جو کہ فی انکھین جوابی</sup> سو یہ سب شیاطین ہیں کہ اوپر انکی کی بیٹھی ہوئے  
ہیں اور اوپر ہر ایک کی بقدر غفلت انکی کی علیہ پائی ہوئی ہیں رباعی دریم و در کہ بالفضر  
بد قرین شدہ ایم و وزیر معاملہ باد تو ہنشین شدہ ایم و بارگاہ فلک بودہ ایم شک کثرت زجر نفس خا  
پیشہ اینچنین شدہ ایم و ترجمہ ای وامی کہ نفس بک کی ہم ایر ہوئی و اس کل سی شیطان کی ہولوار ہوئی و  
افلاک یہ ہم ہوئی تھی محسود ملک و اب نفس کی ظلم سی بہت خوار ہوئی و آب جو اس سمجھانی پری  
نہ سمجھانی پری نا بھی سی اور غیر شرع فقیر و سی اعتقاد کہی اور جو وہ کہین غیر شرع بات او سکون چا جانیں  
تو ایسی آدمی کو سچا جانتا مذہب اہل سنت و جماعت کیسی برخلاف ہی اور ایسی جاہلون کا جواب  
شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فی خوب دیامی سے انکہ کہ قرآن و تہذیب و نہ رہی و نیست جوش  
کہ جوابش نہ ہی و ترجمہ وہ آدمی کہ ساتھ قرآن و حدیث کی اوس سی نہ چھوٹی تو یعنی جواب  
کہ قرآن اور حدیث کے بیان کہ نہ اور سمجھانی ہی نہ سمجھی اور جو بڑا کر چاہا وہی نہ ہی اہل سکا جوا  
کہ جواب او سکون دیوی تو فقیر کی معنی فقیرانہ کی اصلاح میں جو تو نہ کہ کہ ہو سکتے



اور از روی لغت کی فقیر کی معنی درویش کے ہیں جیسا کہ منتخب میں ہی اور درویش کی معنی عیاش  
 اللغات میں یہ لکھی ہیں درویش بالفتح بمعنی در بدر پرانی والا یعنی بہیک مانگنی والا اور جو اطلاق  
 اس لفظ کا اور خداسیدون گوشہ نشین کی صادق نہیں آتا اور زیرباہنیں ہوتا اسی واسطی فقیر  
 صاحب معرفت کو واسطی تمیز کردویش سہ تہ صنہ دال کے چاہی کہتا انتہی والد علم تحقیقہ بحال  
 اب جانتا چاہی کہ ایک حکایت شنوی مولانا روم صاحب کی جو مناسب حال فقر اور علما کی مختصر کر  
 یہاں لکھی جاتی ہے اسطور کہ مطلب حکایت کا فوت نہواور یہ نصیت نامہ دراز نہووی و حکایت  
 یہ ہی شنوی نبادشاہی داشت یک بزبا پسرد باطن ظاہر فرین از ہنر چہ ایک دشاہ کرتا تھا  
 جوان بٹیا باطن اور ظاہر میں مریں ہنری سے خواب دید او کا ایسا سہ ناگہ چہ صافی عالم بران  
 لشت در وہ خواب دیکھا اوس بادشاہ فی کہ وہ بٹیا ناگاہ گرہ اصافی تہاں کے اور پروس بادشاہ کی ہوئے  
 لدلی سے تاکہ روزی کہیں بید ناگہاں پیشینچ خور ہند او شمع جان چہ تاکہ ایک روز کہ تھر جاوی  
 اچانک الکی انگہ پشی رکی وہ شمع جان کے سے پسروسی خواست باید ہر وہ تا ہما ندرین تزوج  
 نسل زوہ پس ایک دوہن کرنا چاہی واسطی اوسکے کہ تو کہ رہی اس تزوج سی نسل اوسکی  
 سے گر وہ دسوی فہا این باز بانہ فرخ او گرہ دراز باز بازہ جو جاوی طرف فہا کی یہ باز ہر  
 بچہ اوسکا ہووی لوبہ باز کہ باز سے صورت این باز گزینجا رود چہ معنی اودر ولد باقی ہوئے  
 صورت اسن کی جو اسجھتہ جاہی سی اسیکے بچہ ولد کے باقی رہوے بہر آن  
 فرمود آن شاہ نبیہ چہ مصطفیٰ کو الولد ستر لابیہ چہ اسلی فرمایا اوس شاہ نام حضرت محمد مصطفیٰ  
 علیہ السلام کی کہ اولد ستر لابیہ یعنی بیٹا پسید ہوتا ہی اپنی باب کا اختیار کرتا بادشاہ کا اولد  
 زامہ کی و ہر طاعت کی اور اعتہ اصر کرتا اعلیٰ بیت بادشاہ کا اور عار کرتا اور کا  
 رشتہ درشتو کی سی ہر شاہانین از ہر سی خوشی گزیردہ این خبر در گوش خاتون رشید بادشاہ فی جوتھا

نزد کی رشتہ قبول کیا یہ خبر پہنچ کان بیسیو پہنچی ۵ اور شہزادہ گفت از نقص عقل شرط کفویت بود در عقل  
و نقل مآشہزادہ کی فی کہا اپنی نقصان عقل سی کہ شرط کفویت یعنی مجنس اور ہم نسب ہونی کی ہودی پہنچ عقل نقل  
کی ۵ تو ز شمع و نخل غامبی فرو دیا تا بندہ پورا باگداہ تو چاہتا ہی اپنی نخل اور دانائی سی کہ کری تو  
سشتہ بیٹی ہمارا کیا ساتھ فقیر کے ۵ گفت صالح راگدا گفتن خطاست کہ کوغنی القالب داد خداست  
کہا بادشہ فی کہ صالح کوگدا کہنا خطاب سی سلیمی دغنی دل کا داد خدا سی ہی ۵ دفاعت میگیز راز تھی نہ از لہی کیل  
ہیچون کہ پہنچ قناعت کی ہاگتا ہی وہ سبب نہ کاری کی نہ نخل درستی سی مانند کہ کی ۵ قناعتی کل از قناعت و رفتی  
آن فقر و قلت و فاجہ است ۵ وہ قلت کہ قناعت اور پریر گزارت ہی وہ فقر و قلت کہ مینون کے صی ہی جہ آن کہ ہر ہر  
وین ز گنج زربہ ہمت ۵ جید ۵ ایک دانہ وہ جو پاوی تو سر کہی سیسے فقیر سیکانگنی بوالا اور یہ گنج زربہ  
ہمت کی الگ کو دی یعنی فقیر قناعت کر نیوالا گفت روہر کو غم دین برگزیدہ باقی غم ماخدا از وی برید  
اور کہا جس کے فی کہ غم دنیا کا قبول کیا باقی غم خدا تعالیٰ فی او سے دور کی ۵ غالب شاہ وادشہ خستہی از زار  
صاحب خوشی ۵ مٹی غالب بادشاہ اور دی او سکوار کے لسل ایک صالح خوشبوہر کی سی در ملاحت خود  
تظہیر خود داشت چہرہ اش تان تر از خوشید داشت ۵ حج ملا کی اپنی نظیر نہیں کہتی تھی چہرہ او کا و شہزادہ جواب  
چاشت کی ہی ملاحت کیلنی ۵ ایک سہ رنگ می کہ کسی مانس ساتھ سیابی کی ہو و اجماع استم کی رنگہ ایک طحلی شہزادہ  
یکمیت کی کہ بیعت یافت کرنی خوبی ادلیفیت و کو مبطوع اور مرغوب جانتی ہی ۵ او اسبغ بہوکی او کی تہہ کیلنی کے  
سند کے فوج ۵ سردار این مالش انچان از کوئی می گنج در بیان ۵ حسن بڑہ لکالاب اور خصلتیں اور سیکانگنی  
کہ خوبی سی نہیں ۵ فانی بین پہنچ بیان کہ ۵ صدیہ دین کران ۵ زرتیج ۵ حسن باج ۵ یتیم ۵ صید کیا کر تو نہتہ ہی  
او کی حسن اور جاہ کا اور یہیہ مند ۵ چون بیان شہزادہ بڑا صالحان پیرا ۵ بڑا ہانگی ۵ اوسن شاہ کا  
ساتھ شہزادہ ۵ از بے ریا کہ بہت از فضا کہ سپہ کی مجادو کہ بود ۵ عاشق شہزادہ ہاہر  
وجود ۵ تقدیر سی ۵ لب تر ہیا جاہر کہ تھی ۵ عاشق شہزادہ ۵ احسن وجود کی لہی شہزادہ کی حسن ۵ وجود

کفر یعنی انکار حق تعالی و  
نسبت دهند و تمیاز  
صالح»

پر عاشق تھی۔ جادوی کو دشت غم ز گاہی کہ بزدان رشک سحر بلی جادو کیا اوس شہزادہ پر پریا  
 کالی فی ایسا کہ رشک لیا آتا تھا اوس ہی سحر بلی والون کا شبہ سچہ شد عاشق کمزیرت تا عروس و  
 آن عروسی را بہشت شہزادہ ہوا عاشق اوس بڑھیا بصورت کا اوس دوسرے اور نو عروسی اپنی کو چڑھا  
 یعنی اوس عروس کو کہ جسکی ساتھ بادشاہ کا کرا دیا تھا اوسکی ساتھ محبت نہیں کرتا تھا اور اوی ٹوٹ  
 کو چاہتا تھا ایک یہ دیوی کا بولی زنی گشت بر شہزادہ ماگہ رزنی ایک کالی بہونی کا  
 عورت ہوئی اور شہزادہ کی ماگہ راہ زن سے زان سیہ روی خبیث ناچار گشت آن شہزادہ  
 مدہوش فرار اوس سیہ روی خبیث ناچار سی ہوا وہ شہزادہ مدہوش در خیف سے آن زود  
 مجوزہ کندہ پیر فی خرد شہت آن ملک فی ضمیر اوس نوی برس کی بڑھیا پرانی فی نہ عقل چوڑی  
 اوس بادشاہ کی اور ہمیشہ سے تابالی بود شہزادہ اسیر بوسہ جانش نعل پائی کندہ پیر ایک سال تک  
 شہزادہ قیدی کہ بوسہ کی جگہ اوسکی جوتی اوس بڑھیا کی تھی۔ این جہان شہزادہ چون تراشیدہ میں  
 پسر بر گریشان خندان شد۔ یہ جہان او پر بادشاہ کی مانند قید خانہ کی ہوا اور یہ شہزادہ او پر رونی اوس  
 بادشاہ کی ہنسی والا ہوا۔ زان کہ ہر چہ کہ سے کرد آن پیر عشق کم پر کہ ہی شد بیشتر اس سبب سے کہ  
 جو علاج کرتا تھا بلی و کا عشق شہزادہ کا بڑھیا پر ایسا تھا کہ تاہا پیر یقین گشت کہ مطلق آن سری  
 چارہ او بعد ازین لاہ گری ست۔ پس عین ہوا اوسکو کہ یہ ایک مطلق بہیہ علاج اوسکا لود کی عجز اخلاص  
 یعنی دعا و زاری ہی دعا کر یا بادشاہ کا جناب سی میں واسطی خلاصی اپنی بیٹی کی جادو  
 سی او مقبول ہونا اوسیکے دعا کا سجدہ کی کرد او کہ ہم فرمان تراست۔ غیر حق بر ملک حق  
 فرمان تراست۔ سجدہ کرتا تھا بادشاہ اور کہتا تھا کہ فرمان تیری ہی تین ہی سوا حق تعالیٰ کی او پر ملک  
 تعالیٰ کے فرمان کس کی میں ہی۔ لیک این مسکین ہی سوز و پوچھ و در شگہ شای رحیم دافعی  
 لیکن یہ مسکین۔ جہاں ہی نہ موجود کی مدد کرا می رحیم آم۔ و دود۔ باز مار پیر۔ ایہ فرمان مشاہد

لاہ بیتی و جلیق  
 و شہزادہ سیہ روی خبیث  
 عجز و اخلاص مجازت  
 از غایت





کی لئی ایک شمال بیان کرتی ہیں ہر اوس کو جو کرتی ہیں طرف مور آخرت کی چنانچہ انہوں نے بیان کیا ہے  
 کہ وہ شہزادہ آدمی زادہ ہی اور باپ اوسکا آدم صغی اللہ بن خلیفہ حق تعالیٰ کی اور بڑھیا کا بی دنیا  
 کہ آدمی بچہ کو دور کیا اپنی باپ سی ساتھ جادو کی اور انبیا اور اولیا طیب مدارک کرنیوالی ہیں  
 اسی برادران کہ شہزادہ توئی در جہان کہنے نوزادہ توئی اسی بہائی جان کہ وہ شہزادہ تو ہے  
 بچہ اس جہان کہنے کی نوزادہ تو ہی کا بی ساحرہ دنیا ست کو کہ کرد مردان را اسیر زنگ و بو  
 کا بی جادو کرنی دنیا ہی کہ اوسنی کیا ہی مردون کو قیدی زنگ اور بو اپنی کا چون در افگندت  
 آلودہ زودید و مبدم می خوان می دم قل عوذہ جو اوسنی الہی بکوبہ اسکی آلودہ جلدی و مبدم پڑ  
 اور ہونک قل عوذہ مارہی زین جادوئی وزین قلق استعاذت خواہ از رب الفلق تو چوئی  
 تو اس جادو سی اور اس بقیراری سی پناہ مانگ رب الفلق سی زان نبی دنیا را سحارہ خواند  
 کو بافسون خلق را در چہ نشاندہ اس سبب سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا کو سحارہ فرمایا ہی کہ اوسنی ساتھ  
 جادو کے خلق کو بچہ کوی کی بیٹیاں ساحرہ دنیا قوی دانازنیت حل سحر او پائی عامہ نیست  
 جادو کرنی دنیا بڑی دانا عورت ہی حل سحر اوسکی کا نزدیک ہر عام کی نہیں ہی و کشاوی  
 عقد اور عقلماہ انبار کی فرسادی خدا اگر کہو لتین گرہ اوسکی کو عقلین انبیا علیہم السلام کو کیون  
 خدا تہ ہیں طلب کن خوشد می عقدہ کشا راز دان یغیل اندا شیاہ آکا بوطلب کر ایک خوشد گرہ  
 کہو لئی والا جانی والا بہید یغیل اندا شیاہ کا یعنی کرنا ہی اند جو چاہتا ہی ہچو ہا ہی بستہ سنت او  
 شاہزادہ مانڈالی و تو شصت مانڈ چلی کی باندہا ہی اوسنی بکوساتہ شصت کی شاہزادہ را اکمال اور تو  
 سال تک شصت سال از شصت اور چنتی فی خوشی فی بر طبق سنتی بہ ساتھ برس تک شصت اوسکی  
 سی بچہ کی ہی تہ خوش ہی تو اور نہ اور طریق سنت کی ہی تو بہ ہچو شہزادہ سی دریا خوش  
 پس برہن زری ز پاتو غار خوش مانڈ شہزادہ کی چاہی کہ پہنچی تو بچہ یار اپنی کی پس کالی تو پناہ اپنی کا

خلق بنفستین سحر  
 صبح صادق از غایت  
 عقاب قمر  
 دنیا عقدہ باغ  
 گرہ منتخب

۱۔ جہد کن در بخودی خود را بپايش نرود و الله اعلم بالصواب کوشش کنو بیچ بخودی کی اور خود کو پا چلا تر  
 و الله اعلم بالصواب اب سمجھا چاہی کہ مولانا روم صاحب رحمہ فی اس حکایت میں کہ چند بیٹین آدمیوں کے  
 سمجھانی کی واسطی لکھین ہیں اون میں سی چار بیٹوں کی شرح یہاں لکھی جاتی ہے اول بیت  
 شرح یہی اب سمجھو کہ مولانا روم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنی طرف آدمیوں کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں  
 اسی برادران کہ شہزادہ توئی کہ در جہان کہنہ نوزادہ توئی؟ اسی بہائی جان کہ شہزادہ تو ہی بیچم جان  
 پیرانی کی نوزادہ تو ہے یہ جو مولانا صاحب رحمۃ اللہ فی آدمی کو شہزادہ کر کے فرمایا ہے اسکی دوسری  
 بین اول یہ کہ جو آدمی اولاد آدم علیہ السلام کی سی تقویٰ اور پرہیزگاری کرتا ہی وہ شہزادہ سی ہی  
 بڑھ کر تو ہے اور یہ تو سب خاص مقام جانتی ہیں جو شیخ سعدی صاحب علیہ الرحمۃ فی بوستان حکایت  
 لکھی ہی کہ ایک شخص تھی پلنگ پر سوار اون کو شیخ سعدی صاحب دیکھ کر ڈری اونہون نے کہا کیا جب  
 کرتا ہے تو امی سعدی تو حکم خدا کی سی گردن مت پیر تیری حکم سی کوئی گردن نہ پیر گاہیہ بادشاہ  
 او شہزادی کہ تقویٰ اور پرہیزگاری نہیں کرتی ہیں پلنگ کو دیکھ کی خود خوف میں آ جاتی ہیں اور  
 دوسری وجہ یہ کہ شہزادہ اسیلی فرمایا ہے کہ جیسی شہزادہ پر بڑبہانی جادو کیا تھا اسی طرح آدمی پر دنیا  
 فی جادو کیا ہی مگر جو خدا تعالیٰ او سکی جادوسی بچا دی اور دوسری بیت کی شرح یہی یہ جو مولانا  
 روم صاحب نے فرمایا ہے ۲۔ زان بنی دنیا را سحارہ خواندہ کہ با فسون خلق را در چہ نشاندہ  
 اس سب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا کو سحارہ فرمایا ہی یعنی بڑی جادو کرنی والی کہ اوسنی ساتھ جادو  
 خلق کو بیچ کنوسی کی ڈال ہی اور دنیا کی جادو کرنی کی یہ معنی ہیں کہ جو کوئی کسی پر جادو کرتا ہی واسطی  
 محبت کی تو وہ اوس کی محبت اور دہیان میں رہا کرتا ہی اور سوا کی اور کسی کی محبت او سکی دل میں  
 نہیں رہتی جیسی کہ اوس بڑبہانی اوس شہزادہ پر جادو کیا تھا پر اوس شہزادہ کو سوا کی اوس بڑبہا  
 کیے محبت کی اور کسی کی محبت نہیں رہی تھی اسی طرح دنیا کی جادو کا حال ہی کہ جیسو سکا جادو ہوگا



تو اوسکو سوا ہی اوسس کی اور کسی کی محبت نہیں رہتی جی جیسی شراب پیایا اور کوئی نشہ کرنا یا زنا اور  
لو اٹھ کر نایا مال دنیا کی محبت رکھنا و علیٰ ہذا القیاس یعنی جو کوئی شراب پیایا ہی یا زنا کرتا ہے  
یا ناچ دیکھتا ہے اور اوسمین ایک مردہ اور لاش اور خطبہ اوسکو ملتا ہے تو اس سبب وہی اوسکو نہیں  
چھوڑتا ہے اور اوس کی خیال اور دیوانہ میز پر رہتا ہے یہی جادو دنیا کا اور کتاب نافذ ہے این  
مین لکھا ہے کہ مال و متاع کو اس سبب ہی دنیا کہتی کہ یہ غفلت کا سبب ہے یا اسکی شرح صدی صبا  
فی فرمایا ہے ۔ ہر کہ بہت از حقیر و پر و مرید و فرزبان آوران پاک نفس چون بدنیا می دون  
فرو آمدہ بمسل در چاند بچو گشت یعنی جو کوئی کہ ہی عالم اور پر و مریدی اور شاعرون پاک ہم سی جوت  
کہ بیسج دنیا کہ مینی کی بچی آیا بیچ شہر کی رہا مانند کی کی یعنی کہی جب شہر مین بہنستی ہی تو ہر ہر  
مارتی ہی اپنی نگاہ کی وسطی اور وہ اور زیادہ بہنستی ہی اور مولانا روم صاحب فی اپنی شہر شریف  
دوسری جگہ اس دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی جیسی کہ فرمایا ہے ۔ ہم خدا خواہی و ہم دنیا نمی من  
این خیال ست و محال ست و ضوئ خدا کو ہی چاہتا ہے تو اور دنیا کہ مینی کو ہی یہ خیال ہی اور محال ہے  
اور دیوانہ پن ہی اور وہ جو دنیا کی لفظ کی شرح کی ہی وہ یہ ہی ۔ چیت دنیا از خدا غافل شدن  
فی قماش و اطلس فرزند و زن کیا ہی دنیا وہ یہ ہی خدا سی غافل ہونا نہ قماش اور اطلس اور فرزند  
اور عورت اب جان لو کہ غافل ہونا دو طرح ہوتا ہے ایک تو غافل ہونا شریعت کی کاموں سے  
یعنی جن کاموں کا کہ شریعت مین کر نیکا حکم آیا ہی اون کو کرنا جیسی غار روزہ حج زکوٰۃ و علیٰ ہذا القیاس اور  
جن کاموں کی کرنی کی کہ شریعت مین نہی آئی ہی یعنی جو کام کہ شریعت مین اوکا کرنا منع آیا ہی اون کو کرنا  
جیسی زنا اور چوری اور قتل و حق اور ربا جی کسنا اور شہرت لینا اور شراب پیا و علیٰ ہذا القیاس یہ  
غفلت کی نام ہیں ہر ہر ای غافل کر تی ہیں اور دوسری غافل ہونا مقصد ہونا کہ ہی کہ وہ  
خلاف شریعت کاموں کو ہیں غفلت جانتی ہیں اور باوجود اسکی کہتے ہر خدا کی یا دوسی غافل رہنی کو یہ غفلت

جانتی ہیں جیسی نقل ہے کہ ایک بزرگ نبی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کی ملاقات کی وہ بھی کہتی تھی  
 جس وقت کہ یہ بزرگ فن کی دروازہ پہنچی تو ایک کتاب اُنکی مکان سے نکلا جان بزرگ نے اس کتاب کو دیکھا  
 کہ نبی رابعہ کا کیا ہے اس کتاب نے کہا کہ میں پہلا کتاب ہے اس کا نام ہے اوس پوچھا تو اوس نے کہا کہ میں پہلا کتاب ہے  
 بزرگ اندر مکان کی پہنچی تو دیکھا کہ بیٹھی ہیں پہلے بزرگ نے کہا آپ کی مکان سے کئی اور بی بی جو کچھ تھی  
 اور اوس نے یہی آپ کا حال پوچھا تو اوس نے کہا کہ میں اور حال انکے آپ زندہ ہیں تو رابعہ  
 بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے کہا کہ میری حال پر اللہ تعالیٰ نے کئی اور بی بی کو آگاہ کر دیا تھا کہ میں اوس وقت  
 خدا ہی تعالیٰ کی یاد سی غافل تھی اور اس طرح حضرت پیر و مرشد میری سید الشہنازی رحمۃ اللہ علیہ ایک  
 روز فرماتی تھی کہ اسی کو گوتم جانتی ہو کہ میری زندگی کہانی اور پانی سی ہی یون ہینن ہی بلکہ اگر  
 ایک دم خدا کی یاد سی غافل ہو جاؤں تو میرا دم نکلا جاویں اور میری بیت کی شرح یون ہی  
 ہے میں طلب کن خوشدلی عقدہ کشا ہے راز دان بغیر اللہ مایشا ہے آگاہ ہو طلب کر ایک خوشدم  
 گرھین کہونی والا راز جانی والا بغیر اللہ مایشا یعنی کتابی اللہ جو چاہتا ہے اب جانا چاہی کہ  
 گرھین کہونی والی بعد پیغمبروں کی دو شخص تھیں ہیں ایک علما اور دوسری فقرا یعنی صوفیہ جیسی کہ  
 جادو اتار نیوالی نے گرہ کہونی تھی شہزادہ کی جادو کی اسی طرح علما اور صوفیہ گرہ کہونی والی اور آن یون  
 کہیں کہ جن پر دنیائی جادو کیا ہے اور وہ وہ علما اور صوفیہ ہیں جو تقویٰ دار اور تارک الدنیا اور سچ کو  
 والی اور حلال کھجور سی کہانی اور پھننی والی ہیں اور جو ایسی نہیں جیسی کہ مذکور ہو چکا وہ جادو اتار  
 والی دنیا کی نہیں ہیں اب کچھ عبارت کیمیائی سعادت کی اور چار حدیثیں مشکوٰۃ شریف کی شرح  
 منظر بہ حق سی بیان لکھی جاتی ہیں کہ اوس سی عقل مند لوگ آپ سمجھ لیں گی کہ کونسی علما  
 اور صوفیہ جادو اتار نیوالی ہیں اور کونسی جادو اتار نیوالی نہیں وہ عبارت کیمیائی سعادت  
 کی یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة

یعنی علم کی جستجو سب مسلمانوں پر فرض ہے اس علم کی باب میں علما کا خلافت ہی متکلمین کھتی ہیں کہ علم کلام ہی کیونکہ خدا کی معرفت اس سے حاصل ہوتی ہی فقہا کھتی ہیں کہ یہ فقہ کا علم ہی جس ہی حلال و حرام میں تمیز کرتی ہیں محدثین کہتی ہیں کہ کتاب اسناد و حدیث کا علم ہی جو شرعی علوم کی اصل ہیں صوفیہ کھتی ہیں دل کی احوال کا علم ہے کہ خدا کی طرف بندہ کی راہ دل ہی ہی ان جماعتوں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی علم کی تعظیم کرتا ہی ہم سمجھتی ہیں کہ یہ بات ایک علم سے مخصوص نہیں اور تمام علوم ہی واجب نہیں اسکی ایک تفصیل ہی جس سے یہ اشکال رفع ہوگا معلوم کیجی کہ جب کوئی شخص صبح کی وقت مسلمان ہو یا بالغ ہو وی ساری علوم سیکھنا اور واجب نہیں بلکہ اس وقت یہ واجب ہوگا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی ہی یہ بات اہل سنت و جماعت کا اعتقاد معلوم کرنی سے حاصل ہوگی اسکو دلیل سے ثابت واجب نہیں لیکن قبول کرگی اور سکویا اور کرنی اور سب اسکی تفصیل ہی واجب نہیں لیکن خدا اور رسول کے صفتوں پر اور صفات آخرت اور بہشت و دوزخ اور حبش و نشیوانی اور سبھی کرنا ایک خالق ہی ان صفتوں سے موصوف جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت سے پیغام بھیجا کہ اگر طاعت کرے گا موت کی بعد سعادت حاصل کرے گا اگر معصیت کرے گا شقاوت کو پہنچے گا جب یہ بات سب سجد و قسم کی علم و سپر واجب ہوئی ایک علم جو دل سے تعلق رکھتا ہی دوسرا اعمال جو اس سے اسکی ہی دو قسم ہیں ایک وہ علم جو کرنی کی لایق ہو دوسرا وہ کہ کرنی کی لایق نہ ہو علم اس عمل کو کرنی کی لایق ہو یا نہ ہو صبح کو جب مسلمان ہو نماز طہر کا وقت آیا تو اس پر فرض ہی کہ طہارت کرنی اور نماز پڑھنی سیکھی ان دونوں میں اسی قدر جو فرض ہو پروہ عمل جو سنت ہو اسکا علم بھی سنت ہو گا نہ فرض مثلاً اگر مغرب کی نماز پہنچی اسوقت اسکا جانا فرض ہوگا کہ میں رکعتیں فرض میں اس سے زیادہ واجب نہ ہوگا اور جب رمضان آوی روزہ رمضان کا علم فرض ہوگا تب معلوم



کری کہ نیت کرنی واجب ہے اور صبح سے لیکر غروب قناب تک کھانا پینا اور جماع کرا حرام ہے اور بیس  
 دینار رکعتا ہی تہ زکوٰۃ کا علم فرض نہ ہوگا لیکن جب ایک سال و س سال پر گزری یہ جاننا فرض ہوگا کہ  
 اسکی زکوٰۃ کس قدر ہے اور کدو بچہ اور اسکی شریطین کیا ہیں انتہی یہ جو لکھا ہے امام محمد غزالی رحمہ اللہ  
 تعالیٰ فی کہ جسکی پاس تیس دینار ہو اور سپر زکوٰۃ او سوقت فرض ہوگی کہ ایک سال او سپر گزری یہ صواب ہوگا  
 اور نصاب چاندی کا دو سو درم ہے کہ جسکی پون تولہ اور چہ شہ چاندی ہوتی ہی اسطرح جسکی  
 پاس پون تولہ چہ شہ چاندی پر ایک سال گزری تو او سپر زکوٰۃ فرض ہوگی اور باقی تفصیل اسکی اس  
 رسالہ میں بسبب اختصار کے نہیں لکھی گئی اور کتب فقہی دریافت کرنا چاہی ہی اور جم کا علم جب تک  
 جم کو نہ نکلی فرض نہ ہوگا کیونکہ جم کا وقت ساری عمر ہی ایسا ہی ہر کام جو درپیش ہو او سوقت او سکا  
 علم فرض ہوتا ہے مثلاً جب کھجور کا گریگا او سوقت علم او سکا واجب ہوگا کہ عورت کا حق مرد پر کیا ہے  
 او حیض کی حالت میں جماع کرنا درست نہیں او حیض کی بعد غسل کتنی تک درست نہیں اسطرح  
 جو بات اسن سے علاقہ رکھتی ہو مثلاً اگر ایک پیشہ کرتا ہے تو اسن پیشہ کا علم او سپر واجب ہوگا  
 اگر سوداگر ہو تو سود کی مسئلہ اور بیع کی شریطین معلوم کری تا بیع فاسد سے بچی ہو او اعلیٰ حضرت  
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوکان دارون کو درمی مار کی علم سیکھنے کے واسطے بھیجتے تھے اور فراتے تھے کہ جو  
 ٹوٹی پیم کی حکام نجافی او سکی تجارت درست نہیں کیونکہ سوداگر حرام کا مال کھا و گیا حال انکو اسکے  
 نہیں اسطرح ہر ایک پیشہ کا علم ہو کر رہا ہے حتیٰ کہ اگر حجام ہی تو یہ بات معلوم کری کہ اذن کی بدن  
 سی کونسی چیز قطع کر سکتی ہیں اور کونسا دانت او کھیر سکتی ہیں او زرخمون میں کتنی دوا کے  
 استعمال کری علیٰ ہذا القیاس اور بی علوم ہر ایک کے حال سے مختلف ہو و نیکی چنانچہ بار پھر فروش  
 چجام کی پیشہ کا علم کھانا و چوب اور بازار حجام کا علم واجب ہوگا یہ مثال علم اور کام کرنی کی ہیں لیکن وہ ہر ایک کے  
 حال سے مختلف ہوگا اگر کوئی اطلس دیا پہنتا ہی یا ایسی جگہ ہوتا ہی کہ جہاں شراب پیتی

یا سور کا گوشت کھاتی ہیں یا ایسی جگہ میں رہتا ہی جو غضب کی تو یا حرام مال اپنی پاس کہتا ہی  
 علما پر واجب ہی کہ اسکو اسبات کا علم سکھاویں اور کہیں کہ اسکی حرمت کا سبب یہ ہے  
 تا وہ اس چیز سے باز آوی اگر ایک مکان میں کئی عورتوں کی ساتھ ٹھونہی رہنا پڑا تو اسپر واجب  
 ہی کہ محرم نامحرم میں تمیز کریں تو سمجھی کہ کس کو دیکھنا روا ہی اور کس کو روا نہیں یہ بات بھی ہر  
 کی حال ہی مختلف ہو گی کیونکہ جو شخص ایک کام میں لگا ہوا ہو اور پیر واجب نہیں کہ دوسری کی کام  
 کا علم سیکھی مثلاً عورتوں پر واجب نہیں اسبات کا جانا کہ حیض کی حالت میں طلاق دنیا  
 درست نہیں بلکہ طلاق دینی والی پر اسکا جانا واجب ہی پر وہ علم جو دل سے علاقہ کرتا ہی  
 اسکی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہی جو دل کی احوال سے تعلق رکھی دوسرا یہ کہ اعتقاد  
 سے تعلق رکھی جو احوال سے علاقہ کرتا ہی یہ ہی کہ آدمی پر واجب ہی اسبات کا جانا کہ  
 کپٹ اور حسد اور کبر اور بدگمانی وغیرہ حرام ہی یہ اور مانند انکی جاننا سب پر فرض عین کا  
 کیونکہ کوئی آدمی ان صفتوں سے خالی نہیں تو انکا علم اور انکی علاج کا علم واجب ہو گا  
 کہ یہ بیماری عالم گیر ہے اسکا علاج بغیر علم کی نہوسکیگا لیکن بیع اور سلم اور اجارہ اور ہین  
 وغیرہ کا علم جو فقہ میں مذکور ہی فرض کفایہ ہی فرض عین اوسی پر ہو گا جو یہ معاملات کرتا ہی  
 اور اکثر لوگ اس سے خالی نہیں رہ سکتی ہیں لیکن دوسری قسم جو اعتقادی تعلق رکھتی  
 ہے جیسا کہ اعتقاد میں اوسی کچھ شک ظاہر ہو تو اسکی کدول سے نکالنا اوسپر واجب ہی وہ شک  
 ایسی اعتقاد میں سے جو فی الاصل واجب ہو اور ایسی اعتقاد میں شک کہتا ہی جیسے شک  
 رکھنا درست نہیں پس ان باتوں سے معلوم ہو کہ علم کا طلب کرنا مسلمانوں  
 پر فرض ہی کہ کوئی مسلمان کسی ایک علم سے متغنی نہیں پر علم ایک جنس کا نہیں اور ہر ایک  
 باب میں ایک سان نہیں بلکہ احوال و اوقات سے مختلف ہو گا پر کوئی شخص علم کی کسی

ایک طور سے خالی ہونگا اسی واسطے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی ایسا مسلمان  
 ہونگا جسے طلب علم کے فرض نہ ہو یعنی طلب ایسی علم کی جسکی عمل کا وہ محتاج ہو **فصل**  
 جب معلوم ہو چکا کہ کسی پر وہ علم سیکھنا واجب ہے جسکا معاملہ وہ کرتا ہے اس کے ظاہر ہوگا  
 کہ ان پڑھ ہمیشہ خطر میں ہے کیونکہ جب ایک کام اسکی درپیش ہوگا اور وہ نادانی سی کہ پڑھ سیکھنا  
 نہیں کہ میں خطر ہے جب اسکی حاجت بیشتر کہتا ہے تو نادانی کا عذر پیش نہ کرے بلکہ کوئی شخص  
 حیض کی حالت میں یا اسکی بعد غسل کی آگے اپنی عورت سے جماع کرے اور کہی کہ مجھے اس عورت سے  
 خبر تھی اسکا عذر قبول نہیں اور اگر کوئی عورت صبح کی آگے حیض سے پاک ہووی اور مؤخر عشاء  
 کی نماز قضا نہیں کی کیونکہ مسئلہ نہیں جانتی یا ایک مرد نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں  
 طلاق دیا اور مسئلہ نہیں جانتا کہ فعل حرام ہی تو انکا عذر بھی قبول نہ ہوگا اسکو کھینگی کہ ہمیں  
 کہتا تھا کہ طلب علم فرض ہی کیونکہ تو نے اسکو چھوڑا اور حرام میں گر اگر ایک کام جو باندھ رہا ہو  
 اسکا واقع ہونا یقینی نہ ہو اور اسکو نہیں سیکھا تو معذور ہو سکتا ہے **فصل** جب توفی سمجھا  
 کہ ان پڑھ ہمیشہ اس خطر میں ہی اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کی حقین کو تھی کام تحصیل علم سے بہتر نہیں  
 اور ہر ایک پیشہ جو اختیار کرتا ہے طلب نیکی واسطے اپنی اور علم اکثر لوگوں کو دوسرے پیشوں سے زیادہ  
 نفع دیتا ہے کیونکہ علم سیکھنے والا چار حالتوں میں خالی ہونگا ایک یہ کہ دنیا کا مال بقدر کفایت میراث  
 سے یا اور کوئی طرحی پایا ہی تو علم اسکی مال کا نگہبانی کا سبب اور دنیا میں عزت کا باعث اور آخرت میں  
 سعادت کا۔ جب ہوگا دوسرے حالت یہ کہ ایک شخص ہی جسی کفایت کر نیوالی روزی نہیں پر فراغت  
 اختیار کی ہی اور مسلمان میں درویشی کا درجہ جانتا ہے کہ درویش تو نگرون سے یا بیخ سوبرس آگے  
 جنت میں جاوے گی علم ایسی کی باب میں رست دنیا اور سعادت آخرت کا سبب ہوگا تھیں پڑھیں  
 ہی جو جانتا ہے کہ جب علم سیکھے اسکی عزتی ہو خدا ان کو بیت المال مسلمانوں کی ہاتھ سے



پہنچے گی طلب حرام کی بادشاہ سی کچھ ہسک مانگنی کی کچھ حاجت نہوگی پس ان تینوں کی باب میں  
 طلب علم دین و دنیا کی سب کاموں سی بہتر ہے چوتھا شخص ہی کہ معاش نہ رکھتا ہو اور علم نہ لی و کما  
 مطلب طلب نہی اسی اور زمانہ ایسا ہی کہ طلب معاش بغیر بادشاہ کی روزینہ کی جو وجہ حرام نا طلب سی  
 ہونہیں کر سکتا یا لوگوں سی بغیر یا اور لذت کی طلب نہیں کر سکتا ایسی کی حق میں اور ہر ایک کی لپی  
 جو طلب علم سی اسکا مقصد مال و جاہ ہو اولی یہ ہے کہ اس علم سی جو فرض عین ہو فراغت پانی کی بعد  
 کسب کی طرف مشغول ہو و کینو کہ ایسا شخص بہت علم سیکھیکا تو شیاطین اس میں ہی ایک شیطان  
 ہوگا بہت لوگ اس سی بگڑ جاوین گی جب کوئی جاہل اوسی دیکھیکا کہ مال حرام لیتا ہی اور  
 طلب دنیا کی وسطی سب جیلی کرتا ہی اسی پیروی کر گانا دان سب لوگ اس کے بگڑ جاوین گے  
 پس ایسی علما و جہاد کم ہوں اوتنی ہی بہتر ہے تو ایسی کی حق میں اولی یہ ہے کہ دنیا کو دنیائی  
 کاموں کی وسیلی سی طلب کری نہ دینی امور سی اگر کوئی کہی کہ علم ایسی آدمی کو دنیا کی راہ سی  
 کر گیا جیسا بعضی لوگ کہتی ہیں تَعَلَّمْنَا الْعِلْمَ لِغَيْرِ اللَّهِ فَآخِ الْعِلْمُ  
 اَنْ تَكُونَ اِلَّا لِلَّهِ یعنی ہنی خدا کی واسطی علم نہیں سیکھا پر علم خود بخود خدا کی  
 راہ کی طرف لی گیا اسکا جواب یہ ہے کہ وہ علم جو اون کو خدا کی راہ لی گیا کتاب و سنت اور اسرار آخرت  
 اور حقائق شریعت کا علم تھا اور اسکی اعتقاد ان کی باطن میں تھی کہ دنیا کی حرص سی بیزاری تھی اور بزرگان  
 دین کو دیکھتی تھی کہ وہی دنیا سی پر غیر کرتی تھی اور انہیں اونکی پیروی کی ازوتی جب علم ایسا اور زمانہ ایسا  
 ہو تو امید ہی کہ فی علم کی صفت سی موصوف ہوں اور علم انکا تابع نہووی لیکن یہی علوم جو اس دور میں  
 پڑھتی ہیں جیسا فلسفہ اور علم کلام اور قضی اور وہی تباہی باتیں اور علما جو اس زمانہ میں ہیں  
 جنہوں نے اپنی علوم کو دنیا کا واسطہ بنایا اونکی صحبت اور اولی علم سیکھنا آدمی کو دنیا کی راہ سی نہ  
 پہراوی و لیس خبر کا لعل عائنۃ یعنی دیکھنی اور سننی میں بڑا فرق ہی تو غور سی دیکھ کہ یہ لوگ

دنیا کی علامتیں یا آخرت کی اور انکا احوال دیکھنی سے خدایق کا نفع ہی یا نقصان پر اگر  
 کہیں ایسا شخص ہی جو سستی ہو اور علمای سلف کا طریق اختیار کیا ہے اور ایسا علم سکھاتا ہی  
 جسمین دنیا کی قریب ہی ڈرنا بیان ہو ایسی علم کی صحبت اور ملاقات سبکو نفع دیکھی تو ساتھ  
 علم سیکھنی کی پہنچی اور جو ایسا علم سیکھی کہ نفع دینی والا ہو تو یہ سب کاموں ہی بہتر ہی اور نافع  
 علم وہ ہی جس سے دنیا کی حقارت اور آخرت کی بزرگی معلوم ہو اور طاقت ایسوں کی جو دنیا کی  
 طرف متوجہ ہو کی آخرت سے روگردان ہو ہی ہیں آشکار ہو دینی کچھ اور حرص و حرب دنیا کی  
 برائی سمجھی اور اسکا علاج معلوم کری یہ علم ایسی کو جو حرص دنیا کی رکتا ہو پانی اور دوا کا حکم رکتا ہی جو سیاسی اور  
 لہجی اور ایسا آدمی جب منطق اور حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کی طرف مشغول ہو اس پکار کی مانند ہو گا  
 جو ایک چیز کہانی یا جس سے اسکی بیماری بڑھ گئی کہ تو کہ اکثر یہ علوم حد اور ریا اور فخر اور عداوت  
 اور عنوت اور مکر اور حرب جاہ کا تخم نل میں پوتی ہیں جسنا زیادہ پڑیگا اسکی بیخ دلمین  
 محکم تر ہو گی اور جب صحبت کریگا ایسوں سے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہوں ایسا ہو جاتا ہے  
 کہ اس سے توبہ کرنا دشوار ہو یہ جو امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فی بیان صرف و نحو اور  
 علم کلام کا بیان کیا ہے تو یہ مجمل بیان کیا ہی اور مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہلوی جو مولانا  
 مولانا شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی کی تہی لکھنؤن فی اپنی کتاب مائتہ المسائل میں مفصل  
 بیان کیا ہی اور طرزاؤن کی لکھنی کا یہ ہی کہ اول سوال لکھتی ہیں اور پھر اسکا جواب دیتی ہیں  
 عبارت کتاب مذکور کی یہ ہی سوال پڑھنا علم صرف و نحو کا بدعت حسنہ ہی یا سیئہ  
 جواب وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی ہیں پس نزدیک انکی پڑھنا علم صرف و نحو کا  
 بدعت حسنہ ہی گما قال ابن حجر فی فتح المبین البدعة منقسمة الى احکام الخمسة لا تحکم  
 اذا عرضت علی القواعد الشرعیة لم تخل عن واحد من تلك الاحکام فمن البدع

الواجبة على الكفاية لا اشتغال بالعلوم العربية الواجبة المتوقف عليها فهم  
 الكتاب كالتحقيق والصرف والمعاني والبيان واللغة الخ <sup>جیسی کہ کہا ابن حجر رحمہ اللہ</sup>  
 بیچ قسم المبین کہ بحث منقسم ہے پانچ احکام کی طرف اسلی کہ بصورت کہ پیش کیا ویک ہی بحث  
 او پر قواعد شرعیہ کی تو نہیں خالی ہوگی ان احکام سی پس بعضی بدعتوں واجب علی الکفاہیہ سی مشغول  
 ہونا ہے ساتھ علوم عربیہ واجبہ کی کہ موقوف ہی او پر او کی سمجھنا کلام الہی کا مانند صرف اور خواہر  
 معانی اور بیان اور لغت کی انتہی اور وہ لوگ کہ قائل تقسیم بدعت کی نہیں ہیں پس ہر ایک  
 او کی مشغول ہونا ساتھ ان علوم کی قسم سنت سی ہی موافق قرآنی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ  
 عنہما کے کما قال فی القسطانی شرح البخاری فی بیان حال ابی الاسود حاتم بن عمر بن  
 صفیان الذہلی وهو اول من تکلم فی النحو بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اتفق  
 فی البضاوی قال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیکم بدیوانکم لا تضلوا قالوا وما  
 دیواننا قال شعر الجاہلیۃ فان فیہ تفسیر کتابکم ومعانی کلامکم انہی فی اللہ  
 المنثور عن ابی بکر محمد بن القاسم البخاری فی کتاب الوقف والابتداء عن ابی عساکر  
 فی تاریخہ عن ابی ملیکۃ قال اصرعکم ابی الخطاب ان لا یفہم الناس الا عالم باللغۃ  
 واهل الاسود بوضع النحو جیسی کہ کہ قسطانی فی شرح بخاری میں سیچ بیان حال ابی الاسود  
 حاتم بن عمر بن صفیان ذہلی کی کہ یہ اول شخص کا ہی کہ کلام کیا بیچ نحو کی ابو حضرت علی رضی اللہ  
 عنہما سے تھا ان سے کی انتہی اور بیچ تفسیر بضاوی کی ہی کہ فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہ لازم کہ پڑھو  
 ابی وبران آخر کو تاکہ نہ بہکدو عرض کیا آدمیون فی انہ کیا ہیں دیوان ہمارا کیا کہ شعر جاہلیت کا اسوا  
 ابی انہم فی تفسیر کتاب ہمارے کی اور معانی کلام ہمارے کی انتہی اور در ثور میں روایت ہے  
 ابی بکر محمد بن القاسم البخاری فی کتاب الوقف والابتداء میں اور ابی عساکر کی تاریخ اور ابی



ملکہ سی کہ حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فی کہ نہ پڑاوی آدمیوں کو کوا عالم لغت اور حکم کیا اسود کو ساتھ بیانی علم  
نحو کی اور شاید امام محمد غزالی صاحب کی یہاں یہ مراد ہووی کہ جو کوئی شخص صرف اور نحو پڑھی اور اوسین  
ایں مشغول ہوو کہ جو علم اور پر فرض اور واجب اور سنت موکدہ اون کو نہ پڑھے اور صرف نحو میں مشغول نہ  
جو کوئی اس طرح ہی صرف اور نحو کی پڑھنی میں مشغول ہوو اوسکی مذمت ہوو اہل علم کلام بدعتِ سنہ ہی یا  
جواب علم کلام کہ عبارت ہی پہچانی عقائد توحید اور رسالت اور معاد وغیرہ کی ساتھ بیان کرنی  
اون دلیلون کی کہ نحو ہی کتاب اور سنہ پس یہ علم کلام ساتھ اس اعتبار کے بدعت نہیں ہی اور وہ علم  
کلام کہ متاخرین ساتھ ملائی فلسفیات کی بیان کرین چوچ کرنا اوس علم کا ساتھ اس اعتبار کی برابر ہے  
جیسی کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فی فقہ اکبری شرح میں لکھا ہی عبارت اوسکی یہی ہے ثُمَّ لَمَّا قُفِلَتْ  
الْفَلَسَفَةُ إِلَى الْعَرَبِيَّةِ وَخَاضَ فِيهَا الطَّبَقَةُ الْأَسْلَامِيَّةُ وَحَاوَلُوا الرَّدَّ عَلَى الْفَلَسَفَةِ وَالْحُكْمُ  
الطَّبِيعِيَّةِ فِي مَا خَالَفُوا فِيهَا الشَّرِيعَةَ الْحَنِيفِيَّةَ فَخَلَطُوا بِلُغَةِ الْكَلَامِ كَثِيرًا مِنَ الْفَلَسَفَةِ  
فِي مَقَامِ الْمَرَامِ لِحَقِّقُوا مَقَاصِدَهَا فَيَكُونُوا مِنْ أَنْطِلَافِهَا وَرَدَّهَا وَهَلُمَّ جَرًّا إِلَى أَنْتِ  
فِيهِ مَعْظَمُ أُمُورِ الطَّبِيعِيَّاتِ وَالْإِلَهِيَّاتِ وَالرِّيَاضِيَّاتِ حَتَّى كَادَ لَا يُمَيِّزُ عَنِ الْفَلَسَفَةِ  
لَوْلَا ائْتِمَالُهُ عَلَى السَّمْعِيَّاتِ فَصَارَ بِهَذَا الْإِعْتِبَارِ مَذْمُومًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ بِالْكِتَابِ الْفَلَسَفَةِ  
الَّذِينَ يَكْتَفِي بِهَا فِي أَهْلِ الدِّينِ مِنَ التَّعْلِيلَاتِ وَالْعُقُلِيَّاتِ انْفَقَى مَرْجِعُهُ بِسَبْقِ حَقِّقِ كُنْشِ  
کیا گیا علم فلسفہ طرف علوم عربیہ کی اور خوض کی بیج اوسکی طبقہ اسلامیہ فی اور مقصد کیا رد کا اور فلسفہ اور حکماء  
طبعین کی بیج اون امور کے کہ مخالفت کی شریعت پاکیزہ کی پس ملایا اونہون فی ساتھ علم کلام کی اکثر  
فلسفہ میں سی بیج مقام معصود کی تاکہ تحقیق کرین مقصد دن اوسکی سیکے پر قدرت پابین باطل کرنی  
اور رد کرنی اوسکی کے اور آگے پڑھی یہاں تک کہ داخل کی اونہون فی بڑی بڑی فن طبعیات اور الہیات  
اور ریاضیات کی یہاں تک کہ قریب ہو کہ جدا نہو فلسفیات سی اگر نہو اشمال اوسکا اور بحار کے

پس ہوا یہ علم کلام ساتھ اس اعتبار کی مذمت کیا گیا نزدیک عالموں کتاب اور سنت کی گرفتاری  
کیجاتی ہی ساتھ ان دونوں کی سچ مریدین کی تعلیمات و عقلیات سی انتہی فلسفہ علوم حکمیہ  
کو کہتی ہیں اور طبیعات اور آبیات اور ریاضیات فن اور قسام و سکی سنی اور وہ چار و حدین  
مستحق شریف کے شرح منطاب الحق کی کہ جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہی یہہ ہیں  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّتِ الشَّهَوَاتُ  
بِالشَّهَوَاتِ وَحُبَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَا عِنْدَ مُسْلِمٍ حَقَّتْ بَدَلُ  
حُبَّتِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثمانی  
کئی ہی آگ و دوزخ کی ساتھ شہوتوں اور لذتوں کی اور ڈانگی کئی ہی جنت ساتھ سختیوں اور  
مشقتوں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے مکرز دیک مسلم کی لفظ حَقَّتْ کا ہی معنی کہیری جانی  
کی بدلی حجت کی و یعنی جب سچ مداومت کرنے کی طاعات و عبادات پر اور سچ صبر کرنی کی  
شہوات اور لذتوں ہی سختی دیکھیں اور مشقت کہیں بہشت کو پہنچیں گے اسلی کہ جو چیز کہ پردہ میں ہو  
جب پردہ کپ پہنچیں اور او سکودر میان ہی اوٹھاویں وہ ظاہر ہوگی پس چونکہ بہشت سچ  
پردہ مشقتوں کی ہے اول مشقتوں کو پہنچیں اور اون میں در آویں اور او کو کرین پس انھی گز  
کر بہشت کو پہنچیں گی اور اسی طرح شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہیں جب شہوات کو  
پہنچیں اور او کی مرکب ہوں دوزخ کو پہنچیں گی اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہیں مانند  
شراب و زنا اور غیبت اور مانند انکی کی و الا مرکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دوزخ کی آگ کا  
اور نام دخول بہشت کا نہیں ہی مگر البتہ مقام قرب و ولایت سی دور ڈالتا ہی اور اسی جگہ سے  
معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کو کہیں یعنی علم پردہ ہے در میان خدا اور بندہ کی  
جب علم کو پہنچیں اور او میں معرفت خدا کو پہنچیں گے فافہم وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ اِذَا رَاَیْتَ اللہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحِطُّی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلَیْہَا صَبْرٌ  
 مَا یُحِبُّ وَفَاغًا هُوَ سَیِّدٌ رَاجِحٌ ثُمَّ مَلَکَ رُسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَلَمَّا دَسَّوْا  
 مَا ذَکَرُوا بِہِ فَتَحْنَا عَلَیْہُمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرَحُوا بِمَا اُوْتُوا اخَذْنَا مِنْہُمْ  
 بَعْتَةً فَاِذَا اَھُمُّ مُبْدِسُونَ ۝ رَوَاهُ اَحْمَدُ ۝ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اوسنی نقل کی ہے  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کہ فرمایا حقوت کہ تو اللہ تعالیٰ کو کہ دنیا ہی بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنی اوسکی کہ وہ  
 کہ دوست رکھتا ہے یعنی باب بنائیں اوسکی نہیں کہ وہ دینا استدراج ہی پر پڑے یہ آنحضرت صَلَّی اللہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یعنی بطریق تشہاد کی یہ آیت کہ سچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جب کہ  
 بھول گئی کا فراو چیز کو کہ نصیحت کی گئی تھی رہتا اوسکی نعمی ہند سجانہ کا یا ترک کیا اور ہون  
 فی امر وہی اوسکی کو کہ بولی ہمیں اون پر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتوں کی بیان تک نجش  
 ہوی ساتھ اوسن چیز کی دلی گیری یعنی مال ورجاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیرہ کہ  
 اور نعمتیں پکڑا ہمیں اونکو کیا یک پس ناگہان ہما امیدا و متحیر تھی نقل کی احمد فی ف استدراج لغت  
 میں پایہ پایہ لیجا نا ہی یعنی سید ہی کی ایک پایہ پر پڑنا پر اور پر اور استدراج حقتعالیٰ کا بندہ کہ  
 ہی کہ جب گناہ کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہرہ دی اور مہلت دی اوسکو تانبہ  
 گمان لیجاوی کہ یہ بطف ہی پروردگار کی طرف سے میر حق میں پس توبہ و تنفخا گناہ ہی کری  
 اور مغرور ہونا گمان اوسکو گرفتار کری عذاب میں پس یا پایہ پایہ اوسکو لیجا تانبہ عذاب کی رح  
 وَعَنْ اَبِيْ اِمَامَةَ رَضِيَ اَنْ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ ثَوْبِيَّ وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رُسُولُ اللہِ  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَیِّنَا قَالَ ثُمَّ ثَوْبِيَّ اَخْرَفْتَرَّكَ دِیْنَارِیْنِ فَقَالَ رُسُولُ اللہِ صَلَّی  
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کَیِّنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ ۝ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ ۝ اور روایت ہے ابی  
 امامہ رضی کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چہرہ ایک نیا پس فرمایا رسول خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فی



کہ یہ دنیا ایک دافع ہی یعنی اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر کہا! ابوامامہ نے بہر مگر کیا اور ایک شخص  
 اصحاب صفہ میں سے پس چوڑی دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ دو دینار دو غنم  
 بین نقل کی بیچ لہجہ محمدی اور یحییٰ بنی شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غریب صحابہ سی کہ  
 صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد شریف سی کہ سایہ دار تھی ساتھ جہت کی  
 اور اصل اوسکی مسجد تھی کہ بوقت میں کہ قبۃ بیت المقدس تہا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی  
 تو اوس جگہ کو اوس حال پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار ستر اسی تن کی اور کبھی کم  
 بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور اؤ کی لمبی نہ مکان تہا اور نہ مال تہا اور نہ اولاد مقام نہ ہو  
 تنگن میں بیٹھی تھی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثوں رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے میں مشغول ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتی تھی اور اؤ کو اذیاء لہ تھی  
 اغنیاء صحابہ خدمت اؤ کی کرتی تھی اور قوت پہنچانی تھی اور اپنی گھروں میں بطریق مہمانی  
 کے کھجاتی اور کتنی ہی ایک حضرت کی عنایت کہ مخصوص تھی کہ حضرت کے گھر سی طعام کھاتی تھی اور  
 اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کی بیچ کثرت طعام کی ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سب کو کھاتا  
 کرتا تھا اور آنحضرت حکم کئی گئی تھی اؤ کی ساتھ بیٹھنی کا پس پاں را اؤ کو اپنی حضور شریف میں مشرف  
 کرتی تھی اور فرماتی کہ میں تم میں سے ہوں اور شہادت دیتی اؤ کو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہو  
 اور میرے ساتھ بہشت کو جاؤ گی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے تھی دلائل خوش باش کان  
 محبوب جائزاء بدر و نشان مسکینان سری ہست و اور اسناد اور انساب طائفہ صوفیہ کے  
 اسطریق میں ساتھ ان کی ہی اگرچہ اشتقاق لفظ صوفیہ میں ساتھ صفہ کی تکلف ہی لیکن معنی  
 میں موافق ہی صوفی اللہ عنہم جمع ہیں اور حضرت نے جو دنیا رو کی چوڑی بیرو عید فرمایا حقیقت اوسکی  
 یہی ہے کہ اگرچہ بیچ جمع کرنے اور نگاہ رکھنی ایک دنیا اور دو دنیا کی واسطی وقت حاجت کے

شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر کچھ رکھی جائے تو اس حق زکوٰۃ کی تو مسموع نہیں مسموع وہ گناہ ہی کہ اس پر  
 سی حق زکوٰۃ ادا کرے و لیکن نشان اہل زہر اور مار کاں دنیا کی کہ کچھ چوڑا اور سب سی چشم پوشیدہ کر کر  
 اور صحبت فقر کی اختیار کر کر دروازہ توکل اور فقر پر بیٹھیں ہیں اور بھی سی گویا ہر تہ دیدار و توجہ اور چوٹی  
 دھوی فقر اور تجربہ کے ہی چنانچہ راوی فی کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور کہا کہ ایک مرد اصحاب  
 سی مرا یعنی اصحاب صفہ سی تھا کہ نام زہد نام فقر و زہد کے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنا اور دھوی  
 حال و کی کا کرنا سنانی جمع کرنی درم اور دنیا بر کی ہی اگر چہ اور وں پر کار تسان ہی ح او تو ضح  
 مقصد کی اہتمام میں یہ ہے کہ وہ دونوں تہی ساتھ اون فقر کی کہ لوگ بقدر کرتی تہی لوہر  
 بنا بر نہایت حاجت وفاقہ انگلی کے سپہ نمبر اسلین کی تہی یا تو از روی حال کی یا حال کی اور حال  
 ہی نہیں کسی کو یہ کہ سوال کری احوال میں کہ اس کی پاس ہو قوت ایک دن کا چسلی و قلم ہوا  
 کہانا اور کا با وجود ہونے دینار کے پاس اون کی اور اسی طرح جو شخص کٹا ہر کری اپنی تہی بصورت  
 فقر کی کہ پنی کٹری پرانی یا بناوی وضع شیانچین کی اور اس کی پاس کچھ ہو قسم نقد سی یا وہ چیز کہ قائم  
 مقام ہو نقد کے اور لہوی اوس چیز سی کہ لوگوں کی ہمتہ میں ہی اور کہاوی تو وہ سرم ہی اوپر  
 اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کری اپنی تہی عالم یا صالح یا شریف اور نفوس الامر میں مطابق واقع کی  
 اور دیا جاوی بسبب علم اس کی کی یا شرافت اس کی کی پس حرام ہوگا اوپر اور منقول ہی کہ شیخ  
 ابواسحق گا ذرونی فی دیکھا ایک جماعت کو فقر ہی کہ کہاتی ہیں طعام سی کہ موضوع تھا واسطی مستحق  
 کی پس کہا اسی کہانیو الو حرام کے پس باز رہی وہ کہانی سی پس کہانی شیخ فی کہ جسکی نہو کچھ دنیا سی  
 کہاوی وہ والا نہ کہاوی پس کہایا بعضون فی اور باز رہی یعنی پس گھا سبحان اللہ ایک  
 کہانا حرام ہی واسطی ایک قوم کے اور حلال ہی واسطی اور وں کی پس چاہی کہ ڈرائی جاوی  
 اہل حرمین شیر عین اعز ہما اللہ فی الدارین اس سی کہ کہاوی کوئی اون میں سی اس میں

کہ وہ غنی تشریحی مواد و قیاس میں سی کہ موضوع ہی وسطی فقر کی اور اس طرح جو شخص کر رہو  
 حجرون میں کہ وقف کی گئی ہوں مساکین کی لی پس تحقیق تصریح کی ابن عمامہ نے ساتھ  
 کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رموی خانقاہوں کی حجرون میں اور نہ اعتبار کری کوئی جائزہ اس  
 روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی کہ اوقاف حرمین کی عام ہن وسطی فقیر و غنی کی پس بر تقدیر صحت  
 اس کی کہ صحیح ہی وقف ہماری نزدیک اخیس پر حیکہ ہوں وہ غیر مخصوص و غنہ  
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كُنَ فَيْتُكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ  
 الدُّنْيَا خَفِظْ أَمَانَةً وَصِدْقَ حَدِيثٍ وَحَسَنَ خَلِيقَةٍ وَعِفَّةٍ فِي طَعْمَةٍ  
 دَوَاءٌ لِكُلِّ دَلِيْقَةٍ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی وسی عبد بن عمر سی کہ تھو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاوین شجرہ میں ای مخاطب  
 پس نہیں ہی خوف تجر اور ضرر نہیں ہی تجکوفوت ہونی اور نہ ہونی دنیا کی سی اول حفاظت  
 کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندوں کی اور حقوق نفس کی اور  
 دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی میں یعنی پرہیزگاری عام  
 سی اور اکتھا کری مقدار حاجت پر اور بہت کھاوی نقل کی یہ حمدنی اور بہت فی شعب یا  
 میں ف ضرر نہیں انہ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہونیں اور نفس نے  
 سبب اسکی کمال پایا اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا  
 بہم پہنچا فوت ہونی نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اسکی سی کیا غم ہی بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل  
 اور وحشت کا خانہ جمہیت اور حضور میں اور کثافت اور ظلمت اور پر جمال لطافت و نور کی پیدا  
 ہوا ہی ہم اور چوتھی شجرہ کی شرح یہی ہے کہ جو بدن در بخودی خود را بیاب و زود تر و  
 اعلم بالصواب قولہ کہ بدن در بخودی کوشش کہ بر بخودی کی یہ اشارہ ہی اسکی طرف کہ موثلاً



قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا یعنی مرحاؤ پہلی مرجانی سی آورد دوسری وجہ یہی کہ کتاب صراطِ استقیم میں  
 لکھا ہے کہ آسان طریقہ نفی اپنی اور سب عالم کے کر نیکا یہی ہے کہ اس طرح خیال کری کہ چھ سینہ کے  
 یا پیٹ اپنی کی خلا خیال کری ساتھ مانند اسکی جیسی کہ ایک گولہ تو کل ایک طرف سی دوسری طرف  
 مغل گیا مقام بدن کی تئیں خالی کر دیا یعنی بچپن سورخ ہو گیا اسکی بدن میں پیراوسی  
 سوراخو آہستہ آہستہ فراختر اور کثادہ تر کری تاکہ ساتھ انجام کے پہنچی یعنی اوس سورخ کو  
 اپنی خیال میں بڑا تاج لٹا دی یہاں تک کہ وہ سورخ چڑا ہوتی ہوتی سب اوسکا بدن خالی  
 ہو جائی تاکہ نفی تمام بدن اوسکی کی ہو جاوی جو اوسکو کوئی جگہ سخت معلوم ہو وی کہ اوسکی نفی نہ ہو سکتی  
 ہو توان دونوں کلموں کو پڑھے لَا مَوْجُودَ إِلَّا اللَّهُ لَا فَاعِلَ إِلَّا اللَّهُ یعنی نہیں ہی کوئی موجود  
 سوا اللہ کے اور نہیں ہی کوئی کر نیوالا سوا خدا کی مہنی ان دونوں کلموں کی سمجھ کی ساتھ قوت  
 خیال کے اور اوس جگہ کے ضرب کری انشاء اللہ تعالیٰ یہ شغل وسطی نفی اوس جگہ کی کافی ہوگا  
 اور سخت زیادہ نفی کر نیکی یعنی اپنی جان کی یہ صورت ہی کہ ایک خیر غیبی معنوی کہ عبارت فنا سی  
 ہے عالم غیب سی متوجہ اور اوسکی ہو وی ایکبار کی حسب اوسکی کے تئیں لاشی اور نابود کر دیا  
 مثل سنگ سخت کی کہ اوپر مگر ٹھیکری ٹھیکری سست کی پہنچی پاش پاش کر کے لاشی اور نابود کر دیا ہے  
 اب اسی جگہ یوں سمجھا جا ہی کہ اس آدمی کی کرنے سی اور جانتی سی اس آدمی کی جان کی نفی  
 اور عالم کے نفی نہیں ہوتی ہی مگر اس طرح یوں خیال کیا کرتے ہیں اور یہ اس طرح مریدوں کو بتایا  
 کرتے ہیں کہ تم یوں کوشش کرو پیر میں کوشش کیا کرتی ہیں پیر خدا کی طرف سی ایکبار  
 کوشش ہوتی ہی وہ اسکی ہستی کو نیست اور نابود کر ڈالتی ہی قول خود را بیا بیا اپنی تئیں یا  
 یعنی اپنی قدر و منزلت کو پا کہ کیا بڑا مرتبہ ہی تیرا اب معلوم کیا جا ہی کہ از روی لغت کی خود  
 معنی کیا ہیں خود کی معنی ہا عجم میں یہ لکھی ہیں خود معنی ذات کہ ضد غیر است چنانکہ گوئید

کہ فلان خود را چنین و چنان می داند یعنی ذات خود را نہ غیر را اور ذات کی معنی غیاث  
اللغات میں یہ لکھی ہیں ذات بمعنی ہستی و حقیقت ہر چیز و نفس ہر شئی اور کتاب صراطِ مستقیم  
میں خوب لکھا ہے کہ بعد نفی النفی دو صورتیں آگئی ہیں پہلی صورت کی تفصیل یہ ہے  
جبکہ نفی اپنی اور تمام عالم کے سچ قابو طالب کی آئی ہے نفی النفی کہ یہ ایسی چیز کے نفی کے ساتھ  
اوسکی نفی وجود اپنی کی اور تمام موجودات کی کرتا تھا اوسکو بھی مستغنی اور نہونا تصور چاہی کیا  
جب کہ نفی النفی یعنی نہ ہونا محض ہی اور علامت اوسکی غفلت محض ہی سچ قوی دراکہ کہ  
یہاں تک کہ اگر سچ اس شغل کی ملازمت کر لگا بدن اوسکا معدوم ہو گیا اور اثر اوس سے  
باقی نہ رہی گا اور مجمل وہ کہ صاحب اس شغل کا اپنی تئیں مصدر ایسی کثرت کا کہ ہم عالم کی ہی گمان  
لیجاتا ہے صورت اوسکی اسطور پر نمودار ہوتی ہی کہ بدن اوسکی کے تئیں فراتے اور چوڑائی  
خیال کی گئی ہوتی ہی اور فراتے اور چوڑائی ساتھ اس مرتبہ کی پہنچتی ہی کہ سچ خیال اوسکی کے  
عالم اجسام ہی کہ اوپر تمام اوسکی عرش مجید ہے گزرنیوالا تمام طرفوں ہی ہوتا ہے اور تمام عالم  
سچ انہی کو دیکھتا ہے افلاک و عناصر و جبال و بحار و اشجار و بحار و حیوان و انسان تمام کی سب  
جسم اپنا جانتا ہے یہ ہو مولا صاحب نی لکھا کہ ۱۔ ہر کون بخودی خود را بیاب  
زودتر و اللہ علم بالصواب یعنی کوشش کر سچ بخودی کی اور اپنی تئیں پا طبع زیادہ اور  
اللہ خوب جانتا ہے تو اس عبارت صراطِ مستقیم کے ہی اس دہی کو معلوم ہوا اور اسنی اپنی  
جان کو پایا کہ بیان تک میری قدر اور منزلت ہی واللہ علم بالصواب بحقیقہ احوال اور سچ اس  
حالت کی آنکھیں پہنزا اوپر کانون افلاک کی اور سیر بعضی مقامات زمین کی کہ دور دراز جگہ  
اوسکی سی ہو وی بطور کشف کی حاصل تا ہی اور وہ کشف اوسکا اگر چاہتا ہی اللہ مطابق واقع  
کے ہوتا ہے لیکن اپنی تئیں فی الواقع کل عالم کا بخانی بلکہ یہ خیال مخالف واقع کی نشانیوں

اس مرتبہ کی سی اعتقاد کرے اور بیچ اس حالت کی ٹیڑھا لکیری کہ رستہ سیدان منزل مقصود کا تہذیب  
 ہر چند رستہ ہی ایسے دور بہت راہ سید ہی سی ہی دوسری صورت میں طریقہ مطلب پانی کا  
 وہ یہ ہے کہ جو پردہ اس پر کہلی اور جو کچھ اسی معلوم ہوگا او سکویہ کہوی کہ یہ خدا نہیں ہے  
 اور او سکلی نفی کری اور جو کچھ کہ او سکلی سامنی آوی اور جو کچھ او سکلی عقل اور فہم اور خیال میں کوئی خدا  
 اور او سکلی نفی کرتا چلا جاو تمام ہوئی عبارتہ صراط المستقیم کی اور فرماتی تھی سرور مشدیری حضرت  
 سید محمد صباغازی رحمۃ اللہ علیہ کہ ہزاروں نورانی پردوں کی بعد او سکوانی دل میں ایسا  
 معلوم ہونی لگتا ہے کہ جیسی ایک شمع جلتی ہی پہر اوشع کی روشنی کم ہوتی جاتی ہی یہ جتنی او سکلی  
 روشنی کم ہوتی جاتی ہی اتنا ہی یہ بی ہوش ہوتا جاتا ہی جیسی کہ روشنی جاتی رہتی ہی تو یہ  
 بالکل فنا ہو جاتا ہی یہ بیان جو سید محمد صباغازی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا اسکی مناسب حال یہ ہے  
 شیخ سعید صاحب کے ہی بیت این معیان و طلبتین جنت لند پکانر کہ خبر شد خبر بان زیاد  
 مغنیہ بیت کی یہ ہیں یہ دعویٰ کرنیوالی سپہ طلب اسکی کی بی خبر ہیں اوس کسی کی تین کہ خبر ہوئی خبر  
 کے پہرہ آئی جب تک خدا تعالیٰ چاہتا ہے او سکونارستی ہی پہر جب ہوشین ہوتا ہی تب موافق  
 اہل سنت و جماعت کی او سکوا اعتقاد ہوتا ہے اور ساتھ کمال کے اور شریعت کی قائم ہوتا ہی اور اپنی  
 عاجزی اور لا چاری اظہار کرتا ہے او خلق اللہ پر مہربانی کرتا ہے اور ہر آدمی سی موافق شرعی معاملہ  
 کرتا ہے اور قوت حلال کا کہتا ہے اور کبر اور غرور اور ریا اور دنیا کی حرص اور جو غیر شرع باتیں ہیں  
 اوسنی دور ہوتا ہے یہ نشانیاں ہیں فنا کی اور کبھی بول چوک کی جو گناہ اوس ہی ہو جاتا ہے  
 او سپر نہایت ندامت اور شرمندگی خدا کی رو برو او سکوتی ہی اور روتا ہی اور خدا سی معاف  
 کرتا ہے یہ ہے تعریف صوفیہ کی اور جو انکی برخلاف ہوں وہ دنیا کی جادو اور تاریکی والی نہیں  
 اور یہ جو کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہی کہ تمام عالم کو بیچ اپنی دیکھتا ہے افلاک و جنات و جبال



و بجا و اشجار و حیوان و انسان تمام کی تئیں جسم اپنا جانتا ہے تو یہ مبتدیانہ خیال ہی ہے  
 کتاب ہدایت الاعمی کی عبارت ہی معلوم ہو جائے وہ عبارت یہ ہے اگر کوئی پیچہ علم اور حالات  
 باطنی کی کہ سلوک ہی بقدر حال کی پیچہ توحید کی اسی مبتدی گویہ منہم متوسط گویہ منہم درست  
 منہم ہی گویہ منہم از دست آب جانا چاہی کہ مبتدی باطن طریق کا یہ کہتا ہے جب اوسکی اوپر  
 اول حال آتا ہے تو کہتا ہے ہمہ منہم یعنی سب میں ہوں اور جب حال وسط متوسط یعنی پیچہ کا حال آتا ہے  
 تو کہتا ہے سب وہی ہی اور منہم اس سرتہ کا یہ کہتا ہے سب اسی ہی ہی یعنی سب مخلوق اس  
 پیدا کی ہے اور وہ اپنی ذات کا نرالا ہے اور ہدایۃ الاعمی میں یہ بیت لکھی ہے فرد تو انوشی  
 تو بسی مہد کنی بہ جائی برسی کز تو توئی بر خیزد بہ تو وہ نہیں ہوگا تو را اگر بہت کوشش کریگا تو تو  
 ایسی جگہ پہنچے گا کہ تجھی تیرے توئی اوٹھ جاوے گی یعنی تہہ سے منہم کہنا اوٹھ جاوے گا کہ میں  
 ہوں اور منہم کہ ساتھ کمال وحدانیت کی پہنچتا ہے تو منہم کے تئیں اور اسماؤن کی تئیں اور  
 صفاتوں کی تئیں اور ذات کی تئیں فرق کرنا ہی اور موافق عقائد محمدی ہو جائے و اللہ تعالیٰ  
 اعلم بالصواب اور اسد بہت جانتی والا ہے اتہ راستی اور درستی اب یہاں تئیں باتوں کا  
 جانتا بہت ضروری ہے ایک تو یہ کہ مولانا روم صاحب فی اپنی شہنوی میں مبتدی اور متوسط  
 اور منہم کا حال لکھا ہے تو بعضی نادان یا نادان کی مرید صوبت کہ مبتدی اور متوسط کا حال  
 دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں کہ مولانا روم صاحب بڑی اولیا کامل اور فقیر تھی اور صوبت کہ منہم  
 کا حال دیکھتی ہیں تو کہتی ہیں کہ آخر عالم ہی تو تھی اور دوسرے جو کہ کتاب صراط المستقیم میں لکھا ہے  
 کہ تمام عالم کو پیچہ انجی دیکھتا ہے افلاک و عناصر و جبال و بجا و اشجار و حیوان و انسان تمام  
 کے تئیں جسم اپنا جانتا ہے یہ مبتدی کا حال ہی اور متوسط کا حال سب طول ہونے  
 عبارت کی بیان نہیں لکھا اور اپنی رسالہ وافر الف نافع العجا فاطمہ الشکر و اللہ اعلم بہنہ

بخوبی لکھ دیا ہے کیا سعادت کی سند کی جو چاہی اوہین دیکھ لی اور میری کچھ شرط متبدلی اور  
 اور شتی کا حال کتاب ہدایۃ الاعمال میں لکھا ہے جب کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے تو جو کوئی کتاب مذکور کی  
 عبارت کی مطلب پر در بیان رکھ کر فتویٰ شریف کو پڑھ کر یا پڑھائی کا ثواب اور اللہ تعالیٰ سے  
 طریق کی نہ ہو لنگا اور اللہ علم بالعباد و بقیۃ احوال تمام ہوتی حکایت محدثہ اور شرح جابر شریف کے  
 اب بیان تلوق مسعودی کی عبارت لکھی جاتی ہے کہ امام اعظمؒ کے منصب کی مشہور کتابوں  
 میں سے ہے اوہین لکھا ہے کہ سبب منقلب دینی و دنیا کی کتنے چیزیں ہیں اور وہ عبارت صلوٰۃ  
 کے یہ ہے کہ ہم صلوٰۃ خواجہ امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھتے ہیں کہ سبب منقلب دینی و دنیا کی کتنی چیزیں  
 ہیں صبح کو سونا اور بوقت اوٹھنا اور رات کو بھاڑ و دینی مکان میں اور ساتھ کپڑی کی جھاڑ و دینے  
 اور جھاڑ و دیکر کوڑیو سامنی دروازی کی اکٹھا کرنا اور روٹی کے کٹھون کو خوار رکھنا اور چھکلی ہسن  
 اور سباز کے جلانا سبب ریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہے اَکْرَهَ الْخَبْرَ فَإِنَّهُ  
 بَرَکَةُ السَّمَاءِ وَكَأَرْضٍ یعنی عزت کروٹی کی کہ یہ برکت آسمان اور زمین کی اور جو کوئی روٹی  
 کھائے گری ہوئی اوٹھتا ہے اور لب لباب لکھی کہتا ہے خدا ہی تعالیٰ اسکو عذاب و دوزخ سے آزاد کرے  
 حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ فرمایا ہے مَنْ أَكَلَ مِنْ لَبَنٍ كَسَى كَيْسَ أَزَلَهُ فَصَرَ ابْنَ  
 فِي الْجَنَّةِ یعنی شخص کہ کھادی روٹی کی کٹری گری ہوئی ہوگی اسکی لمبی دو محل خستہ ہوگی و سبب منقلب  
 کی سی ہیں نماز بوقت پڑھنا اور باب کو نام لیکر کاڑنا اور دستار بیٹھ کر باندھنا اور پاچاہہ کٹر لکھ کر  
 پہننا اور جس جگہ کہ طہارت کرتا ہے اسی جگہ پیشاب کرنا اور مونہ کپڑی سی پو جھنا اور حالت  
 جنابت میں کچھ کہتا اور رات کو ننگا اوٹھنا اور دبیز ریشیا جیسا کہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم مَنْ حَلَسَ عَلَى اسْتَقْفَةٍ بَابٍ فَلْيَنْظُرْ لِهَيْئَةِ ابْنِ سَبْعَةٍ أَيَّامٍ یعنی شخص کہ بیٹھی اوپر  
 دبیز دروازہ کی سپر چاہے کئی منظر ہی غم کا سات دن تک سہلہ رات کو ننگا اوٹھنا نچا ہئی

خاص کر بُرہ کی بات کو جیسا کہ سچ و صایا کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول  
 الشقین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **يَا عَلِيُّ اَيَاكَ وَاَنْ تَقُوْهُ لِكِنَّهٗ لَا يُعَاوَاظُنَا  
 عَمَّا نَاَفَاثَتُهٗ لَا يَقُوْهُ اَحَدٌ عَمَّا نَاَلِكُنَا لَا يُعَاوَاظُكَ الشَّيْطٰنُ عَلٰى ظَهْرِهٖ مِنْهُ خُلُقًا  
 وَفَسَادًا لِّلْبَدَنِ** یعنی اے علیؑ بچا تو آپ کو اس سے کہی اور مٹی تو بُرہ کی رات کو ننگا اسو طہی کہ نہیں اڑھتا  
 ہے کوئی بُن کی رات کو ننگا مگر یہ کہ مارتا ہی شیطان اور مٹی پیٹھ پر زخم پس اس سے غل اور  
 بزد کا ہوتا ہے اور غل اس سے دور ہوتی ہی اسطور پر کہ اسدن کوئی بات دینی اور دنیوی سمجھ  
 نہیں سکتا اور یہی سب مفلسی کی سی ہی کھڑا ہو کر مشابکنا یہ سب باتیں ذکر کی گئیں ہیں یہ  
 لاتی ہیں اور چرچہ مسموم میں لکھا ہی اور چار خصلتیں ہیں کہ جو کوئی ان کو نگاہ رکھنی ہرگز مفلس  
 نہ ہو جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ **مَنْ وَاظَبَ عَلٰى اَرْبَعِ خَصَالٍ لَمْ يَفْقَرْ قَطُّ  
 الْوُضُوْءُ وَ قَبْلُ دُخُوْلٍ وَ قَبْلُ الصَّلٰوةِ وَ تَرْكُ كَلَامِ الدُّنْيَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَ الدُّخُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ  
 قَبْلَ الْاَذَانِ وَ الْقِيَامُ قَبْلُ الصُّبْحِ** یعنی جو شخص کہ مواظبت کرے اور چار خصلتوں کی تو نہیں محتاج  
 ہوگا کہ پہلی پہلی یہ ہے کہ وضو کرنا قبل اذان کے وقت نماز کے اور دوسرے چھوڑنا کلام دنیا کا بعد وتر کی اور تیسری  
 داخل ہونا مسجد میں قبل اذان کی اور چوتھی اڑھنا پہلی صبح کی انتہی **وَعَنْ عَلِيٍّ مِّنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ  
 سُنَّةُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهِ وَ سُنَّةُ اَوْلِيَائِهِ فَلَيْسَ فِيْ يَدِهٖ شَيْءٌ يُّقِيْلُ لَهٗ مَا سُنَّةُ  
 اللّٰهِ قَالَ كَيْفَاَنْ السِّرِّ وَقِيْلَ مَا سُنَّةُ الرَّسُوْلِ قَالَ لُمُدَادَاةُ بَيْنِ النَّاسِ وَقِيْلَ مَا سُنَّةُ  
 اَوْلِيَائِهِ قَالَ اِحْتِمَالُ اَذٰى عَنِ النَّاسِ** اور روایت ہی حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے کہ  
 پس نہیں ہی طریقہ اللہ کا اور طریقہ رسول کا اور طریقہ اولیا کا پر کہ نہیں اور مٹی ہاتھ میں  
 کہا گیا اور سنی کیا طریقہ اللہ کا ہی فرمایا چسپا نا بید کا اور کہا گیا کیا طریقہ ہے رسول کا فرمایا موت  
 کہ سنی لوگوں سے فتنہ مراد موافقت کہ سنی ہی اسیم کہ ساتھ خلق کی لوگوں سے ملنا اور خیر ختمی نہ کرنا اور

ابن ماجہ ہی عبارت کتاب منہاج فی الجہاد ہے



مراد نہیں ہی کہ بدنہ ہون سی اون کی بدین موافقت کری کہ یہ حرام ہی بلکہ اون کی  
 بدی سی سبب از رہنا چاہی اور کہا گیا کہ طریقہ اولیا کا فرمایا گوون کی برائی پر صبر کرنا و قَالَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعَةٌ جَوَاهِرٌ فِي جِسْمِ نَبِيِّ اَدَمَ يُزِيلُهَا اَرْبَعَةٌ اَشْيَاءُ اَمَّا الْجَوَاهِرُ  
 فَالْعَقْلُ وَالْذِّينُ وَالْحَيَاءُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ فَالْغَضَبُ يُزِيلُ الْعَقْلَ وَالْحَسَدُ يُزِيلُ  
 الذِّينَ وَالطَّمَعُ يُزِيلُ الْحَيَاءَ وَالْغَيْبَةُ يُزِيلُ الْعَمَلَ الصَّالِحَ اور فرمایا علیہ السلام فی چار جواہر  
 ہین بدن میں نبی آدم کی کہوتی ہین اون کو چار چیزیں لیکن جواہر ہر عقل اور دین اور حیا  
 اور عمل نیک پس غصہ کہوتا ہی عقل کو اور حسد کہوتے دین کو اور طمع کہوتا ہے حیا کو اور غیبت  
 کہوتی ہی نیک کام کو و عَنْ حَامِدِ بْنِ الْكَافِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّهُ قَالَ اَرْبَعَةٌ  
 طَلَبْنَاهَا فِي اَرْبَعَةٍ فَاَخْطَا نَاطِرُهَا فَوَجَدْنَا هَا فِي اَرْبَعَةٍ اُخْرَى طَلَبْنَا الْغِنَى فِي الْمَالِ  
 فَوَجَدْنَا هَا فِي الْقَنَاعَةِ وَطَلَبْنَا الرَّاحَةَ فِي الشَّرْوَةِ فَوَجَدْنَا هَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَطَلَبْنَا  
 اللَّدَاتِ فِي النِّعَمَةِ فَوَجَدْنَا هَا فِي الْبَدَنِ الصَّحِيحِ وَطَلَبْنَا الْعِلْمَ فِي بَطْنِ شَبْعٍ  
 فَوَجَدْنَا هَا فِي بَطْنِ جَالِمْ اور روایت ہی حامد بن کافر رحمۃ اللہ علیہ سی کہ اوسنی کہا چار چیزیں کو  
 ڈھونڈ رہی ہیں چار میں پہر چوکی ہم اہ اون کی سوپا یا ہمنی اور چار میں ڈھونڈ رہی ہمنی  
 تو کمری مال میں سوپا یا ہمنی قناعت میں اور ڈھونڈ رہی ہمنی راحت دولت مند میں سوپا یا ہمنی  
 تھوڑی مال میں اور ڈھونڈ رہی ہمنی لذتیں نعمتوں میں سوپا یا ہمنی بدن تندرست میں اور ڈھونڈ رہی  
 ہمنی علم پیٹ بہری میں سوپا یا ہمنی بھوکے میں اور بعض نسخہ میں سجاسی طلبنا العلم فی بطن شبع  
 انہ کے یہ لفظ ہیں وَطَلَبْنَا الزُّرْقَ فِي الْاَرْضِ فَوَجَدْنَا هَا فِي السَّمَاءِ یعنی ڈھونڈ رہی  
 زرق زمین میں سوپا یا ہمنی آسمان میں و اسو اعلیٰ کہ حق تعالیٰ فی فرمایا ہے وَفِي السَّمَاءِ  
 زُرْقًا لَّكُمُ الْغَيْثُ آسمان میں ہے زرق تہارا پس زرق کو زمین میں ڈھونڈ رہا اور تغیر آسمانی

غافل ہونا چاہی اور یہ بھی مستہمایا میں لکھا ہی و من اراد ان یكون له بدن صابر  
 و لسان ذاکر و قلب خاشع فعليه بكثر الاستغفار للمؤمنین و المؤمنات  
 و المسلمین و المسلمات اور سنی ارادہ کیا کہ ہوا و سکالین صبر کر نیوالا اور زبان و ذکر کر نیوالا  
 اور دل عاجزی کسری والا سولازم کپڑے بہت بخش مانگنی و اسطی مردوں و عورتوں  
 ایمان دار کے اور مردوں و عورتوں مسلمان کی انتہی اب جانا چاہی کہ مولانا شاہ عبدالغفر  
 صاحب رحمہ اللہ تفسیر فتح الغرین سورہ بقرہ میں اس آیت کی تفسیر میں والدین کفر و  
 و کذب و ایلان اولئک اخطب النار ثم فیہا یدخلون کی لکھا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام  
 فی بعد توبہ کے جناب الہی میں عرض کی کہ بارخدا یا یہ بندہ تیرا کہ الیس ہی در میان میرا اور  
 عداوت مستحکم ہوئی اگر تو اعانت میری اور اولاد میری کی نہ کری تو مجھ کو قدرت متبادلہ و سبکی کی نہ  
 حق تعالیٰ فی فرمایا کہ جو شخص اولاد تیری میں سی پیدا ہوگا اسکی ساتھ ایک فرشتہ اپنی فرشتوں میں سے  
 مقرر کریں گی تا اسکو و سورہ دشمن کی ہی منع کری حضرت آدم علیہ السلام فی عرض کی کہ بارخدا یا اس کے  
 بھی زیادہ اعانت چاہتا ہوں حق تعالیٰ فی فرمایا کہ بدلی ایک بدی کی ایک بدی اور بدلی ایک نیکی کے  
 دس نیکی دو گنا حضرت آدم علیہ السلام فی عرض کی کہ بارخدا یا اس سے بھی زیادہ اعانت چاہتا ہوں حق  
 تعالیٰ فی فرمایا کہ دروازہ توبہ کا واسطی تیری کی کہلا ہوا کہینگی جب تک کہ روح بدن میں ہی  
 تقبہ مقبول ہے حضرت آدم علیہ السلام کی کہا اب مجھ کو کفایت ہوئی جب الیس یہ معاملہ معلوم کیا ساتھ  
 کمال تضرع و زاری کی جناب الہی میں عرض کی کہ بارخدا یا اس بندہ اپنی کی کہ دشمن میرا ہے اسقدر  
 اعانت کی اب کس طرح مجھ کو قدرت اسکی بھائی پر ہوگی میری ہی مدد فرما حق تعالیٰ فی فرمایا  
 کہ ہمارا ایک شخص اسکی اولاد میں سی تیرا ہی ایک فرزند پیدا ہوگا کہ تمام عمر اسکی گمراہ کریں پس وہ  
 یہ گمراہ الیس عرض کی کہ بارخدا یا اس بندہ اپنی چاہتا ہوں حق تعالیٰ فی فرمایا

کہ بچو اور اولاد تیری کو ایسی قدرت دی کہ خون کی جگہ رشتہ پورست بنی آدم میں جلدیں  
 اور سینہ اور دلون اونکی میں اینا گہرنا لیون پس نبی عرض کی کہ اس شخص نے زیادہ احاطت  
 حاصل کیا میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھ کو قدرت دی کہ اوپر ہر شخص کے بنی آدم سے  
 تمام قوم اور نسل کو اپنا خواہ مخواہ پیدا و مہر کرے تو اوپر ہر طرف سے اوپر و سبکی هجوم کری اور ہر  
 مالون اور اولاد اونکی کی شریک ہووی تو کذا و ذلک ابن ابی الدنیا فی مکاتیب الشیطان  
 و ابی المثنیٰ و ابی جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایت کیا ائگو  
 ابن ابی الدنیا فی مسیح مکاتیب الشیطان کی اور ابن منذر فی روایت کیا جابر بن عبد اللہ سی اور  
 اوہنین میں سے یہی کہ امام احمد اور بیہقی فی سلمان فارسی سی اور ابن عساکر فی حضرت حسن بصری  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم کو بعد توبہ کے جی ہوئی کہ چار باتون کو  
 یاد کر کہہ اور ہر ایک کو اپنی اولاد میں سے پہنچا ایک اون چار میں سے حق میرا ذمہ تیری  
 اور دوسرے حق تیرا جو ذمہ میری ہی اور تیسرا معاملہ کہ درمیان میری اور میان تیرے ہی اور چوتھا  
 معاملہ درمیان تیری اور درمیان خلق کی ہی آبی پر حق میرا ذمہ تیری پس یہی کہ میرے  
 توجہات کری اور تیرا میری کسی گوسرکاشت کری اور جو حق تیرا میری ذمہ ہی پس وہ یہی کہ جزا  
 عملون تیری کی تمام و کمال تیری تین پہچاؤن میں اور کسی طرح کا ظلم اور نقصان اوس خلیفہ  
 نہ کروں اور اسی پر معاملہ کہ درمیان میری اور تیری جاری ہی پس وہ یہی کہ تیری طرف  
 سوال اور دعا اور میری طرفی قبولیت اور عطا اور اے معاملہ کہ درمیان تیری اور درمیان خلق  
 کی ہی پس وہ یہی کہ جو چیز اپنی اوپر نہ پسند کری تو دوسروں کی اوپر بھی مت پسند کر اور  
 جو چیز چاہیے تو کہ آدمی میری ساتھ کہیں تو ہی وہی وہی آدمیوں کی ساتھ کر اور اوہنین میں  
 یہی کہ خلیفہ اور ابن عساکر فی النیس بن مالک سے مرفوعا روایت کی ہے کہ حضرت آدم آخر عمر میں



جب کہ اولاد اور اولاد کی اولاد اون کی چالیس ہزار کو نوبت پہنچی خاموشی اختیار کی اور  
 کلام کا التزام کیا اس وقت تمام اولاد اون کی پاس جمع ہوئی اور عرض کی کہ اسی باپ ہمارے  
 کیا ہوا کہ ہماری ساتھ کلام نہیں کرتے ہوا اگر ہمیں نسبت تمہاری کچھ نصیر اور گناہ صادر ہوا  
 اوسکی اطلاع کرو تاکہ ہم توبہ اوس میں کریں حضرت آدم نے اب اس وقت میں کلام کیا اور کہا کہ اسی بیٹا  
 میری حق تعالیٰ نے مجھ کو سب سے بہت گناہ میری کی بہشت سے نکال کر زمین پر ڈالا اور تمام عمر  
 میری اسی تب و تاب میں گزری کہ ساتھ کسی جلیہ کی اپنی تین بہن پر اوسے مکان میں پہنچاؤ  
 اس وقت مجھ کو حیٰ نی اقل الیک کلام حتیٰ تترجم الی جوابی یعنی باتیں کم کر تاکہ ہر طرف  
 ہمسایگی میری کی پہنچی تو اور اس صلاح فی پیچہ امالی اپنی کی محمد بن نصیر سے روایت کی ہے کہ  
 حضرت آدم علیہ السلام نے جناب الہی میں عرض کی کہ بار خدا یا میں چاہتا ہوں کہ تمام دم عمر میری  
 تیری حمد اور تسبیح میں گزریں لیکن تو نے کہتی اور حریف میں ایسا شغل کیا کہ اوس میں وقت  
 نہیں مجھ کو ایسی چیز تعلیم کر کہ تسبیح اور حمد تمام خلق کی وسعہ میں جمع ہو حق تعالیٰ نے مجھے کہ وقت صبح اور  
 شام کی ان کلموں کو تین تین بار کہہ الحمد للہ رب العلمین حمدا یوافی نعمہ ویکافی جزا  
 اگر یہ اسو اسطی کہ یہ کلمہ شامل تسبیح کی حمد اور تسبیح کو بہن سب تعریف اس کو جو بالنی والا جہا  
 ہے ایسی حمد جو فاکری نعمتوں اوسکی کو اور کفایت کرے زیادتی کرم اوسکی کو مولانا شاہ  
 عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے اپنی تفسیر فتح الغریز میں سورہ مدثر میں اس آیت کی تفسیر  
 کل نفس بما کسبت رھینۃ الا اصحاب الیمین کے لکھا ہے ہر جان بدلہ میں اوسکی جو  
 کمایا ہے بُرائی کی کرنی سے اور نیکی کرنی سے رھینۃ گروہوگی دوزخ میں اور دوزخ کی موکلوں کے  
 ہاتھوں میں اور جو حاصل کرنی کی آلات اور اسباب بھروسہ میں اویں چیزیں ہیں دو ہاتھ  
 اور دو پانوں اور زبان اور دل اور پیٹ اور پیٹ اور پیٹ اور پیٹ اور پیٹ

یعنی باصرہ شامہ لامہ ذائقہ شامہ اور فکر و عقل اور شہوہ اور غضب اسی سبب ہی دوزخ میں اور عیش و شہوہ  
 اس پر عذاب کرینگے اور ایذا پہنچا دینگے اور کوئی شخص ان چیزوں کی استعمال میں بی قصور نہیں بچا ہی ہر شخص نقصان  
 ہی یا ان چیزوں کی غیر محل میں صرف کرے گی ایسی محل میں صرف نہ کرے گی سبب ہی کہ دوزخ کی موکلون کے  
 کسی شخص کو خلاصی ہی تصور نہیں ہے **اَلَا اَصْحَابُ الْاِیْمٰنِ** مگر داہنی طرف والی جو شقاق کی دولت  
 آدم علیہ السلام کی پشت ہی داہنی طرف سی نکلی تھی اور دنیا میں ہی سیدھا چال جلتی تھی اور قنوت  
 میں ہی عرش کی داہنی طرف جد ہر ہشت ہی کٹری ہوئی تھی اور اسی طرف رواۃ بھی اور لوگوں کی  
 اعمال بھی داہنی ہاتھ میں آتی تھی سوا ان لوگوں کی تو البتہ اپنی حقوق و اجبات کو ادا کر کے اس کی  
 خلاصی حاصل کی اور آپ ربی الذمہ ہوئی اور دوزخ کی موکلون کی ہاتھ سے نجات پاکی داخل ہوئی  
**فِیْ جَنَّتِ** باغون میں اس سبب ہی کہ ان کی روحانیت غالب آئی اور ان کو دوزخ کی موکلون کی تہمت  
 چھڑائی اور یہ لوگ ان باغون میں ہند رہی خوف اور فارغ البال اور چین میں ہونگی اگر آپس میں  
**یَتَسَاءَلُوْنَ عَنْ الْخُرُجِ مِنْہُمْ** پوچھیں گی کہ گناہ گاروں کی حال سی کہ وہی لوگ کہاں گئی اور کیا ہوئی  
 جو نظر نہیں آتی ہیں گویا ان کو کچھ یہی الکی حال کی خبر نہیں کہ وہی لوگ کس بلا اور مصیبت میں گرفتار  
 ہیں اور جب نہیں گی کہ گناہ گاروں کو دوزخ میں داخل کیا اور آگ میں جو کاتب و نگر کاروں کے  
 طرف متوجہ ہو کے تو بیچ سہی تعجب سی خطاب کرینگے اور پوچھینگے کہ **مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَعْرَۃٍ** کوئی  
 چیز لائی تھی دوزخ میں یا جو عقل اور کمال دانی کی متسی آتا ہو گا کہ دوزخ کی طرف کہیں چنی والی چیزوں کو اپنی  
 سی دور کر کے یعنی قوامی حیوانیہ اور طبعیہ کی خواہشوں کو اپنی قوت روحانیت کی زور سے اپنی سے  
 دفع کرتی تاکہ تلو دوزخ کی موکل غرضتی کہ وہی ہی مثل ان قوتوں کی ہیں کہیں چکر دوزخ میں لیجاتے  
 حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سی روایت آتی ہے کہ اصحاب الہدین سی مراد اس امت میں  
 ایمان داروں کی بچہ ہیں جو دنیا سی سگیاہ گئی ہیں اور دوزخ کی موکلون کی قید میں نہ پڑینگے اور ان کی

مبفین فی اس قول کی تاکید میں یوں کہا ہے کہ یہاں سوال کرنا یعنی ماسئلہ کے فی حق خود  
 انکی سچی بن پر دلالت کرتا ہے کہ دوزخ میں داخل ہونے کی سبب کو ات تک نہیں پہنچا سکتی ہیں اور یہ  
 بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہی سچی حکم فرمادیا جواب سننے کی کہ ہم اس سبب سے دوزخ میں  
 پڑتی کہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور فقیروں سے کہیں کہ کھانا نہیں کھلاتی تھی اور بردن کی صحبت میں  
 بیٹھی تھی اور لایعنی یہودہ شغل میں اپنا دن گزارتی تھی اور قیامت کے دن کا انکار کرتی تھی تو یہی  
 سچی کہیں کی کہ ہم بھی یہی کام کرتی تھی لیکن قیامت کا انکار نہیں کرتی تھی سو معلوم ہوا کہ قیامت کی دن  
 کی انکار سے تم اسی بلامین گرفتار ہوئی حاصل کلام کا یہ ہے کہ اگر اصحاب الیمین سے مراد انکے بچے ہیں  
 چنانچہ قرآن مجید کا عرف یہی چاہتا ہے تو یہ سوال یا تعجب کی راہ ہے ہو گا یا تو بچہ کی راہ سے  
 اور اس سوال کی جواب میں کہ نگار دوزخ سے یوں قالوا کھینگی ہمیں علمی اور علمی تو اکو عالم علمی  
 کی طرف جذب کرنا اور کہیں چاہو گا اس واسطیکہ کہ نکٹ من المصلین نہ تھی ہم نماز پڑھتی والوں  
 نہی اگر وہ نماز کی فرض کعتیں دن اور رات میں کل انیس تہین دوفجر کی چار گھر کی اور چار عصر کے  
 اور تین مغرب کی اور چار عشا کی یہ سترہ کعتیں فرض اصلی ہیں اور دو کعتیں رات کی نماز سے  
 حسین طاق کی رعایت کی سبب ایک کعت اور زیادہ کر کی و تر نام رکھا ہے اس سبب سے ہمیں  
 ہو گئیں سو اگر ہم نماز پڑھنے والوں سے ہوتی تو وہ انیس کعتیں آج کی دن ہماری کام آئیں اور ان  
 انیسوں دوزخ کی ہو گلوں سے بکھو خلاص کر تین اور یہ بھی ہے کہ دن اور رات کی ساعتیں چوبیس  
 ہیں انہیں سے پانچ ساعتیں نماز کی واسطی مقرر ہیں تاکہ باقی انیس ساعتوں کی یہ پانچ ساعتیں  
 کفارہ ہو جاویں اور جو ہم سے ان پانچ ساعتوں میں نماز ادا نہ ہوئی تو باقی انیس ساعتوں کا  
 کفارہ بھی بکھو حاصل نہوا اس واسطی ہر ساعت کی غفلت کی عوض میں ایک مکمل دوزخ کا ہم پر  
 ہوا اور یہ بھی ہے کہ نماز کے ارکان اور شرط سب ملکی انیس چیزیں ہیں بدن کی طہارت



اور کٹر سے کی مہارت اور حدت اصغر اور اکبر سی طاہر ہونا استقبال قبلہ شہ عورت قیام گھر  
 بنو و خود بخود پھر یہ قدم الیدین کی ساتھ قراۃ اذکار کی تسبیح سی ہو یا لکیری شہد درود اور دعا حضور  
 کی نیت سلام پڑھ کر کن میں اطمینان کلام اور عمل منافی کو ترک کرنا دہنی بائیں التغات کو ترک  
 کرنا اور جو مہنی نماز کو ترک کیا تو یہ فیض خیرین بہی سی ترک ہو گئیں سو اس میں بھی انیس مہکون  
 فی ہکو گرفتار کیا و لکن نکتہ نطعم المسکین اور نہ کھانا کھلاتی تھی ہم فقیر محتاج کو اسو طلی کہ اگر ایک  
 وقت بھی بیٹ بہر کی مسکین کو کھانا کھلاتی ہم تو اس وقت سی انیس ساعت تک خاطر جسم سی کو  
 گذرتی اور حیوانیہ اور طبعیہ و نیسوں قوتیں اسکی انیس ساعت تک نہ اور تازہ ہتھین اور اگر کو  
 انیس ساعتوں میں ان اپنی انیس قوتوں سی کوئی پرکام کرتا تو ہماری مہ اعمال میں اسکا ثواب  
 لکھا جاتا اسو طلی کہ ہم ہی ہکی باعث پڑ ہی تھی اور یہ بھی ہے کہ پکار کر کھانا کھلاتا تب اجر کامل کا  
 باعث ہوتا ہی جب یہ انیس خیرین پانی جاتی ہیں ہل جو سب سے چھٹکا تا سچا کہیتی کی  
 محافظت کرنا جانورون سی اور کھانا اسکا اور منڈنی کرنا اور دانہ کو ہوس سی علیحدہ کرنا اور  
 کہ نہ نکو بچانا اور غلہ کو کہیت سی اور ٹھاکر آبادی یا گھر میں لانا اور پینا اور چینی سی چھنا تا انی کا ذخیرہ  
 کرنا اور پکانا اور نمک لانا اور روٹی کی ساتھ کی وسطی سالن ہم پچانا اور اس کھانی کو اور ٹھاکر عرت اور  
 صورت سی مسکین کی سامنی جار کھنا اور اسکو بیٹ بہر کی کھانی دنیا جلدی کرنا ہر عزت اور عزت  
 سی اس فقیر کو رخصت کرنا اور اسکا احسن اسکی اور پزیر کھنا اور بار بار اسکو یاد بھی کرنا سو اگر ایک  
 فقیر کو بھی طرح سی کھانا کھلاتی ہم تو وی انیس خیرین بیان ان انیس مہکون سی ہکو بچا  
 اور ہماری کام آتین و کنا نخوض مع الخائضین اور ہی ہم دہستی مجتہون میں صابر رہتہ  
 دہستی والو کی اور اون مجتہون میں اوتسیر فتن اور برائیان تہین پہلی برای ہو وہ کھانا  
 جیسے حورتوں کی حسن کا ذکر کرنا اور دولت مندوں کی عیش اور بادشاہوں کی مکر اور ان شان اور مجمل

ن کرنا کی مہا کتاب کتب

انیس خیرین بہر

کی سبب اور صحابہ کی آپس میں جنگ و جدل کی گفتگو اور باطل مذہبوں کا چرچا اور فاسقوں کی فسق کا بیان  
 کرنا دوسری برائی آپس کی کلام میں بحث گیری اور عیب چینی کرنا اور اس کلام کی عیب کو بیان کرنا تیسری  
 برائی تعصب کی راہ سی مذہبوں میں اور مذہب کی قولوں میں لڑائی جھگڑا اور اپنی سچ پر پوری  
 کرنا اور شریعت کی حکم سی زیادہ اپنی حقوق کی یعنی میں جھگڑا کرنا چاہتی برائی کلام کو وزن اور قافیہ اور  
 استعارہ اور خوش تقریری سی آہستہ کرنا اور اچھائی کی بھج اور بڑائی کی تعریف کی اشعار پڑھنا اور مسخروں کی  
 لذت حاصل کرنا یا سچوں کی برائی فحش کلام یا عیب یا پانچ خانہ کی مقام کی ذکر سی یا پردہ نشین عورتوں  
 کا نام لیکر چٹھی برائی آپس میں سخت گوئی کرنا جیسی بی حیا احمق جاہل کسی کہنا سادین برائی کالی دنیا اور  
 کسی کے آبرو دنیا آٹھویں برائی لعنت کا استعمال کرنا خصوصاً غیر مستحق پر توین برائی ہنسی مسخری کے  
 زیادتی کرنا ہنسی اندازی سے جو دوسری رنج و ملال کا سبب پڑ دسویں برائی اہمت اور بہتان لگانا  
 اور یگانہ کی طرف برائی کی نسبت کرنا گیارہویں برائی مسلمانوں کی حرکات اور سکناات پر ہنسا مسخری کرنا  
 اور مسلمانوں کی عیب بیان کر کے دوسروں کو ہنسا نا بلند ہون برائی عفوہ خلافی کرنا تیرہویں برائی جو ہنسا  
 کہنا پر اس پر مبالغہ کرنا چودھویں برائی آدمیوں کی چہی ہمدیون کو کہنا اور لوگوں کی گھر کے چہی باتوں کو  
 سب کے سامنے ظاہر کرنا پندرہویں برائی بد دعا کرنا سولہویں برائی نیت بد کرنا سترہویں برائی ایدہر کی  
 او دہر لگانا آٹھارہویں برائی سونہ پر کسی تعریف کرنا انیسویں برائی اپنا اور اپنی قوم کا اور اپنی بزرگوں کا  
 فخر و شوری بیان کرنا سواں آنیسویں فتون فی ہکوان ایس ملاؤن میں ڈالا یعنی دوزخ میں انیس  
 سو کلون کی باتہ میں گرفتار ہوئی اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں الفاظ  
 کی اس آیت کی تفسیر میں آیا اِنَّهَا الْاِنْسَانُ مَا خَرَقَ بِرَبِّكَ الْكُفْرَ الَّذِي خَلَقْتَ الْاَحْرَافَ اَفَا تَدْرُ  
 کہنا، وہ فائدہ پہنچ نجات کی اسباب کو گنوا کی پہنچات کا متوقع ہونا کمال حماقت اور نادانی اب  
 جاننا چاہی کہ اسید کی حقیقت یہ ہے کسی چیز کے انظار میں آدمی کا دل خوش رہی ہر خوب

کی حاصل ہونی کی وسطی ایک سبب کا رہی والا انتظار بہت ہووی ہر اگر ایک چیز کی سبب بہت جم ہوگون اور اسکا انتظار کہیں اور اس انتظار میں خوش رہی جیسا کہ ایک کسان فی اچھا بیج اچھی زمین میں بویا اور پانی بھی وقت پر دیتا ہے اور غلہ کا منتظر ہے اسکو چاہا اور امید ہے ہین اور اگر ایک چیز کی سبب سی سبب جاتی رہین اور اسکی انتظار کچی تو وہ غور اور حقاقت میں گرفتار ہے جیسا کہ ایک کن فی اور زمین میں بیج بویا اور وقت پر بیج پائی ہین پر اس غلہ کی انتظاری کری اسکو غور اور حقاقت کھتی ہین اور اگر اسباب کی حاصل ہونی میں شک واقع ہوچکے اوپر کا انتظار کری جیسا کہ ایک کن فی اچھی زمین میں بیج بویا لیکن سیچا نہیں یا تو زمین میں بیج بویا پر اس میں غلہ کا منتظر ہے اسکو تنہا اور آرزو کھتی ہین پر جب یہہ مثالین خوب سمجھ میں آگئین تو ایمان دار کو چاہی کہ اپنی نجات اور فلاح ضعیفہ و زکری اور اسکی اسباب کو اپنی میں جمع کری جیسا کہ فرمانبرداری امر کی اور احتراز نہی ہی پر رحمت الہی کا امید وار رہی اس انتظار میں خوشی اور غمی ہی گزران کری اور جس شخص فی اپنی نجات اور فلاح کی اسباب کو کہو دیا اور اپنی عمر کو مرضیات الہی میں صرف کیا پر منتظر نجات اور فلاح کا ہے وہ احمق ہے اور غرور میں گرفتار ہے اور شک کی صورت میں جیسی نماز روزہ کیا لیکن اسکی شرط کو خوب بجا نہ لایا تو وہ آرزو مند ہی یعنی شاید اسکو نجات ہو لیکن یہہ دونوں صورتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بری و نامقبول ہین حکایت نقل کرتی ہین کہ سلیمان بن عبد الملک حج کی وسطی ملک شام سی آتا تھا مدینہ منورہ میں حضرۃ ابو حارثہ سی ملاقات ہوئی اوسنی پوچھا کہ قیامت کی دن بندوبست کی ملاقات پروردگار سی کس طرح ہوگی ابو حارثہ نے کہا اگر زندہ نیک ہی کہ دنیا میں نیکی کر کے گیا ہے اسکی ملاقات اس طرح ہوگی جیسا کہ کوئی شخص بہت دنوں میں سفری پہر کر اپنی گھر میں آوی اور بہت سا مال و اسباب لے کر اپنی ساتھ لائی

و نجات کی اسباب کو گزرتی نجات کا امیدوار نہا دلتی

و نجات کی اسباب کو گزرتی نجات کا امیدوار نہا دلتی



اسوقت خیال کیا جاہی کہ اوسکی گہر والی اوس ہی کس طرحنی خوش ہوگی اور اوسکی کس  
 طرحنی خاطر داری کرینگی اور اگر بندہ کار ہے کہ دنیا میں بہت برائیاں کر کی کیا ہے اسکا  
 ایسا ہوگا جیس کہ کسی کا غلام چوری کر کے چپ کی بہاگا ہو اور اوسکی خاوند نے اوسکی چھوچھا  
 پکڑنے کو دوڑائی ہوں اور وہ سیاہ اوسکو پکڑ کی ہاتھوں میں بہت کڑیاں اور پیروں میں  
 پٹریاں اور گلی میں طوق ڈال کے اُسکی خاوند کے حضور میں لاوین اسوقت کی حالت کو خیال  
 کیا جاہی کہ کیا اپنی دل میں شرمندہ ہوگا اور اپنی خاوند کی نزدیک کس طرحنی لائق لعنت اور  
 تعزین کی ہوگا سلیمان کو اس بات کی سنی ہی رقت غالب ہوئی بہت رویا اور کہا کہ کیا اچھی  
 بات ہوتے کہ میں اپنا حال جانتا کہ مجھ کو دو دنوں صورتوں میں سی کوئی طرحی اوس مالک  
 مطلق کی سامنی لی جائینگے ابو حازم نے کہا کہ اس بات کا معلوم کرنا بہت آسان ہی اور قرآن  
 شریف میں خوب کہوں کی بیان فرمایا ہے سلیمان نے پوچھا کس آیت میں ابو حازم نے  
 کہا حق تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفٰجِرَ لَفِيْ جَحِيْمٍ  
 یعنی بی شک نیک لوگ آرام میں ہیں اور بی شک گنہگار دوزخ میں ہیں اب اپنی علامت کا جازا  
 دیکھو کہ برابر میں ہوا فحار میں سلیمان کی کہا کہ اگر ہماری عمل پر انجام کام کا ٹھیرا تو رحمت  
 الہی کہاں ہے ابو حازم نے کہا اسکا بھی تیا قرآن مجید میں بتا دیا ہے سلیمان نے کہا  
 آیت میں ابو حازم کی کہا اِنَّ رَحْمَةً اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ میں بھی بیشک رحمت  
 اس کی نزدیک سی نیکی والوں میں سلیمان کو اس بات کی سنی ہی خوف غالب ہوا اور روتی روتے  
 حالت متغیر ہو گئی انکی پسرسی چلا گیا اور کہا اس قسم کی تمہاری باتیں سنی کی مجھ کو طاقت  
 کہ میرا پٹا پٹا جاتا ہے تمام ہوئی عبارت تفسیر فہم اغریز کی اس سنا جاہی حقیقت سالہ  
 مسیحی ادب الصالحین کی کہ تالیف کیا ہوا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا کہ زبان فارسی

میں تھا مولوی محمد قطب الدین خان شاگرد رشید مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی کی نے  
 کچھ بڑے زیادہ کر کے اوسکو زبان اردو میں کیا نام اوسکا ہادی الناظرین رکھا اب شروع  
 ہوئی عبارت ہادی الناظرین کی سفر کر کے بیان میں فصل پہلی میں بیعت سفر کے اوقات  
 اوسکی کے اول جان کہ سفر دو ہیں ایک تو سفر ظاہر عبارت ہی ہوٹرنی وطن کی سی اور پھر سی  
 ہٹار اور جنگل میں اور دوسرا سفر باطن کہ عبارت ہی سیر دل کی سی پستی زمین طبع سی طرف ملکوت  
 آسمان قلب کے سبب تہذیب اخلاق اور تصفیہ فکر کے اور بیان اس سفر کا راہ چینی والون عالم دل  
 پوچھا چاہیے اور ظاہر سفر اگر وسیلہ اس سفر کا تو محمودی والا میج ہی من حرم عن السفر الباطن  
 انبلی بالسفر الظاہر ترجمہ جو کوئی محروم ہو اس سفر باطن سے مبتلا کیا گیا سفر ظاہر میں اور  
 مقصود بیان بیان کرنا آداب سفر ظاہر کا ہے ایسی طریقہ یہ کہ وسیلہ سفر باطن کا ہو جان کہ  
 سفر ایک نوع حرکت کہی صادر ہوتا ہے باختیار اور فعل اختیاری بغیر کسی باعث اور غرض کے  
 نہیں ہوتا اور باعث سفر پر یا طلب کرنا ایک چیز کا یا ہاگنا کسی چیز سی اور طلب کی گئی چیز یا  
 دنیوی ہی مانند مال و جاہ کی اور یا دینی ہے اور دینی علم ہے یا عمل اور علم یا کوئی علم ہی علوم  
 دینی میں سی یا علم ہے اخلاق و صفات اپنی کا بطریق تجربہ کے اور یا علم ہے نشانوں قدرت  
 الہی کا اور عجائب اوسکی کا زمین میں مانند سفر ذوالقرنین کی اور عمل یا عبادت ہی اور یرایت عبادت  
 مانند حج اور عمرہ اور جہاد کی اور زیارت یا تو مقصود اوس سی کوئی مکان ہی مانند مکہ اور مدینہ اور بیت  
 المقدس اور مانند انکی کے اور زیارت مقصود اولیا و علما کی ہی خواہ زندہ ہوں یا مردہ اور جس سے  
 کہ ہاگنا ہے یا تو وہ الی الامر ہے کہ ضرر اوسکا متعلق ساتھ بدن کی ہی خواہ عام ہو مانند وبا اور  
 قحط کے اور یا خاص ہو مانند خوف کی ایذا حاسدون اور دشمنوں کی سی اور یا الی امر ہی  
 کہ ضرر اوسکا دین میں مانند قید جاہ و مال کے کہ سبب اعراض کی مولی سی ہی اور باز کہ منی والی اتنا

اور احکام شرعیہ کا اور یا علم ہی خلاق اور صفات بری یا اچھی کا یا علم تا نیون قدرت ہی کا کہ زمین میں ہیں حدیثین آیا ہی کہ جو کوئی گہر سی باہر آوی طلب علم کی لپی تو وہ راہ خدا میں ہی جب تک پہری اور یہ بھی فرمایا ہی کہ جو کوئی چلی راہ واسطی طلب علم کی آسان کرے گا حق تعالیٰ اسکی لپی راہ بہشت کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّدِيقِ یعنی طلب کرو علم کو اگر چہ بودی چین میں اور اگلی علما رحمہم اللہ مسافرتین بعید واسطی ستی ایک حدیث کی قطع کرتے تھی جابر بن عبد اللہ ساتھ دس صحابیوں اور کے مدینہ شریف سی مصر کو گئی واسطی سنی ایک حدیث کی عبد اللہ بن اسیس کی زبان سی ہر چہ کہ اون کو اول سنی وہ حدیث بواسطہ کسی پہنچی تھی اور اسطرح اکثر علمانی واسطی علم کے سفر اختیار کی ہیں اور مختلین اوٹھائی ہیں حیرت کری اللہ تعالیٰ اون سب پر اور علم اخلاق اور صفات نفس بھی ضرورایت دین سی ہی آئی چلنا راہ آخرت کا بغیر اچھا کرنے صفتوں کے اور درست کرنی خلاق کی مشکل ہی کہ آدمی اخلاق کو صفای باطن کی ممکن نہیں اور تجربہ اخلاق اور صفات نفس کا اکثر سفر میں میر ہوتا ہی اسلی کہ نفس طنین انشیت پکڑی ہوتا ہی ساتھ اون چیزوں کہ موافق طبیعت اسکی کی ہیں قسم الفت اور عادت کی چیزوں سی پس ظاہر نہیں ہوتی ہیں خباثتین باطن اسکی کی اور سفر جو جگہ محنت اور شدت اور نمونی الفت اور عادت کی چیزوں کی ہی ظاہر خواہ خباثتوں اور عیون اسکی کا اکثر ہوتا ہے پس تدبیر اور علاج اسکا ممکن ہے اسلی کہ جب علت ظاہر ہو تو علاج اسکا ممکن ہے لیکن جب ظاہر نہیں ہوتی تو دفعہ کرا اسکا مشکل ہوتا ہی اور تحقیق اسکی



بیچ فوائدِ محاطت کی مذکور ہوئی اور سفر بھی محاطت کے ساتھ زیادتی مستثنیٰ اور ضرور کی اور علم  
 نشانیوں قدرت الہی کا زمین میں بھی سبب حاصل ہونی بصیرت اور یقین کا ہے، ایسی کمی کوئی  
 چیز موجودات میں نہیں ہے کہ دلالتِ مگر ہی اور کمالِ صفت اور قدرت اور علم خالق کی اور  
 اس بات کو صاحبانِ دل کہ کانِ او کی جان کی کہلی ہیں اور اس سے سمجھنا زبانِ حال کر سکتی  
 ہیں خوب جانتی ہیں اور بعد حاصل ہونی اس قدر کہ رہنا وطن کا اور برابر ہیں اور کہنا اور نہ کرنا  
 انکھ کا کچھان ہی اور وہ ہمیشہ سفر پہ میں ہیں اور کیفیت اس سفر کی راہ چینی والی آخرت ہی کہ  
 جانتی ہیں اور دور سفر وسطی عبادت کی ہی کہ حج ہی اور حجاب اور زیارت انبیا اور اولیا اور علما کی  
 قبروں کی ہی اسی قبیلہ میں ہی اور جس کے کہ حالتِ حیات میں سارے دیکھنی کی برکت حاصل کریں  
 بعد اوسکی ہر نیکی اور سبکی زیارت کی برکت دہوڑ میں مجبب تفاوت درجات اون کی کی اور زیارت  
 زردون کی بہتر ہے زیارت مردو کی ہی کہ بیان حاصل ہونا فائدہ کا زیادہ ہی اور نظر کرنی علما اور صلحا  
 کے موزنہ پر عبادت ہی اور مسلمان بہائیوں کی ملاقات کرنیکی فضیلت بیچ آداب یارانی کی مذکور  
 ہو چکی ہی اور بیچ زیارت کرنے بیت المقدس کے فضائل بہت ہیں اور ثواب بی شمار آیا ہے حضرت  
 سلیمان علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت رب العزت کے درخواست کی کہ جو کوئی اس مسجد  
 یعنی بیت المقدس میں آوی تو منظورِ لطف الہی کا ہو اور گناہوں سے پاک ہو جیسی کہ پاکی پیٹ سے  
 پیدا ہو ہی اور حق تعالیٰ اوسکی دعا قبول فرماوی اور تیرا سفر ہے وسطی ہاگنی کی اوس چیز سے  
 کہ تشویش ڈال دین میں اور یہ پیغمبروں کی سنت سے ہی اور جلد اون چیزوں سے کہ واجب ہی ہاگنا انوش  
 قید حکومت اور مال اور جاد او کثرتِ عنایت اور سب کی ہی کہ یہ سب چیزیں تشویش پیدا کرنی اور  
 کی اور سبب تفرقہ دل کی ہیں اور تمام و کمال دیں کا بغیر فارغ ہوئی و لکن عداوت سے شکایت ہی کہ تیرے قطع  
 عداوت ضروریہ کا اور حاجات نہ بدیہ کا ممکن نہیں ہی لیکن تحیض اور کم کرنا انکا ممکن ہی اور مشغول ہونا

دین اور طاقت کی بقدر سبکیاری کی ہی جو کوئی کہ سبکبار زیادہ ہی راہ دین میں تیز و زیادہ ہے  
 اور جبکہ بعد ریاضتوں کے اور تہذیب اخلاق کے فراغ دل حاصل ہو کہ کوئی چیز مانع ملاحظہ حق اور  
 مشاہدہ اوستی سے نہ ہو تو ہونا متاع اور اسباب موجب تشویش دلکانہ ہوگا لیکن حاصل ہونا اس مرتبہ کا  
 مخصوص سائر دنیا اور اولیاء کے ہی اور انہیں اور عوام میں بہت تفاوت ہی اور مثال تفاوت قوت  
 دلکی بیچ اوٹھانی شوغل کے مانند تفاوت قوت بدن کی ہی بیچ اوٹھانی بوجہ بہاری کے یعنی جیسی  
 ضعیف الجسم کم بوجہ اوٹھاتا ہی اور قوی الجسم زیادہ اس طرح دون ہمت تھوڑی سی شغلوں کے متحمل  
 نہیں ہوتی کہ بڑا جاتی ہیں اور عالی ہمت بہت سی شغلوں کی متحمل ہوتی ہیں اور گہرائی نہیں اور انکی  
 خصوصیت اندر فرق نہیں آتا اور جیسی کثرت اور عادت ڈالنی بیچ زیادہ کرنی قوت ظاہری کے  
 مفید ہی اس طرح مجاہدہ اور ریاضت بیچ پیدا کرنی قوت باطنی کے دخل تمام رکھتی ہی اور اختیار  
 کرنا سفر کا واسطی بہانہ کے آفات اور فتنوں سے عادات سلف سے ہی سفیان توری رحمۃ اللہ علیہ  
 کہا کہ الیہ زمانہ ہی کہ ہر روز ایک شہر سی دوسری شہر کو جاوی اور جہان کہ مشہور ہو چاہی کہ وہاں  
 سے انتقال کری اور ابراہیم خواص حتمہ اللہ علیہ ایک شہر میں زیادہ چالیس روز سی نہیں رہتے  
 تھی اور چوتھا سفر یحییٰ کے لیے ہے اوس چیز سے کہ مضر ہے بدن میں مانند وبا اور اسکینکی اور  
 یا مضر ہے مال میں مانند گرانی غلہ کے اور سفر کرنا واسطی گرانی غلہ کے جائز ہے واسطی خاطر جمعی اور فراغ  
 ہونی کے عبادت کی لیے سفیان توری رحمۃ اللہ تعالیٰ کو کہ بینی دیکھا کہ مشک ہاتھ میں لٹکی ہوئی  
 اور تھیلی آناج پیٹھ پر لی ہوئی چلی جاتی ہیں پوچھا کہ کہاں جاتی ہو امی اباعبداللہ کہا کہ سنا  
 یعنی کہ فلاں گاؤں میں غلہ ارزان ہے چاہتا ہوں میں کہ وہاں رہوں کہا کہ ایسا ہم بھی اس طرح  
 کریں کہا ہاں جبکہ سنی تو کہ ایک جگہ غلہ ارزان ہے سکونت اختیار کرواں کہ سلامتی  
 اور خاطر جمعی ہمیں اکثر ہے اور تعلق ساتھ اسباب کے منافی توکل کے نہیں اسی پر سفر کرنا

واسطی خوف و با اور مانند اسکی جائز نہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ و با ایک بیماری ہے کہ  
 اگلی امتیں ساتھ اسکی عذاب کی کیتن تہین بعد از ان باقی رہی کہ کبھی جاتی ہی اور کبھی آتی ہے  
 پس جو کوئی سنی اسکو کسی شہر میں چاہی کہ وہاں بجاوی اور اگر شہر میں ہووی اور وہاں و با آوی  
 تو وہاں سی نکلی نہیں اور صبر کری اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ طاعون یعنی و با ایک بیماری ہے  
 مانند غدہ اونٹ کی کہ منہ میں نکلتا ہے جو مسلمان کہ اوس سی مری شہید ہے اور جو کوئی شہر میں  
 حالت و با میں مانند اوس شخص کے ہی کہ راہ خدا میں جہاد کری اور جو کوئی بہاگی و با ہے مانند اوس  
 کے ہے کہ جہاد سی بہاگا اور حاصل یہ ہے کہ بہاگنا و با ہے اور جانا و با کی جگہ ممنوع ہے یہ بیان  
 سفر کے فائدون کا اور اسی جگہ سے نیت سفر کے ظاہر ہوئی کہ اگر نیک کام کی نیت ہی سفر میں تو  
 ثواب پاویگا والا ہیج ہے اور یہ بھی ظاہر ہو کہ سفر یا جہاد ہے یا نہرا یا مباح سفر یا جہاد ہے کہ واسطی  
 اعمال آخرت کی ہو یعنی مثل تحصیل علم وغیرہ کے اور اگر واسطی حاصل کرنے حاجات دنیویہ کے ہو  
 کہ زندگانی میں ضروری ہیں اور موجب خاطر جمعی اور حضور دل کے ہیں وہ بھی داخل ہی اعمال  
 آخرت میں اور طلب کرنا زیادتی کا اسمین قبیلہ دنیا سی ہی اور مداریت پر ہے پس حاصل کرنا مال کا واسطے  
 قوت عبادت کی اور خبر گیری فقر کی اعمال خروسی سی ہی یعنی اگر جہاد زیادہ حاجت سی ہو اونکا نالج کی لئے  
 واسطی سنانی اور دکھانی لوگوں کے واسطی دنیا کی ہے اور اعتبار نیت کا واجبات اور مباحات میں ہے  
 اور حرام میں نیت اعتبار ہر کتبی اور ترک ہونا حرام کا جائز نہیں یعنی مباح وغیرہ کی نی نکلا یا تجارت کی نی نکلا ہی اور نیت  
 ایسی معتبر ہو کہ اگر قضائی وغیرہ کی نی نکلی اور کسی نیت پیری یہ ہے کہ یہ مال فقر کو ملاؤ گا نیت کچھ کام نہ آویگا ایسا کام  
 کہ کرنا چاہی اور ہر شہر سیاحت میں رہنا تشویش میں النی والاد کا مگر جحتی قبولوں کے اور اکثر سیاح بیکار و کد و شہر  
 ہوتی ہیں اور اسکی فائدون میں نہایت فائدہ ہے کہ دلگیری دفع ہوتی ہی اور چاہی کہ سفر راہ نیک کنی و کا واسطی طلب  
 حکم اور مکینہ نیکوں کے ہونا کہ اگر دلگیری عمل اور طریقہ اور بعد کی آفاستہ و با میں ایک شہر میں سکونت اختیار

اور وہ اسکی غرض  
 سے نہیں  
 اور وہ  
 اسکی وجہ



کرے بہتر ہے فصل دوسری بیچ آداب مسافروں کی وقت نکلنے سے پہلے تک  
 جب ارادہ سفر کا ہو تو چاہیے کہ اول حقوق لوگوں کی اور قرض قرض خواہوں کی ادا کرے اور اگر امانتیں  
 لوگوں کی رکھتا ہو تو ان کی سپرد کری اور نفقہ اہل حقوق کا یعنی بی بی بچوں وغیرہ کا برواوی اور  
 خرچ راہ حلال طیب بہم پہنچاوی اور خرچ راہ اسقدر سادہ کی کہ رفیقوں پر بھی فراخ ہوا و چاہے  
 کہ سفر میں خوش خلق رہے اور اخلاق نیک ظاہر کرے کہ نہایت تجربہ آدمی کی خلق کا سفر ہے میں ہوتا  
 اور جو کہ سفر میں ثابت قدم محبت میں اور قابل صحبت کی ہی وطن میں ہی ہو سیکر گاہت  
 آدمی ایسی ہوتی ہیں کہ وطن میں راضی اور خوشی ہوتی ہیں ولیکن سفر میں سخت ترش رو ہیں  
 یہ کہ یہ نہیں اور پہلا اچھا ہی یعنی جو سفر میں خوش خلقی کرتا ہے کہ سفر حکمہ مصیبتوں اور حادثوں کی بچہ  
 اور تحمل میں نہایت دشوار رہتا ہے اور اسی سبب سے کہا ہی علمانی کہ تین آدمیوں کی سخت  
 کلام کرنا سچا ہے روزہ داری اور بیماری اور مسافری اور تمام حسن خلق مسافر کا امین ہے کہ  
 ساتھ کر لے کہ نہوالی کی احسان کرے اور رفیق کا مددگار رہے جس چیز سے کہ ممکن ہو خواہ ہواری  
 سی ہو خواہ کہانی سی خواہ اور چیز سے اور کہیں سے خوش طبعی کی بھی خاطر ان کی خوشی کرنا ہی لیکن  
 بیدار خست و گناہ کی کہ خوش طبعی بھی سبب رفعت و حش خاطر کی اور موجب رفعت و غم کی ہی اور جگہ آداب  
 سفر سے یہ ہے کہ اول رفیق پیدا کرے نہانہ کلی سفر کی لیے کہ سفر تنہا مشکل ہے اور اسی سبب سے  
 کہا ہی علمانی اَلرَّفِيقُ ثَمَّ الطَّرِيقُ یعنی رفیق پیدا کر پھر راہ چل لاکن چاہیے کہ رفیق اسکا ایسا شخص ہو  
 کہ مدد کرے اسکی دینچا بات کوئی بھول جاوی تو یاد دلاوی او سکھو اور اگر دیو مدد کرے  
 او سکھو کہ آدمی اور پر دین دوست پائی کی ہی یعنی اگر رفیق دیندار ہوگا تو یہی ہے او سکھو صحبت میں  
 دیندار ہوگا اور بچان دوست کی ہی ہے کہ مدد کرے زمین پر اور حدیث میں منع آیا ہی نہانہ  
 کرنی سی اور کہ جماعت سفر کی تین آدمی ہیں لیکن اگر چار ہوں تو بہتر ہے خیر الاضیاء چار رُفْعَہ

سفر میں رفیق  
 چار رُفْعَہ

اور وجہ اسکی یہی ہے کہ اگر تین آدمی ہوں گی تو دو آدمی اگر کسی کام کو جانیں یعنی کہنا دانا لینے کو  
تو ایک آدمی تنہا چیکا اور دگر ہوگا کہ سفر حکمہ وحشت اور محنت کی ہی اور اگر ایک چیکا کہ تو وہ دگر  
ہوگا کہ قضاء حاجات اور معاملہ شہر گاہ میں غریب کو مشکل ہی پس چار کا ہونا بہتر ہے  
کہ دو کام کو جانیں تو دو آپس میں باتیں کرتی ہیں گی اور زیادہ چار سی نہیں چاہیں کہ نہ زیادہ  
میں حاجت سی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کہ زیادہ حاجت سی ہوتا ہی رفاقت میں اہتمام کی  
حال کا بہت کم ہوتا ہی اور چاہی کہ جامعین ایک شخص کو امیر کریں کہ یہ رقم کرنا ہی معنی اثینہ  
یعنی دو ہونی کو کہ آلیہ السلامۃ فی النوحۃ والافات بین لائین سلامتی تنہائی میں  
اور آفتین دو میں ہیں جب ایک امیر ہوتا تو گویا وہ اکیلا ہے کہ کوئی ادسکی پائی میں برائے  
نہیں اور یہی ہی کہ عقلین لوگوں کی سبب اختیار کرنی منزلوں کی اور محین کرنی راہوں کی اور  
سفر کی مختلف ہوتی ہیں پس اگر حاکم ایک نہ ہوگا تو باعث نزاع کا ہوگا اور انتظام امور میں فساد  
پڑے گا اور ہونا ایک حاکم کا رقم کرنا ہے نزاع اور فساد کو اور چاہی کہ امیر کسی کو کریں کہ بہت مخلوق  
اور بہت مردان ہو اور عاقل اور پختہ کار ہو اور شجاعان اور شاکر کا کہتا ہوں نظر اور کسی منہ صلیت تھا کی ہو جو عبد مری  
رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ ہوا ابو علی کی سفر میں ابی کی کہا کہ اے عبد امیر ہو گا یا میں کہ میں تم ہو گا ابو علی نے  
کہ اطاعت حکم کے اور فرمانبرداری امر میری کی لازم کتا تو میں کہہ کہ یوں ہی کروں گا پس ہمیشہ اور ہوا  
کا اور تمام خدمتیں ابو علی کرتی تھی اور چنگیز متین میں مشغول نہونی دیتی تھی ایک شب مہینہ بستی گیا  
تمام شب میری سر پر چادر لی گئی رہی کہ میںی اللہ اللہ کہ تو خدمت مجھی بھی کرنی دو کہ تازی  
نہ کہتا کہ اطاعت میری لازم نہ اور چنگیز امیر مانا جانا پس پیشان ہوا میں کہ کاشکی امیر نہ جاتا میں  
اور حلیہ آداب مفسی یہی کہ خصت کر ہی شہر کے رفیعوں کو اور گہر کی لوگوں کو اور دوستوں کو  
اور وقت نصت کی پسین ایک دوسری کی لپی دعا کریں اور تقیم سافر کو کہی فی حفظہ اللہ

وَكُنْفِهِ وَزَوْدَكَ التَّقْوَىٰ وَغَفَلَكَ وَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ مَرَحْمَةً سَوْنًا  
 یعنی تجھ کو اللہ کی حفاظت اور پناہ میں اور توشہ دی تجھ کو اللہ تعالیٰ اور بخشی تجھ کو اور متوجہ کر  
 تجھ کو وسطیٰ خیر کے جس پر متوجہ ہوئی تو اور مسافر مقیم کو بھی استودع اللہ دینکفر ایمانکفر  
 وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكُمْ یعنی سونپا ہون میں اللہ کو دین تمہارا اور ایمان تمہارا اور آخری عمل تمہارا  
 اور چاہی کہ اہل مال کو اور ہر چیز کو کہ متعلق اسکی ہی سپر خدا تعالیٰ کی کری اور دعا کہ کری علی  
 کری خاص کر بعضوں کی لپی نہ کری ایسے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کون کو مال بانٹ  
 رہی تھی کہ ناگمان ایک شخص یا کہ ہو سکی ہاتھ ایک بیٹا تھا نہایت مشابہ ساتھ اسکی امیر المومنین عمر  
 فی کہا کہ یہ کون ہی اور تجھ سے کیا قرابت رکھتا ہے کہ منی کسی کو کسی کی ستا ایسا مشابہ میں  
 دیکھا ہے اوسنی کہا کہ امی امیر المومنین یہ بیٹا میرا ہی مجھ کو ارادہ ایک سفر کا ویش آیا تھا اوس  
 لڑکی کی ان چل سی تھی اوسنی کہا کہ توجا باہی اور مجھ کو امیر المومنین چھوڑتا ہے منی کہا کہ جو کچھ کہہ  
 بیٹ میں ہی اسکو خدا تعالیٰ کی سپر دکر تا ہوں پس میں یہ لکھ کر چلا گیا میں جب سفر سی پر کر آیا  
 تو اسکی ان مگئی تھی ایک روز بیٹا تھا میں اور لوگوں سی بائیں کر رہا تھا کہ ناگمان اسکو  
 گور پر ایک روشنی دیکھی منی لوگوں سی منی کہا کہ یہ کیا ہی لوگوں فی کہا کہ یہ گور ہی تیری  
 بیوی کی ہر شب ایسی ہی روشنی دیکھتی ہیں ہم کہا منی کہ واللہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل  
 ہتی یعنی یہ روشنی اسی کی سبب ہے پر اسکی گور گئی ہم دیکھا منی کہ وہ روشنی ایک آغ کچھ  
 کہ اسکی گور پر روشن ہی اور یہ بیٹا ہاتھ بانوں مار رہا ہے ایک ہاتھ غیبی نی آواز دی  
 کہ یہ امانت تیری ہی کہ سپر خدا کی تھی تو فی اگر اسکی ان بھی سپر خدا کی تا تو تو اسکو بھی پاتا کہ جو کوئی  
 خدا کو امانت سپر دکر تا ہی سلامت پاتا ہی اور حبلہ آداب سفر سی یہ ہی کہ پہلی سفر کی دور کوٹ  
 اشخارہ کی ٹپہ ہی کہ جو کوئی کسی کام میں اشخارہ کر رہا ہے انجام اس کام کا بخیر ہوتا ہے اور حدیث میں

حکایت



آیا ہی کہ سعادت ابن آدم کی ہی استخارہ اور سکا پہلی شروع کرنی ہی کسی علم میں اور نہ ہی  
 حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت اپنی اصحاب کو تعلیم کرتے تھے استخارہ جیسی تعلیم کرتی تھی سورہ بقرہ  
 کے بعضے بہت اہتمام کرتی تھی اسکی سکھانی میں اور اگلی بزرگ ہر کام میں استخارہ لازم کرتی تھی  
 ف اب جانا چاہی کہ فرض واجب سنت موکدہ میں تو حاجت کچھ استخارہ کی نہیں ہے  
 اور اسی طرح ہی منہیات میں ہی اور باقی سب کاموں میں استخارہ کری انتہی اور کیفیت  
 استخارہ کی یہی ہے دو رکعت پڑھے اس طرح کہ اول رکعت میں سورہ فاتحہ یعنی اسجد اور قل یا ایہا  
 الکافرون اور دو سر رکعت میں فاتحہ اور قل ہو اللہ واحد اور جب نزع ہو یہ دعا پڑھے اللہم انی  
 استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألتک من فضلتک العظیمہ فانک تقدر  
 ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر  
 لی فی دینی ومعاشی وعاقبتی امری او عاجل امری واجلہ فاقدہ لی وکیرہ لی ثم بارک  
 لی فیہ وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبتی امری  
 او عاجل امری واجلہ فاصرفہ عني واصرفہ عنی واصرفہ عنی واصرفہ عنی واصرفہ عنی واصرفہ عنی  
 ثم ارضني بہ ہر ترجمہ یا اللہ تحقیق میں طلب خیر کی کراہوں تجھی ساتھ استعانت علم تیری  
 اور طلب قدرت کی کراہوں تجھی یعنی اوپر پانی خیر کے بوسطہ قدرت تیری اور مانگتا ہوں میں  
 تجھ سے مطلب یا نبی فضل تیری ہی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قدرت رکھتا ہے اور نہیں قدرت  
 رکھتا میں اور جانتا ہے تو اور نہیں جانتا میں او تو بہت جانتی والا ہے پوشیدہ باتوں کا  
 یا اللہ جو جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے میری لیے دین میں اور زندگی میں  
 اور انجام کام میری میں یا اچھا میں اور اچھا میں پس حکم کرو میرا کرو سکو میری لیے  
 اور اسان کرو سکو میری لیے پھر رکعت دی میری لیے دین میں اور جانتا ہے تو کہ تحقیق یہ کام بہتر ہے

دعا استخارہ



یا پسدایا جاؤن میں یا ظلم کروں میں یا ظلم کیا جاؤں میں یا مہالت کروں میں یا مہالت کیجی  
 مجھ پر اور جب قدم راہ پر رکھی کہی اللہم ربک انتشرت وعلیک توکلت ویک اغصمت  
 وایک تو صحت اللہم انت ثقتی وانت رجائی فاکفنی ما اھنی وکلا اھلت  
 بہ اللہم زودنی التقوی ووجھنی للخیر انما تو صحت یا اللہ ساتھ نام تیری کی حلا  
 اور تجھی پر بروسا کیا مینی اور ساتھ تیری چکل مارا مینی اور طرف تیری متوجہ ہوا میں یا اللہ  
 تجھی پر اعتماد ہے مجھ کو اور تجھی سی امید ہی پس کفایت کر مجھ کو اوس چیز سی کہ فکر میں ڈالنا ہے  
 مجھ کو اور اوس چیز سی کہ نہیں فکر کرنا میں اوسکی یا اللہ توشہ راہ دی مجھ کو تقوی اور متوجہ کر  
 مجھ کو وسطی خیر کے جد ہر کہ متوجہ ہوں میں اور یہ دعا ہر منزل میں پڑ ہے جبوقت کہ نکلی اس  
 منزل سی اور جب کہ پوری ہو اوروکھی لبس اللہ ویا اللہ واللہ اکبر تو کلت  
 علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن  
 سبحان اللہ یے سخن لکنا ہذا او ما کنا لہ مقررین ولنا الی ربنا المنقلبون اللہم  
 انت الحامل علی الظہر وانت المستعان علی الامور سوار ہوتا ہوں میں ساتھ نام  
 اللہ تعالی کے اور ساتھ مدد اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی بروسا کیا مینی اللہ پر اور نہیں ہے  
 بچا گناہ سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ بزرگ کی جو کچھ چاہا اللہ فی ہوا اور  
 جو کچھ نہ چاہا نہ ہوا پاک ہی وہ ذات کہ تابعدار کیا اونی ہماری لی اوسکو اور نہ تھی ہم وسطی  
 اوسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف رب اپنی کے البتہ پر نیوالی میں یا اللہ  
 تو ہی سوار کر نیوالا پشت سواری پر اور تجھی سی مدد چاہی جاتی ہی امور پر اور مقصود ان  
 دعاؤں ہی یہ ہے کہ یہ وقت سفر کی التجا ساتھ حق تعالی کی کرتا رہی اور توکل اور سپر کری  
 اور کی چاہے اور مشغول ساتھ اوسکی رہی اور حجاب ادب سفر سی یہ ہے کہ روزِ بخشنہ کی سفر



کری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اسی طرح کھڑے تھے اور چاہی کہ وقت صبح کی سفر کری چٹ  
 میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت فی حقنا لے برکت دی میری امت کو یہ صبح روزِ خورشید یعنی  
 جو کام اس میں کریں برکت پادین اور ہر کام میں مستحب یہی کہ شروع صبح کو کری کہ یہ وقت  
 بیکھڑ ہے اور چاہی کہ بعد از طلوع ہونی فجر روزِ جمعہ کی سفر کری کہ جمعہ کی نماز چھوڑ کر جانا بہتر ہے  
 اور جملہ آداب سفری یہی کہ جب تک دن گرم نہ ہو وتری نہیں کہ سنت اسی طرح ہی  
 اور اکثر رات کو راہ چلا کری حدیث شریف میں آیا ہے کہ رات کو چلا کر وہ راہ رات میں لپٹی  
 جاتی ہی یعنی مسافت تو طری معلوم ہوتی ہی لکھن سورت میں ہی کہ خوف و خطر نہ ہو اور رفیق  
 بہت ہوں اور جب لمبائی پر طری تو گھیر یعنی اللہ اکبر ہی اور جب شیب میں آوی تو تسبیح یعنی  
 سبحان اللہ بھی اور جب قریب پہنچی منزل کی تو کھی اللہم رانی اسألك خیر هذا المنزل وخیر أهله  
 وأعوذ بك من شر هذا المنزل وشر ما فيه اللهم أضرف عینی شرارهم یا ارحم الراحمین مانگتا ہوں تجھی  
 بہلائی منزل کی اور بہلائی اسکی رہنی والوں کی اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھی برائی منزل کی سی اور  
 برائی اوس چیز کی سی کہ اس میں ہی یا اللہ پیچھی برائی انکی برون کی اور جب وتری منزل پر  
 تو چاہی کہ دو رکعت نماز ادا کری اور کھی اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اُجَاوِزُهِنَّ بَدَیْ  
 وَلَا فَاجِرٌ مِنْ بَنِي مَآخِلٍ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ کلہوں اللہ کے کہ پوری ہیں ایسی کلہی کہ  
 زمین سجاور کر با اونی بہلا اور نہ برابرائی اوچی کی سی کہ پید کی اور جب رات ہو تو کھی یا اَرْضِیْ  
 وَرَبِّیْ اَللّٰهُ اَعُوْذُ بِاَللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْكَ وَشَرِّ مَا یَدْبُ عَلَیْكَ وَاَعُوْذُ بِاَللّٰهِ  
 مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدٍ مِنَ الْحِیَّةِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَاَلِدٍ وَاَمَّا وَلَدُہٗ  
 مَا سَكَنَ فِی الْبَلَدِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّیِّعُ الْعَلِیْمُ اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی اور پناہ  
 مانگتا ہوں میں ساتھ اسد کی تیری برائی سی یعنی خسف وغیرہ سی اور برائی اوچی کی سی کہ پید کی کی

تجہ میں یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اور بخیر کی سی کہ جتنی ہی تجہ یعنی حیوانات اور جن اور انس اور پناہ  
 مانگتا ہوں سنتا اس کی برائی شہر کی سی اور برائے کمال کی سی اور ہر طرح کی سانپ اور بچھو کی سی اور برائے  
 شہر کی یعنی والوں کی سی یعنی خباثت یا آدمی اور برائی جتنی والی کی سی اور بیٹی کی سی یعنی اولاد آدمی  
 یا اولاد ابلیس اور وسطی اللہ کی سی وہ چیز کہ سکونت پکڑی ہی رات اور دن میں اور وہ بھی  
 والا اور جانبی والا فائدہ کہا بخیر یعنی کہ فرمایا خیر صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ چاہتا ہے تو اچھی چیز  
 کہ جب نکلی تو سفر کو یہ کہ ہوگا تو بہتر یاروں اپنی سی ہیئت میں یعنی صورتہ اور حال میں اور  
 بہت زیادہ انکا از روی توشہ کی یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا اور  
 تو عرض کیا مینی کہ ان چاہتا ہیں میں خدا ہوں تمہیں باپ سی فرمایا آنحضرت مینی کہ پڑہیہ  
 پانچ سورتیں قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل عوذ برب الملق اور قل عوذ برب الناس  
 اور شروع کر سورۃ کو ساتھ بسم اللہ کی اور ختم کر قرآنہ اپنی ساتھ بسم اللہ کی یعنی سب چہ ہوگی  
 کہا بخیر مینی اور تہا میں غنی بہت مال والا پس تہا میں نکلتا سفر میں پس ہو جاتا میں تباہ  
 حال یاروں سی ہیئت میں اور کمتر اوشی توشہ میں یعنی باوجود کثرت مال کی بد ہیئت اور  
 مفلس ہو جاتا میں بسبب انکم مال کے اور بی برکتی کی پس شیشہ ہوں میں جیسی کہ سیکھی مینی  
 یہ سورتیں رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سی و رد او مت کی انکی پڑھنی کی بہترین اون کی سی  
 ہیئت میں اور زیادہ ترین اونکی سی توشہ میں بیان نکات پیرتا ہوں میں سفر اپنی سی نقل کے  
 یہ ابو جلی فی اور منزل پر اور ترکے پڑے اَعُوذُ بِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ التَّائِمَاتِ شَرِّ مَا خَلَقَ پناہ مانگتا ہوں  
 میں ساتھ کلمہ اللہ کی کہ پوری ہیں برائی اور چیز کی سی کہ پیدا کی کہ اسکی بڑی فضیلت آئی ہی موقوف  
 بسیار صحابی سی روایت ہی کہ حسنی بہیہ دعا پڑھی متعین ہوتی ہیں اور سپر تر ہزار فرشتی کہ دعا بخشش کی  
 کرتے ہیں اسکی لہی اور قرآن ہے توشہ تر ہے یہ روایت ملا علی قاری فی حصص میں کی شرح میں نقل کی

اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ ایک شخص فی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر  
 عرض کیا کہ آج کے رات ایک بچہ کے کاٹنی سی کیا ایذا اوٹھانی مینی فرمایا آگاہ ہوا کہ  
 کہتا تو جو وقت کہ شام کرنا اٹھو بکلمات اللہ الثمات من شتر ما خلق تو ضرر نہ پہنچا  
 تجھ کو اور جو کوئی منزل پر اوڑھ کر یہ پڑے تو نہیں ضرر کرتیے اوسکو کوئی چیز جب تک  
 کو چمکری یہ روایت مشکوٰۃ میں ہے اور ابن بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت  
 کی ہے حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ عنہ سی کہ وہ قفل کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کہ فرمایا آپؐ نے جو کوئی ارادہ کری سفر کا پس پکڑی دونوں بازو اپنی گھر کی دروازہ  
 کی اوڑھ لے گیارہ بار قفل ہو اللہ اللہ متوا ہے اللہ تعالیٰ نگہبان اسکا یہاں تک کہ پری  
 یہ روایت تفسیر درخشور میں بھی اور دعائیں تفصیل سی کتاب حصص حصین وغیرہ  
 میں منقول ہیں جو چاہے سو پڑے اور حمد آداب سفر سی یہ ہے کہ روز و شب میں غلط  
 اور احتیاط سی رہی دن میں تنہا نہ چلی اور قافلہ سی الگ ہو شاید کہ کوئی گہات میں ہو یا  
 ہلری سی رہ جاوی اور رات میں جاگتا رہے اور بخیر نہ سووی آیا ہی کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم جب اول شب سفر میں سوتی تو بازو اپنا نیچے منہ سارک کی بچھاتی اور آخر شب  
 میں سوتی تو بازو کھڑا کر کہتے سی کی اوپر کہہ کر سوتی کہ اس سی بہت غفلت نہیں ہوتی  
 سونی میں اور جدی جاگ اٹھتا ہے اور سخت یہ ہے کہ رات کو نوبت نہ نوبت جاگتی  
 رہیں جب کوئی دشمن یا دروغ رات میں یا دن میں قصداً اندھا کر سی تو آتہ الکرسی  
 اور قفل ہو اللہ اللہ اور قفل عوذ برب الفلق اور قفل عوذ برب الناس پڑے اور نہایت  
 خدا کہ وہ نہ پڑے اور تو قفل اوسپر کری اور وہ داغ و سس سی چاہی اور حمد آداب سفر  
 یہ ہے کہ اگر سوار ہو تو سوار سی پر چم کری اوسکی طاقت سی زیادہ بوجہ نہ لہی اور موہ نہ مار



کہ ہر جاندار کی سونہ پنا منع ہی اور سواری پر سووی نہیں مگر ان نہو یعنی فید کی حالت میں بوجہ بہت  
 ہو جاتا ہے برنگی پس سووی نہیں اور اگر تھوڑی سی دیر اور تریاگری سواری پر ہی تو اس میں بہت  
 سہرانی اور رحم ہی اسپر اور بعضی گلی بزرگ وقت کرایہ کی شرط کر لیتی تھی کہ سواری پر ہی اور تریاگری نہیں  
 اور اسکی مقابلہ میں کرایہ زیادہ دیتی تھی اور بعد ازان اور تریاگری تھی کہ اس میں حسان ہی جانور پر اور  
 کرایہ دینی والی پر ہی یعنی شرط کی تھی کہ اور تریاگری نہیں اور اسکی عوض میں کرایہ سہی زیادہ دیا اور باوجود اس  
 جو اور تریاگری رحم کر جانور سی تو حسان جانور پر ہی ہوا اور اسکی مالک پر ہی اور جو کوئی جانور پر زیادتی  
 کر گیارہ قیامت کی اوس سی پوچھا جاو گیا اور چاہی کہ نگاری سی یعنی کرایہ دینی والی سی قصہ حکم  
 نمبری کہ آسانی اور چشم پوشی کرنی معاملات میں فضائل اعمال سی ہی اور چاہی کہ زیادہ اوس خیر سی  
 کہ شرط کی ہی نہ لاوی جانور پر اگرچہ فقہانی شی قلیل میں تو سم کیا ہی یعنی اجازت دی ہی ولیکن طریقہ  
 اہل ورع کا یعنی پرہیزگاری کا یہ نہیں ہی اسی کہ احتیاط اس میں ہی اسی کہ حرات کرنی تھوڑی ہی یا دتی  
 پر رفتہ رفتہ بہت سی زیادتی کی طرف کہینچ لی جاتی ہی اور جو کوئی محل شبہ سی نہ پرہیزگری حرام میں پڑ جاتا  
 ہے اور حلقہ آداب سفر سی یہ ہی کہ جن چیزوں کی حاجت بہت پڑتی ہی مانند مسواک اور  
 کنگی اور مانند ان کی ہمراہ رکھی اور حدیث میں آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسافرت میں  
 سرمہ دانی اور آئینہ اور مسواک اور کنگی اور مقراض اور قارورہ ہمراہ لیتی تھی اور سرمہ لگانا نزدیک  
 سونہ کی سنہ سے فرمایا ہے آنحضرت علیہ السلام نے کہ لازم مگر و تم سرمہ لگانا نزدیک سونہ کی اسی کہ  
 وہ زیادہ کرنا ہے بنیائی کو اور اوگتا ہی بالون کو یعنی پلکوں کو اور ہر اکہہ میں تین تین سلائیان  
 لگاوی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ داہنی اکہہ میں تین سلائیان اور بائیں میں دو لگاوی  
 اور صوفیہ فی جہاگل اور سی کو زیادہ کیا ہے یعنی یہ بھی رکھتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ جس  
 فقیر کے ساتھ جہاگل اور سی نہیں ہی دلیل ہے اوسکی نقصان دین کی اور کہنا اوسکا واسطی

چارورہ  
 شبہ کو  
 حق میں  
 شبہ مراد  
 بیان شہی  
 تہجہ یا کو  
 جہاگل  
 کہ لکھی

احتیاط طہارت پانی کے اور دھونی کپڑی کی ہی یعنی چاگل ایسی ہی کہ پانی محفوظ رکھا  
 رہی زمین اور سطحی خشک نی دھونی کپڑی اور سطحی پانی کھینچی کی ہی اور متقدمین یعنی صحابہ اور تابعین نے کتنا تحکم  
 پر ہی کیا ہی اور کپڑی زمین پر خشک کر لیتی تھی اور یہ نہایت تخریب ہے پس چاگل اور ریشی  
 رکھنی بدعت ہی ولیکن بدعت حسنہ ہی اور بدعت بری وہ ہی کہ تغیر کری سنت قدیمہ کو اور جو  
 چیز کہ مذکور سی سنتوں کی وہ مستحسن ہے اور احتیاط طہارت ظاہری میں خوب ہی جب تک کہ تہویب  
 فوت ہوئی اس عمل کی کہ افضل ہے اوس سی اور اگر سبقت ہوئی ایک ایسی امر کے ہو کہ افضل  
 اوس ہی تو خوب نہیں ہی وہ احتیاط آسلی کی کہا ہے علمانی کہ عالم کو نچائیسی کہ آپ کپڑی  
 دھو کر اگر قدرت دہلانی کی رکھا ہوا سلی کہ اس مدت میں مشغول علم میں نہیں ہونیکا کہ افضل  
 اعمال ہے اور بعضی کو سطحی وضو کی راہ دور دراز جاتی ہیں تا جاریے پانی پر پہنچیں حقیقت  
 میں عبت کرتے ہیں کیون اس زمانہ میں مشغول ذکر و فکر میں نہون کہ عمل دل کا ہی اور یہ حقا  
 عمل صحابہ اور متقدمین کی ہے کہ ان کو صاف کرنا دل کا ضرورت تر تھا ستر کر نی بدن کی سے  
 یہاں تک کہ صحابہ بعض اوقات بعد از کہانی کی ہاتھ نہ دھوتی تھی اور پاؤں کی نمون ہی ہاتھ کو کھنا  
 کر لیتی تھی سبب اسکی کہ کمال مستغرق ہوتی تھی اوقات ان کی عمل قلبی میں اور فرصت نہوتی تھی  
 اسکی کہ مقید ہون ہاتھ دھونی کے اور حجابہ داب غریبی کہ متعلق ساتھ حالت پہر نی کی طرف وطن  
 کی ہی یہ ہی کہ جب قریب اپنی منزل کی پہنچی تو پہلی آنکی سیکو گھر میں بھیجی اور یکایک نہ چلا آوی  
 کہ حدیث میں اوس ہی منع کیا ہے آن سرہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حبشہ رفیع لاتی سفر سی تو اول مسجد  
 آتی اور دو رکعت ادا کرتی بعد از ان گھر میں آتی اور چاہی کہ وہ سطحی گھر والوں کی اور قریب اور دو رکعت  
 کا تحفہ لاوے سبب شہور کے کہ یہ سبب فرحت دال اور حاجت از دیا و محبت کا ہے  
 اور جملہ یہ اب غریبی کہ متعلق رہتا باطن کے ہے یہ کہ غیب سے ہر پکار آخرت کی ہوا اوس

چیز کی کہ مددگار ہو کار آخرت میں اور اگر سفر سب یاد تلی دین کا ہو تو نکری اور صفت  
 اپنی دل کی متغیر پاوی تو توقف کری یا ہر آوی اور چاہی کہ ہر شہر کی داخل ہونی سی قصد  
 دیکھنی بزرگون او سکی کا ہو اور کوشش اس میں کری کہ ہر ایک سی طلب فائدہ کی چیز کرے  
 اگرچہ ایک بیبات ہو اور قصد فائدہ کی چیز طلب کر فیسی نفع اوٹھانا ہو اس سی نہ بیان کرنا  
 اسکا اور قصد خوانی اور جو کچھ سفر میں عجائب و غرائب او سکی ہی بیان نکری اور یہ نہایت  
 ریاضت ہی اور اگر بیان ہی کری تو بقدر حاجت کی کری اور کسی تقریب ہی کہی اور کسی شہر میں  
 زیادہ سات یا دس دن سی قیام نکری مگر یہ کہ جس شہر کی زیارت کو گیا ہو وہ حکم کری زیادہ  
 رہنی کا اور اگر کسی ملاپ دار سی ملی تو زیادہ تین روز سی او سکی مان شہر کی کہ یہ حد ہے  
 ضیافت کی مگر کہ او سکودائی تیری ناگوار ہو اور ضرر ہو یعنی ہٹ کر نیوالا زیادہ رہنی کی لپی  
 اور اگر قصد کسی شیخی زیارت کا کری تو زیادہ ایک روز و شب سی نہ ہی یعنی اسلٹی کہ بزرگون  
 کو تکلیف دینی اچھی نہیں اور سفر میں عیش و عشرت میں مشغول ہونو کہ اس سی برکت سفر  
 کی جاتی رہتی ہی اور جس شہر میں جاوی اول و ثانی بزرگون کو دیکھی ہتھ تریف و فضیلت  
 یعنی اول بہت بڑی بزرگ سی ملی اور پراوس سی در بہ والی سی پراوس سی کم سی اور اگر  
 بزرگ گھر میں ہو تو او سکی دروازہ کیونہ کہٹ کاوی اور تکلیف کلنی کی او سکوندی بلکہ منتظر بیٹھا  
 رہی تا وہ آپ کالی اور جب وہ کالی تو ادب سی او سکی اگی بیٹھی اور بغیر پوچھی بات نکری اور اگر  
 پوچھی تو بقدر سوال کے جواب دی اور او س سی مسئلہ بغیر او سکی رضا کی نہ پوچھی اور جس شہر  
 اور گناہ میں آوی و ثانی صلیح کی قبروں کی زیارت کری اور اگر یہ نہ چلے تو وہاں کے رہنی  
 والوں سی پوچھ لی اور بدون ضرورت کی اپنی حاجت کسی سی ظاہر نکری اگرچہ چاہتا ہو کہ  
 وہ قبول کریگا اور راہ میں ہمیشہ ذکر و فکر میں مشغول ہی اور بہتر یہی کہ ذکر و دل میں



لوگوں کو سنا وہی نہیں اگر کوئی اوس سے کچھ بات پوچھی تو ذکر کو ترک کری اور جواب ہی  
بعد ازاں پھر ذکر کرنی لگی کہ اسکو بہت دخل ہے اپنی حال کی پوشیدہ کرنی میں برخلاف نفس  
کی اور اگر اوسکو خدمت صلیحا اور فقر کی ہمارہ لگی تو سفر نہ کری کہ مقصود سفر سے یہی ہے پس  
صورت میں سفر کرنا کفران نعمت ہی کہ اس نعمت کی قدر نہ کی اور سفر بی فائدہ اختیار کیا  
اور جب سفر میں کچھ تقصیر و نقصان معائنہ کری تبشیں میں کہ شہر میں کہتا تھا جانی کہ یہ سفر علتی ہی ہے  
آوی اور چاہی کہ ارادہ کرنے والا سفر کا اول خواہش نفسانی کو اپنی میں ہی دور کرتی سفر  
میں خوار نہ ورنہ جو باغ خواہش نفس کا ہی ہمیشہ خوار ہی اور حجاب اب سفر سی بلکہ واجبات  
اوسکی سی یہی کہ پہلی سفر کے خصلتیں شرع کی کہ احتیاج ہوتے ہے اون کی سفر میں اور پہچانا  
قبلہ کا اور اوقات نماز کا اور مانند ان کی اس قسم کی علم سی کہ متعلق ہے سفر کے سیکھے  
تا سفر اسکا باعث گمراہی کا نہ و اللہ الموفق اور اللہ توفیق دینی والا ہی اب ایک اور  
سفر کا حال لکھا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ معلوم کرنا چاہی کہ کہاں سی آیا ہی اور آخر گو  
کہاں جائیگا اور آئی اوسکی سی بیچ اجماع کے مقصود کیا ہے پس ثواب کتاب و سنت سی معلوم  
کری کہ جو کوئی کہ بیچ اجماع کے ہے مسافر ہے اور اس سفر کے کتنی ہی منزلیں ہیں منزل اول کوچہ  
پیٹہ باپ کی ہے اور دوسری منزل رحم مان کا اور تیسری منزل اوسکی میدان دنیا کا  
اور چوتھی منزل قبر اور پانچویں منزل موقف قیامت اور چھٹی منزل بہشت یا دوزخ اور ہر  
آدمی کسب سعادت منزل بہشت کا اور شقاوت منزل دوزخ کا بیچ منزل دنیا کی کربا ہے  
اور مرکب عمر کا بیچ منزل کی ہمیشہ سیر میں ہی اور یہ کہ دم کی کچھ خبر نہیں کہ کہاں ہی اور ہر سال  
ایک قدم کی ہی اور ہر دن مانند ایک میدان کے اور ہر مہینہ مانند ایک کوس کی اور ہر سال  
ایک فرسخ کی اور ہر سال نس کہ یہ شخص لیتا ہے ایک اینٹ گہرا اوسکی ہی گرتی ہی اور گہرا اوسکا

ہوتا جاتا ہے اور ایک قدم ساتھ آخرت کی نزدیک ہوتا ہے اور دنیا سی دور ہوتا ہی پس  
 حقیقت کی دنیا ایک پل ہی رہ گذر آخرت کی اور ایک مسافر خانہ ہے اوپر دیوار جنگل قیامت کی  
 رکھا ہوا اور عاقل وہ ہے کہ اوپر سرپل کی ساتھ عمارت کی نہ مشغول ہو وی اور دل بیچ اوسکی  
 نہ باندھے اور مسافر خانہ دنیا کی سی توشہ جنگل قیامت کا اوٹھا وی اور اوپر زینت اوسکی کو فرغیہ نہ ہو  
 اور جو کچھ قدر حاجت سی زیادہ ہو وی اوسکو زہر تاجانی اور یقین جانی کہ تمام بادشاہ رومی میں  
 کی کل کو خاک افسوس کی اوپر سرکی ڈالینگے اور فریاد کرینگے کہ افسوس تمام خزانہ دنیا کی خاک ہوتے  
 اوپر بیچ اوسکی پہونا اور چاندی نہوتا اور مراد ان بادشاہوں سی وہ بادشاہ ہیں جو خلاف شرع  
 کام کرتی ہیں اور پہر بی توبہ کی مرگئی اور اگر توبہ کر کے مری ہیں تو حق العبادوں پر رہیگا اور  
 حق اللہ اوں سی معاف ہو جاوے گا یہ حال سفر کا جو لکھا گیا کتاب آداب الصالحین سی اس فیض  
 خواندنی ہین لکھا بلکہ ایک اور معتبر کتاب سی لکھا ہی امی بہائی مسلمانوں ذرا غور کر کی سنو  
 اس بات کو کہ آدمی بعد مرنے کی قبر میں رہیگا کہ جب کو بزرگ کہتی ہیں پھر قیامت کی بعد حساب کتاب  
 وغیرہ کی آخر آدمی جنت میں جاوے گا یا دوزخ میں تو چاہی مسلمانوں کو کہ اول دریافت کریں  
 کہ کن کاموں سی آدمی دوزخ میں جاوے گا اور کن کاموں سی جنت میں تو جن کاموں سی آدمی  
 دوزخ میں جاوے گا ان کاموں سی سچی اور جن کاموں سی کہ جنت میں جاوے گا ان کاموں کو  
 کری اور خدا تعالیٰ سی توفیق چاہئے نیکی کی اب جاننا چاہی کہ بعض آدمی کچھ مدت اعراف میں ٹہریں  
 اور آخر پر ہشت میں جاوے نیکی اور اوں آدمیوں کا بیان کہ جو اعراف میں ٹہریں تفسیر معالم  
 التنزیل سی بیان لکھا جاتا ہے کہ فرمایا اللہ صاحب فی و بئینہما حجاب و علی الاعراف رجال  
 یعرفون کلاً بسمہم و نادوا الحجاب لجنۃ ان ساءم علیکم کفر بیدہم و ساءم  
 یطعمون و بئینہما حجاب یعنی در میان جنت اور دوزخ ایک رکھ گیا کہ در میان این جنت

اور اہل دوزخ کی پردہ ہی اور یہ دیوار ہے کہ ذکر کیا جبکہ اللہ تعالیٰ فی سبچ قول اپنی کے  
 قَضَرَبَ بَيْنَهُمْ لِسُورٍ لَّكَ بَابُ الْاِسْمِ قَائِمٌ كِي وَرَمِيَانِ اَوْ كِي اِيك ديوار کہ و اٹلی کچھ دروازہ  
 ہی قولہ تعالیٰ وَ عَلٰی الْاَعْرَافِ رِجَالٌ اَوْ اَعْرَافِ یہ وہی دیوار ہی درمیان جنت اور دوزخ کی  
 اور اعراف جہم ہی عرف کی اور یہ نام ہی مکان اونچی کا اور اس سے خود ہی عرف الذیک  
 یعنی چوٹی مرعکی سبب بچی ہوئی اوسکی کے اور بدن اوسکی سی اور کھانسی نی کہ نام رکھی گئے  
 یہ دیوار ساتھ اعراف کی اسی کہ اہل اعراف کی پہچانین گی لوگون کو اور اختلاف کیا علانی  
 بیچ اون لوگون کی کہ خبر دی جبکہ اللہ تعالیٰ فی اوپر اعراف کی کہا خذیفہ اور ابن عباس رضی فی وہ قوم  
 ہیں کہ برابر ہوگی نیکیان اونی اور برائیان اون کی پس باز رکھین گی اون کو برائیان جنت  
 اور بڑا لیجا و نیکی اونیکیان دوزخ سی اور ہیں گی وہ اعراف میں یہاں تک کہ حکم کریگا  
 اللہ تعالیٰ سبچ اون کی جیسی چاہیگا بہر داخل کریگا اون کو جنت میں ساتھ فضل اور حیرت  
 اپنی کے اور ہیں وہ پچھلی اون لوگون کی جو داخل ہوں گی سبچ جنت کی خبر دی ہوگا ابوکرا  
 فی ابن مسعود رضی بانسا کہ کہا ابن مسعود رضی فی حساب کی جاو نیکی لوگ دن قیامت کی پر  
 جو کوئی کہ ہون گی نیکیان اوسکی زیادہ برائیوں سی بقدر ایک نیکی کے تو داخل ہوگا بیچ جنت  
 کے اور جو کوئی کہ ہوگی برائیان اوسکی زیادہ نیکیوں سی بقدر ایک برائی کی تو داخل ہوگا وہ  
 آگ میں بہر بڑا اونہون فی قول حق تعالیٰ کَا فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلٰحُونَ  
 وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلٰیہ ترجمہ سو جبکی ہا بری ہوں  
 تولین وہی لوگ کام لی نکلی اور جبکی ملکی ہو میں تولین سو وہی ہیں جو بار بیٹی اپنی جان دوزخ  
 میں رہا کر نیکی بہر کہ کہ میران البتہ ہلکا ہوگا ستھ بوجہ یک جبہ کی اور بڑھیکا ایسی ہی اور کہ کہ  
 کوئی کہ برابر ہوگی نیکیان اور برائیان اوسکی پس ہوگا وہ صاحبون اعراف سی بہر کٹر ہی ہوگی



وہ اوپر صراط کی اور پہچانین کی اہل جنت کو اور اہل دوزخ کو پہرب دیکھین گی طرف جنت  
 کے تو چار کر کہین گی سلام علیکم اور جب پہر کر دیکھین گی طرف اہل دوزخ کی تو کہین گی کہ تبتا  
 لا تجعلنام مع القوم الظالمین یعنی ای رب ہماری ہمنو کر گنہ گار لوگوں کی ساتھ اسی پر  
 صاحب نیکوں کی پس البتہ دی جاوینگی وہ ایک نور کہ چلین گی سمت او سکھی منی اپنی او  
 داہنی اپنی اور دیا جاوگا ہر بندہ کو او سدن ایک نور پس وینگی اوپر صراط کی تو چہین لیگا  
 اللہ تعالیٰ نور ہر منافق کا پہرب دیکھین گے جنتی حال منافقون کا تو کہیں گی ای رب جاری  
 پورا کر ہماری لپی نور ہمارا اور اسی پر اصحاب اعراف کی پس چہینا نہین جاوگا نور اون کا او  
 باز کہین گی اون کو برائیان او کی اس سی کہ گذرین اور باقی رہی گی بیچم دلون اون کے  
 طم اسلی کہ چہینا نہین جاوگا نور ہاتھون اون کی سی چنانچہ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تکتھوہ  
 وھم یطعمون اور ہوگا طم و سطلی اوس نور کی جو کہ ہوگا بیچم ہاتھون اون کی پر داخل  
 کی جاوینگی جنت میں اور ہون گی وہ آخر اہل جنت کی داخل ہونگی میں کہما شربیل بن سعد  
 کہ اصحاب الاعراف وہ لوگ ہین جو کھلی جہاد کو بغیر اذن ما پاب اپنی کی اور روایت کیا اوسکو  
 مقاتل نے بیچم تفسیر اپنی کی مرفوعا اور کہا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جہاد کیا اونھون فی السدی راہین  
 نافرمان ہو کر انبی ما پاب سی اور قتل ہو سی پس آزاو ہو سی وہ لوگ آگ سی بسبب قتل ہونے  
 اون کی کی بیچم راستہ اللہ کی اور باز رکھی جاوینگی وہ جنت سی بسبب نافرمانی کرنی اون کے  
 کی اپنی ما پاب سی اور ہونگی وہ آخر اون کی جو داخل ہون گی جنت میں اور مروی ہی مجاہد سی  
 کہ یہ وہ لوگ ہین کہ راضی ہی جنسی ایک ما پاب اون کی کا سوا سی دوسرے  
 او پر اعراف کی میان تک کہ حکم کر گیا اللہ تعالیٰ در میان خلق کے پر داخل  
 اور کہما عبد الغزیز بن سحی کہانی فی کہ یہ وہ لوگ ہین جو کہ مری بیچم زمانہ فترۃ

جو یہی اور انھوں نے  
 کی در میان زمانہ  
 وہ زمانہ فترۃ  
 اور اسطوریہ  
 یہی مرفوعی در میان زمانہ  
 ہو وہی در میان زمانہ فترۃ  
 ۱۲۷۱۲

فی دین اپنا اور کہا گیا کہ وہ اطفال ہیں مشرکین کی اور کہا حسن فی کہ یہ صاحب فضل ہیں جو  
 میں سے کسی کی خبر ہیں گی اور پر اعراف کی پس جہانک کر دیکھیں گی اور چشتیوں کی اور دوزخوں  
 کے پس معلوم کریں گی حال فریقین کا یقیناً فَوْنٌ مُّکَلَّدٌ بِسَمْعِهِمْ یعنی پہنچائیں گی اہل جنت  
 کو ساتھ روشنی چہرہ کی اور اہل دوزخ کو ساتھ سیاہی چہرہ کی اور ان کے کی و نَادُوا  
 اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ یعنی صوبت دیکھیں گی جنتیوں کو کہیں گی سلام تمہیں  
 لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ یعنی صاحب اعراف داخل ہونگی حال ان کے امید رہو گے  
 داخل ہونی اور سیکلی اور یہ جو فیہ عالم التنزیل میں لکھا ہے کہ وہ رُکِی رُجِی جنت ہی سبب  
 جہاد میں جانی اور ان کے بی اذن مابا پ کی تو یہ محفل لکھا ہے اور تفصیل آگے یہ ہو کر اجازت  
 مابا پ کی جہاد میں جانی کی لپی اور سوقت ہی کہ جب فرض کفایہ ہوا اور صوبت فرض عین ہو  
 تو اور سوقت اجازت کی حاجت نہیں ہی اب کچھ بیان جنت اور دوزخ کا کتاب تفسیر  
 الغافلین ہی بیان لکھا جاتا ہے اب شروع ہوا احوال دوزخ کا وہ یہ ہے کہ اللہ صاب  
 فی فرمایا ہے وَاِنْ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِينَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ كُلٌّ لِّبَابٍ مُّنتَهٍ  
 جَزَاءُ مَّقْسُوْتٍ رَّجْمًا اور دوزخ پر وعدہ ہی اور ان سب کا اور سکی سات دروازہ  
 ہیں ہر دروازہ کی لپی اور ان میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہی کہ جب ہزار برس تک دوزخ دہنکا گیا تو سرخ  
 ہوا پھر ہزار برس دہنکا گیا تو سفید ہوا پھر ہزار برس تک دہنکا گیا تو سیاہ ہوا قیامت  
 تک وہی سیاہ رہیگا جیسی اندر یہ رات ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حضرت  
 جبریل علیہ السلام ہی پوچھا کہ کیا سبب ہے جو کہی مینی میگائیل کو جنت نہیں دیکھا تھا  
 جبریل نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ جو کھتی ہو سچ ہے جس میں دوزخ میں نہ لیا ہو ہے

اوس روزی میکائیل کی دل میں اوسکی بہت ساگمئی ہی ماری خوف کی ڈرتی رہتی ہیں پھر ہنسی کی گویا  
 موندہ سی نکلی سبحان اللہ جو ایسی مقرب فرشتی ہیں اونکی دل میں دوزخ کی دہشت ایسی بیٹھی ہی کہ ہوش  
 دھوا سکتی رہی اس فکرمین پڑی رہتی ہیں کہ خدا جانی کس کو حکم ہوا اسمین ظلمی کا وہ مالک مختاری  
 سب کا چوٹی پڑی نہا و سکی بندی میں عاجز و جاہلی جب چاہی کری اور یہ آدمی زاد ایسی مغرور اور  
 سرکش ہیں دنیا پر ایسی بھولی اسد کی حکم سی ایسی غافل بھوی کہ اسمقام کا اون کو کچھ خیال نہیں دن رات اپنے  
 آرام اور نام کی کام میں لگی رہتی ہیں دوزخ کی عذاب کچھ نہیں ڈرتی وہ ان کیا حال ہوگا کیسی بلا میں  
 گرفتار ہونگی کہ جسکا کچھ حذو پلان نہیں اوسدم نامہ و فریاد کچھ کام نہ آوی گا معذرت اور گرگڑانا کسی کا  
 کچھ نہ سنا جائیگا کہتی ہیں کہ جب لوگ اپنی اعمال کی ندر سی دوزخ میں بہری جاوینگے روئی روتی چلا چلا  
 حیران ہونگی کوتی ان کی نہ سنی گا کہیں گے دنیا میں جب ہم پر مصیبت پڑتی ہتی منت اور زاری  
 کوتی سجاتا تھا یا صبر کرنے سی کم ہو جاتا تھا یہ کیسی مصیبت ہی کہ ہزار برس گزری نہ کوتی سجاتا تھا یا صبر کرنے  
 نہ یہہ دکھ کم ہوا تھا یہہ دکھ کس سی کہیں کہ ہر جاوین ہی کہیں گے سَوَاءُ عَلَیْکَ اَجَزْنَا اَمْ صَبَرْنَا  
 مَا لَنَا مِنْ مَّحْضٍ رَحْمَةٍ اب برابر ہی ہماری حق میں ہم بغیراری کرین یا صبر کرین ہکو نہیں حلائی  
 جب ہزار برس او گز جائینگے تب ایک برصید پیدا ہوگا یہہ دیکھ کر خوش ہوگا قیاس کرینگے شاید  
 اسدنی ہم پر رحم کیا جو پانی بہیجا اب پیاسکی رنج سی خلصی پاوین گی او سوقت حضرت جبریل سی اللہ تعالیٰ  
 یون پوچھیا گی گنہ کار کیا کہتی ہیں عرض کریں گی تو خود بخود ہونا ہی تجھ پر کچھ پوشیدہ نہیں یہہ  
 چاہتی ہیں حکم ہوگا کہ جو اس بریدین ہی بری و بین بری ہو برسیں گی ایک ایک از نشانی برابر سی  
 زہر دار کہ خشکی کاٹنی سی ہزار برس تک جہنم دوزخ شش می گی پھر ہزار برس تک غل اور زہر دار می جانیگی  
 پاؤں مانگی گی تب ایک کھالی بدلی ظاہر ہوگی اوس سی سانپ بریدین گی خشکی کاٹنی سی دوزخ ہزار برس  
 تک بیتابی اور بی قراری او نوین رہی گی فرمایا اللہ صاحب رزقنا شہید عذاباً فَوْقَ الْعَذَابِ کَانَ



یقیناً وہ سچے بڑے پارسہ اور پارسہ پر عذاب بدلا اور سکا جو شرارت کرتی تھی غرض طرح طرح  
 کی عذاب پی در پی گنہ گاروں کی واسطی دوزخ میں موجود ہیں ایک دم کی فرصت اور تھوڑی تخفیف بھی  
 نہ ملی گی اسی بہانہ پر اگر اللہ و رسول کی کھٹی پر ایمان رکھتی ہو تو قیامت کی عذاب سے ڈرو اپنی عمر اللہ تعالیٰ کے  
 عبادت اور بندگی میں کاٹو رسول اللہ کی پیروی میں نہ ہو دنیا کی الفت چھوڑو شہوت اور لہو کا موت سے  
 دور رہا گو سرکشی اور گمراہی اختیار نہ کرو اس منہمک حقیقی کے عدلیہ کو کہو اس کی قہاری اور جباری کی غضب نہ سہی  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے خوب یقین کرو کہ بدکاروں کو اور نافرمانوں کو دوزخ میں ڈالے گا دوزخ کو  
 اونسی ہر گچا پس چہی بکرون کی وہی جگہ ہی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خوشی چاہتی ہو اس کی حکم رباری  
 کرتی ہیں وہی بہشت میں داخل ہوں گی یوں روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا جسم  
 بنانی کی واسطی مٹی خمیر کرنے لگی حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک ذرہ آگ دوزخ کی لاکر زمین میں رکھی ستا  
 طبق زمین کو اونسی مجلس دیا جلانا آخر وہ آگ دنیا میں نہ رہی بلکہ حضرت جبریل لائی بھی چال ہوا  
 غرض سات مرتبہ آگ لائی جب یہاں وہ نہ ٹھہری تب جناب باری تعالیٰ میں عرض کی خداوند دوزخ  
 کی آگ کی طرح دنیا میں قرار نہیں پکڑتیے حکم ہوا کہ اسی جبریل دمی کی واسطی مٹی دوسری آگ بنائی ہی  
 اس کو لوہی پتھر لکڑیے میں رکھی ہی اوسی لیجا حضرت جبریل علیہ السلام بموجب فرمان کی دہی آگ  
 لائی کہ آدم علیہ السلام کی جسم مبارک میں لگی روایت ہے کہ حضرت رسالت پناہ کی ایک دن حضرت  
 جبریل سی پوچھا کہو بھائی دوزخ کی کیا صورت ہے ذرا اوس کو بیان کرو حضرت جبریل نے فرمایا یا رسول اللہ  
 قسم ہی مجھ کو اس کی جسی تہی نہ پیر کیا اگر دوزخ کی آگ سوئی کئی ماکی برابر دنیا میں لاؤں تمام آسمان میں  
 اور جواون کی درمیان میں ہی سب کا سب جل جل کر کباب ہو جاوی اور ایک قطرہ دوزخ کو  
 عرق بدن کا یہاں پہنچاؤں دنیا کی تمام لوگ اوسکی بدبو سی ایسی اذیت پاویں کہ جان سی ہاتھ  
 دھو بیٹھیں اور ایک زنجیر دوزخ کو کی جکڑنی اگر میں ہاں لاؤں اوسکی بدبو سی آدمی تو کیا

پہاڑ دہ کر چور چور خاک سیاہ ہو جاوین یا رسول کرسی کو دوزخ کی ایک کناری پر جس کا کچھ  
 ہی بہنیں ہی غلاب کرین دوسری کناری کی آدمی اوسکی طیش سی جل بہن کر کو نکالین جاوین  
 اور غار اوسکا اس قدر ہی کہ اگر کوئی ایک تہرا سمین ڈالی ہزار برس تک نہ چلی جاوے نہ پہنچے  
 اور چوڑی لگی لکڑی اوسکی لوہے پتھر خوراک دسکی آدمی اور پری و ان کی رہنی والون کو پانے  
 کی جگہ دوزخون کا پیپ لہو اور کہانی کو زقوم کا درخت جس کو سینگ کھتی ہیں اور اون کو  
 پتھر اپنی کا دوزخ کی رنگ سی ہی زیادہ سیاہ لیکھا فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ دخان میں لَات  
 النَّجْمَ الزَّوْجَ طَعَامًا لَا يَذُوقُهَا النَّفْلُ نَعْلِي فِي الْبَطْنِ ترجمہ شیک درخت سینج کا کہنا ہی  
 کہ نہ کار کا جیسی کھلا تانبا کہوتا ہی بیٹون میں اور دوزخ میں سات درواری ہیں ایک دروازہ  
 سی دوسری دروازہ مک ستر ہزار برس کی راہ ہی اور چوڑائی ہی اوسکی سی قدر ایک ایک دروازہ  
 ایک ایک گروہ کی لپی مقرر ہے اور ہر ایک دوزخ اپنی اوپر کی دوزخ سی ستر درجہ گرم اللہ تعالیٰ  
 کے دشمن اور منافقان سمین ڈالی جاوینگے اوگن گروہون میں بہاری بہاری اک کی طوق اور اتہ  
 پاوین میں لوہی کی ہت کران اور پیران دی جائینگے دونوں ہاتھون کو پیٹ کی طرف ہنی نکال کر  
 پیٹھ کی طرف کہنچہن گی اک کی کڑی مارین گی یہ حال سنگر خاب پنچہ علیہ السلام بہت متفکر ہی  
 رولی لگی بہر لوچا کہو ہائی جبریل کس طبقہ میں دوزخ کی کون قوم رہی گی جبریل علیہ السلام فی بیان کیا  
 یا رسول اللہ سب کی نیچی کی طبقہ میں منافقون کی جگہ ہی جو ظاہر میں مسلمان کہلاتی ہیں اور باطن میں  
 جو جو کفر اور شرک کی کام ہیں کرتی ہیں اللہ اور رسول کی محبت دل میں بہنیں کہتی قیامت میں  
 نہنیں ڈرتی موندہ میں کچھ دل میں کچھ موندہ کی سچی دل کی جھوٹی اور فرعون اپنی قوم سمیت ہیں گنا  
 اوسیکانام باوید ہی اوسکی اوپر کی طبقہ میں مشرک رہیں گی جو اللہ تعالیٰ کو مانتی تھی بہرور وہ کو  
 بھی اپنی مشکل کے وقت پکارتی تھی ان کی منت مانتی تھی خدا کی کاخانہ میں نہ کہ یہ سب کچھ

تھی اور وہی عبادت کی آداب و ن کیساتھ سجالاتی تھی اور سکام جہنم ہی اول کی اوپر کی طبقہ  
 میں ہو اور رضاری جو آخر زمانہ کی پیغمبر پر کہ اول کی کتابوں سے انکی پیغمبری صاف ثابت ہی جسکا  
 حال سنت کی باب سے معلوم کر چکی ایمان نہ لائی رہیں گی اور سکام نام مقرر ہے اور اسکی اوپر کی طبقہ  
 میں شیطان اور اسکی ذریات اور حسنی اسکی پیروی کی رہیں گی اسکا نام نطی ہی اور اسکی اوپر کے  
 طبقہ میں سود کوہانیوالی رہیں گی اور سکام نام حطیہ ہے ان چہ طبقوں کا حال بیان کر کے حضرت  
 جبریل ع چپ ہو رہی تب جناب رسالت مآب نے پوچھا کہ چہ دوزخ کا بیان جو تمہنی کیا معلوم  
 ہوا اب ساتوین کا بھی حال کہو کہ اسکی رہنی والی کون ہیں بولی یا رسول اللہ یہ خبر نہ پوچھو  
 حضرت نے فرمایا کیون نہیں اسکی حقیقت بھی سنائی حضرت جبریل نے جناب پاک کا سراپنی  
 جہاتی سے لگایا چوم کر کہا آپ نیچے انگلیں کر کے دیکھیں حضرت نے جو دیکھا بڑی کثرت سے عورت  
 مرد اسمین ہر چیز ہاں حضرت جبریل سے پوچھا یہ کسکی امت ہیں حضرت جبریل نے بیان کیا  
 کہ تمہاری اُمّت کی لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں بڑے بڑے گناہ کیے تھے اور سرکشی اور بکری  
 کی ساتھ رہتی تھی اور بڑا تہ دنیا سے گزر گئی حضرت یہ شکواری غم کے ہیوش و تباہ ہو گئے  
 حضرت جبریل نے حضرت کی سر مبارک کو چہاتی سے لگا کر بوسہ حضرت وہیں ہوش میں آئی فرمائی  
 لگی ہی بہائی اب سخت مصیبت اور بڑی پریشانی محبو حاصل ہوئی یہ کہہ کر روتی روتی اپنی خبر میں  
 تشریف کی گئی جاننا زہر گری کے آہ و زاری کرنی لگی اپنی خاوند کریم و رحیم کی عبادت میں مشغول  
 ہوئے جو رہ پر مجبور کرتے دعا پر دعا مانگتی سات دن تک یہی حال رہا کہ سیکو اسبات کی خبر نہوئی  
 کہ حضرت کمان تشریف فرما ہوئے آخر کو سب اصحاب مکمل کججری کی دروازہ پر آئی حضرت نے  
 پہلے ہی پہاں پہنچے کہ کوہان ہوا وہاں رہ فرمایا تھا اگر کوئی آہی تو اویسی بہتر آئی نہجو  
 جب کہ اسکا صمدیہ اجڑی میں باہر میں پڑا اسنے کہ کیا حضرت کا کام ہے کہ نہ کر کوئی انجام دے



ہوئی نالا اور فرما دے کرتی آخر کو سب اپنی اپنی گھر گئی اور یہ مکان جو کہ شاہد آپ فی رحلت فرمائیے  
 بعد اوسکی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں جا کر یہ سہر گزشت مفضل بیان کی حضرت  
 بی بی کو جو کئی دن ہی موافق معمول کی حضرت فی کہانی کی وقت نہیں بلایا تھا اسکا غم تو تھا ہی یہ حال  
 سنتی ہی بی بی بی بی نہایت بقراری ہی روتی ہوئی چھری کے پاس تھیں دیکھا کہ بلال غم میں  
 فرمایا کہ اگر دروازہ کھول دو تو میں حضرت کی چہرہ مبارک کو دیکھ کر سعادت حاصل کروں دونوں  
 جہان کی دولت ہی فائدہ اٹھاؤں بلال نے کہا کہ حضرت منع کیا ہے کہ کوئی اندر نہ آنی پاوی یہ بتا  
 سنکر بہت غمگین ہوئیں پاک پروردگار کی جناب میں عرض کرنی لگیں خداوند اگر تو اپنی کرم سی  
 اس دروازہ کو کھول دی تو میں اپنی باپ کا چہرہ دیکھوں زیارت کروں دین و دنیا کی نیک سچی  
 حاصل کروں دوہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سی وہ دروازہ کھل گیا حضرت بی بی بیتہ چلی گئیں  
 دیکھتی کیا ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاننا بھیجا کہ سجدہ میں بی بی روتی روتی آگئیں  
 آپ کے سوچ گئی ہیں چہرہ مبارک زرد اور جسم شریف دبلا ناتوان ہو گیا ہے ہاتھ باندھ کر عرض کیا یا رسول  
 یا رسول اللہ یہ کیسا غم اور کیا الم ہے یہ کس طرح کا دکھ اور ماتم ہے جو آپ فی اختیار کیا ہے مجھ کو اور سب  
 چوٹیے بڑوں کو ایسی سخت مصیبت میں ڈالا ہی زبان مبارک سی کچھ فرمائی اسکا جزہ کو اپنی راز  
 سی ٹھک لگا کبھی حضرت بی سجدہ ہی سر اٹھا کر دیکھا کہ بی بی فاطمہ نہایت عاجزی اور بقراری سی  
 کٹری ہیں فرمایا کیا کہوں ای جان بابا کیا بولوں ای فاطمہ آج سات دن ہوئی ہیں کہ جبرئیل  
 آکر ایک خبر پیش بادی ہی جسکی سنتی ہی میری دل پر بقراری چھا گئی کلیجہ میں تہرتی لگ گئی  
 اوس خالق کے بناس میں پڑا ہوں کارسار حقیقی کی خدمت کر رہا ہوں جب تک وہی نبی فضل  
 سی میری عقدہ کشائی نہ کری کون میری خبر لی کس سی یہ مصیبت دفع ہو سکی حضرت بی بی فاطمہ  
 سنکر بات بکتا دھامین منغزل ہوئیں رو رو کر مناجات کرنی لگیں ایت گزری ہو گئی کوہیں

حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمائی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری امت پر رحم  
 کیا خوشی کرو بہت غم کھاؤ حضرت نے یہ خوشخبری سنتی ہی سجدہ شکر ادا کیا پھر پوچھا کہ میری امت  
 کتنے گار کس صورت میں دوزخ میں جاوے گی حضرت جبریل نے کہا مردوں کی داڑھی عورتوں کی سر کے  
 بال پکڑ کر داخل کرینگے مگر اور امت کے کتنے گاروں کی طرحی موندہ ان کا سیاہ اور چہرہ بلی کی ہوتا  
 نہ ہوگا طوق زنجیر گلے میں ڈالا جائیگا اتنی بات سن کر حضرت کی کچھ تلپی ہوئی روایت یہی  
 کہ جو بوقت پیغمبر صاحب کی گئے گار امت کو دوزخ میں لجاوے گا مالک و مالک کی داروغہ پوچھیں گی یہ کی  
 امت کون قوم ہیں جو اور کتنے گاروں کی طرح انہیں نہیں لائی فرشتی کہیں گے پھر اس طرح پر حکم ہوا  
 ہی پھر مالک پوچھیں گی اسی گئے گارو تم کی امت ہو سچ بتاؤ وہی بولینگے ہم امت اوکنا ہیں خیر  
 قرآن شریف اور رمضان کا روزہ اور تراویح شکر کہیں گی کہ یہ دو فتوے محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کے اوپر اور تراویح دوزخی ہیں نام سنیں گے رد و کر بیان کریں گی کہ ہم اوی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں پر ان کی نظر دوزخ کی طرف پڑی گی دیکھیں گے  
 کہ زبانہ یعنی دوزخ کی پادہ ہیبت ناک بھیانک صورت میں بیٹھی ہیں اور انواع طرح کی خدائیں  
 دکھائی دیتی ہیں پیٹ پیٹ اسل در مضطرب مالک سی کہیں گی اگر مجھ کو تو تم سب مل کر  
 اپنی اس مصیبت پر خوب روئیں اور فریاد و فغان مچائیں مالک کہیں گے اسی بد بخت آج کا  
 روز تمہارا کیا کام آوے گا اگر دنیا میں سمجھ کر جلتی اللہ و رسول کے فرمان سجا لاتی اپنی خواہش اور  
 طمع کو کسی کام میں مغل نہ دیتی تو آج کا بھی کوئی درد میں پڑنے کی سیخ و خیم میں مبتلا ہوتی آخر  
 مالک دوزخ کو حکم فرمائیگی کہ کیا دیکھتی ہے ان کو اپنی طرف کھینچ جو ہیں دوزخ موندہ انیا اور  
 طرف پسار کر دوڑیں گی ایک بارگی ان سب کی زبان پر کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جاری ہوگا  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنتی ہی دوزخ الگ ہو جائیگی پھر مالک حضرت ہو کر دوزخ

کو کہیں گے ان لوگوں کو کچھ دوزخ جواب دی گی یہ لوگ اللہ کی پیاری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا نام لیتی ہیں کہیں کرکڑوں مالک کہیں گی اسی اللہ تعالیٰ کا یون حکم ہے ہم تم کیا کریں تب دوزخی  
 اگے دوڑ کر ہر ایک کو کچیر کی کسی کی گردن تک اور کسی کی کمر تک پٹ جاتی گی جیسا گناہ ہی کو  
 اسی انداز ہی کی موافق عذاب میں پستائیں گی مالک فرماتے ہیں اسی دوزخ کی آگ خوب خبرداران  
 مومنہ اور مومن کو نہ جلاتی سو نہ سی قرآن پڑا ہے اور سنی میں روضہ کی بہو کی پیاس کا دھڑا دھایا ہے  
 غرض اس حال ہی جیت تک اللہ تعالیٰ چاہیگا دوزخ میں ان کو رکھیں گا جب انکا وعدہ برابر ہوگا  
 اور مدت عذاب کی تمام ہوگی تب اللہ تعالیٰ کا حکم حضرت جبریل کو پہنچا اسی جبریل محمد کی امت کا  
 کیا حال ہے جا کر دیکھو حضرت جبریل دین کی دوزخ کے دار فعدہ اور وقت اپنی تخت پر دوزخی  
 پیچون بیچ بیٹھی ہوئے حضرت جبریل کو دیکھ کر تعظیم کو اوٹھیں گی اور کہیں گی کہ ہر آئی حضرت جبریل  
 فرماتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا احوال دیکھنے آیا ہوں فرمادے گا کیا حال ہے کس حالت میں  
 پہنچیں ہیں مالک کہیں گی گوشت پوست ہڈی کو ان کی دوزخ کی آگ کہا گئی ہی صرف جان باقی ہی  
 سو ہزاروں طرح کی عذاب میں پس رہی ہیں یہ کہہ کر دوزخی مومنہ پری سر پوشش اٹھانگی  
 دوزخی حضرت جبریل کو دیکھ کر کہیں گی اسی مالک سپہ فرماؤ یہاں کون ہیں جنکی صورت سی ہو  
 محبت کی بولتے ہیں ان کی پیاری وضع ہماری دلوں بہت بہاتی ہی مالک فرمادیں گی اسی گناہ  
 یہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی اتنی بہت گناہ گاران دوزخ  
 کی نام نہتی ہی شور و غل تھا کہ زنا و آہ اگر ٹہری سنت اور زہری ہی عرض کرینگے یا حضرت جبریل ہمارے  
 سلام ہماری پیغمبر کو پہنچائی اور ہماری آواز اور مصیبت کی خبر ان کو پہنچی اور کہیں گی کہ دنیا میں ہمارے  
 لیے فرماتی تھی کہ گناہ گاروں کی شفاعت میں کروں گا جہنم کی عذاب ہی ان کو بھڑاؤں کا حق تعالیٰ ہی  
 ان کی واسطی حضرت چاہوں گا سو بہت دن گزری کہ ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں کیا ہوگا



بھول گئی جلد ہر گنہ گاروں کی خبر لہجی ہماری مخلصی کی فکر کیجی حضرت جبریل جب اللہ تعالیٰ جاب  
 میں حاضر ہوئی پیغام گنہ گاروں کا حضرت رسالت پناہ کو پہنچا تاہو لجاوین گی اللہ تعالیٰ پوچھی گا کہ  
 جبریل مجھ کی اُمت کا حال کیا ہے عرض کریں گی خداوند اوسب جاتا ہے تجھ پر ظاہری میں کیا  
 عرض کروں جو کہہ اُن پر گزرتا ہی میں کہ سنو سی سناؤں تو کریم و رحیم ہے جب مناسب ہو  
 حکم فرما پر اللہ تعالیٰ اپنی فضل سے حضرت جبریل کو یاد دلاو گا کہ تم ہی اُن گنہ گاروں کا پیغام ان  
 پیغمبر کو نہیں پہنچا یا اب باؤ اور سنادو اور میری حبیب سی کہو کہ اب کنگاروں کی شفاعت کی مقام  
 میں آؤ اُن کی مغفرت چاہو اپنی وعدہ کو وفا کرو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت پیغمبر خدا کی پاس  
 جہان دی بڑی خوشی اور عزت سی ایک نہ متونی اور ایک دانہ یا قوت کی خمیہ میں جس میں چار نہر  
 بڑے بڑے موتی لنگتے ہیں جڑاؤ تخت پر نور کا تاج سر پر دلی اپنی آل اہل ہمارا اور اصحاب با وقار  
 کے ساتھ بیٹھے ہیں اور ہزاروں حورین خدمت میں حاضر ہیں جائیں گی جب حضرت علیہ السلام  
 حضرت جبریل کو دیکھیں گی پوچھیں گی کہ وہاں کی کہاں سی آتی ہو کیا خبر لائی حضرت جبریل مانگی  
 دوزخ کی طرف سی تمہاری اتسکا پیغام لایا ہوں احوال انکا یہ سی کہ دوزخ کی آگ اُن کا جسم کہتی  
 صرف جان باقی ہے بڑی مصیبت سخت اذیت میں گرفتار ہیں مجھ کو دیکھ کر بہت خوش ہو  
 تمہاری خدمت میں بہت بہت سنا عرض کیا ہے یہ پیغام دیا ہے کہ اب ہکو کوچہ باب و نواہی  
 باقی نہیں رہی رحمت لہجی ہماری فیکر کو پہنچی شد ہماری خبر لہجی حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس پیغام کو سنتی ہی نہایت تکلیف اور مضطرب ہو کر زار زار رو دینگی نور کا تاج اپنی سر سے اتارے گی  
 تنگی ہر فرما رہی ہوت بہا کر حضرت جبریل کو ساتھ لے کر عرشِ معلیٰ کے آگے سجدہ میں گرے گی  
 ہزاروں انبیاء حق جل و علا کی صفت اور ثنائیاں کر کے دعائیں مانگیں گی اور اپنی اہمیت کی نہایت  
 چاہیں گی اور کہیں گی خداوند دنیا میں نبی تیری حکم بجالانی میں بہت تکلیف اوٹھائی

اور میری بال بچوں نے ہی میری سچی برطرہ کی ادیت پائی قتل ہوئی مار گئی مینی اسکا عوض تجھی  
 وہاں کچھ نہیں لیا اب بیان مجھے رقم کر میری مت کی گناہوں سے درگزر تب جناب باری ہی حکم  
 ہوگا اسی محمد سجدہ سے اپنا سر اڑھاؤ دعا تمہاری قبول ہوئی است تمہاری بخشی گئی دوزخ  
 کی طرف جاؤ اپنی است کو نکالو بہشت میں پہنچاؤ حضرت دانسی بامداد ولی دوزخ کی نزدیک  
 آکر مالک دوزخ کی داروغہ سے پوچھ بیٹھ کہ مینی میری است کہاں ہے مالک جہنم کا موندہ کہول خیر  
 حضرت کی صورت جب دوزخ میں کو نظر پڑی گئی ایک مرتبہ سب کی سب فرماؤ واولا کر کی حرص  
 کر نیکی یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا شفیع اللہ نہیں یا رحمتہ للعالمین ہم لوگ اب اس حالت کو پہنچ کر کچھ  
 جسم باقی نہیں دوزخ کی آگ فی سب کہالیا جلا دیا ہم کر دیا صرف جان باقی ہی ہم پر مہربانی کیجی اس  
 دکہی سی نجات دیجھی حضرت فرماؤ نیکی کہ مینی تمہاری مغفرت جناب باری ہی چاہی اب تمہاری تجا  
 ہوئی غم نہ کہلایاؤ ذرا صبر کرو پھر مالک کو ہرک نہ دینگی اللہ تعالیٰ کی فضل کا حال بیان فرماؤ نیکی  
 مالک یہ سنتی ہی فی الفور ان لوگوں کو جہنم ہی نکالنی کا حکم دینگی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم دوزخ کی دروازی پر آکر ان لوگوں کو جہنم میں اپنا ایمان شکر کی باتوں سے دنیا میں بچا یا  
 مگر شیطان اور نفس کی گمراہی سے گناہ کی کام کرتی ہوئی ہی تو ہر گز تہی ان کو وہاں سے جلد نکال کر  
 اپنی ستم لیا کر بڑھو تھکی دریا میں غسل دلو اورین کی بدن ہوگا انکا صاف ستھرا جیسی مالکی  
 سی نکلا چہرہ انکا نورانی چہرہ دہوین رات کی چاند کے طرح لاثانی ہو پھر ایک کی پشتانی پر داغ آؤ  
 کا لکھا جائیگا بعد اسکے سب کی سب بہشت میں داخل ہوگی اور جو تہا خری زمانہ کی پیغمبر محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہیں لائی اور ان کی شہادت کی مطابق نہ چلی اور کفر اور شر میں  
 ڈولی رہی وی لوگ خواہ آدمی ہوں خواہ جن جہنم میں پڑی رہیں گے انہیں جہنم کا سزا چکے ہیں  
 کہی دانسی مخلصی نہاؤین گی یا اللہ یا رحیم ہو اور سب بچاؤ ان کو ان کو اور تہا جہنم میں نہ

اور بری کاموں سے بچا کہ دوزخی عذاب سے بچیں بہشت میں جبکہ پابین آمین رب العالمین صحت  
 محمد وآلہ الامجاد اب شروع ہوا احوال جنت کا فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ حج میں  
 إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُجْلُونَ  
 فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسَهُمْ فِيهَا خَيْرٌ تَرْمِيهِمُ رِجْمَةُ اللَّهِ دَافِعَةً عَنْهُمْ كُنُونَ  
 اِيْمَان لائی اور کین ہلاسیان باغوں میں بہتین جنکے سچی نہرین گناہناونگی اون کو دوان گنگونی  
 اور موتی کی لکڑی پوشاک ہی دوان ریشم کی یعنی ایمان اور عمل صالح کی عوض اللہ نے یہ نعمتیں اون کے  
 نصیب کیں ہیں جن چیزوں سے یہاں دشمن خوشی کرتی تھی دوان دوستوں کو ملیگی دشمن محروم  
 رہیں گی بلکہ دیکھ دیکھ کر حنین کی افسوس کریں گی دوست خوشیاں کریں گی آرام سے رہیں گی حضرت ابو  
 ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر خاصہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے کہ بہشت  
 کی دیواریں سونی اور روپی سے بنی ہیں اور صحن مشک اور گہاس و انکی غفران اور لنگر تہر و انکی جو اسرار  
 خدائی فرمایا ہے کہ جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگی آواز آویگی اسی بہشت کی رہنمی والو خوشیاں کرو  
 عیش مناکو اب بیان سے کسی کو نکلتا بہنیں ہمیشہ سے آرام میں رہا کرو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مالال  
 اب کوئی بیان نہ میری کاموت کامونہ نہ دیکھی گا پر موت کو دوزخیوں اور بہشتیوں کی روبرو لا کر  
 فرسخ کروالین کی جو بس تمام کی لایق ہی وہ دوان ہمیشہ ہا کر گیا فرمایا اللہ تعالیٰ فی سورہ فرقہ میں  
 تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ تَرْمِيهِمُ رِجْمَةُ اللَّهِ دَافِعَةً عَنْهُمْ كُنُونَ  
 پائی ہی تمنی بدلی اون کاموں کی جو کرتے تھے یعنی دنیا میں اللہ کی مابعداری پر جو کچھ نہیں اڑھائے  
 تھیں اوسکی بدلی بیان خوشی کرو سکھ میں رہو اور ثابت قرآن سے کہ بہشت میں اسی نعمتیں  
 ہوں گی کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیا ہے جیسا فرمایا اللہ  
 تَعَالَى فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ



ترجمہ سوکسی جی کو معلوم نہیں جو چہ یاد ہر ایسی اسکی واسطی جو ہندو کی ہی انگون میں بدلا اسکا  
جو کرتے تھی اور فرمایا پیغمبر علیہ السلام نے کہ بہشت کی ایک کوٹھری کی جگہ سب باتون میں تمام دنیا  
کے اچھی مکانوں ہی بہتر ہوگی اور بہشتیوں کا جمال ایسا ہوگا کہ سیکے وہم و فہم میں نہیں آسکتا اور میری  
زنگ بزرگ کی ایک بیوی میں ستر طرح کا مزہ ملیگا بسوقت بہشتی میں کی بیٹی کٹری لٹی اوسیم  
وہ میوا موجود ہو کر نزدیکی آجایگا بہشتیوں کا نہ پشیاب نہ پاشیا نہ جو کھاتین گی بعد مضم کی پسینا ہوگی  
جایگا کہ کسی کو کبھی کچھ آزار دے ہوگا کہ کچھ میں نہیں پہنچے گا یا کچھ نہ ہوگی چہرہ چمکی تینیتیں برس کی اور عورتوں  
کے اٹھ بار اٹھا ہر سہ ایک عورت مرد جیسے میں ایک کو دوسرا دیکھی گا اوسکی حسن و  
دیکھ کر حیران رہ جائیگا مرد سب بی دار ہی امر کی صورت ہوگی حسن و جمال عورتوں کا ایسا کہ جو  
کوئی عورت ایک اونگلی انبی باہر نکالی تو تمام دنیا اس کنارہ ہی اوس کنارہ تک روشن ہو  
جاوے اور ہر ایک عورت کی پاس ستر قسم کا زیور موجود رہیگا جس قسم کا جسوقت چاہیں  
پرین وہی زیور ان کی خوشی کی موافق زنگ و روپ طرح طرح کا بدلتا جاوے گا کبھی بزرگ میل  
یرانا ناقص نہ ہوگا اور جب کا درجہ بہشت توبہ سی کم ہوگا وہ بھی پانچ محل کا بالا خانہ پاویگا ایک  
سونیکا ایک روپی کا ایک موتی کا ایک یا قوت کا ایک عشقی نور کا اور فرمایا علیہ السلام  
کہ وہ ان کی مردوں کو سومرد دن کی قوت ہوگی اور اون کی بدن میں سوائی سر اور سینہ اور ہون  
اور ناک کی کسی حکمہ باں نہون گی اور کپڑا ایسا کہ ستر ہزار زنگ کا ہوگا اور بہشتیوں کی خوشی و  
حسب زنگ کا چاہیے جو جو دیکھا اور جب گشت کہانیکا شوق کسی کو ہوگا جا نور پرین حاضر  
ہو کر کہ یکنی ای خدا کی دوست ہنی دریا می سبیل سی پانی پیای عشقی نیکی کی غم سی اور کر رہا ان  
آبی بین اچھی اچھی میوی ٹان ہمارے غراک ہی تم ہمارا کباب خوش کرے اور بعد آدھی پانچ  
اون میں کی ہونی ہوئی اور آدھی کی ہونی موجود ہوگی کہ بہشتیوں کی ہونے کو کہانیکا اور ہونے

پروی جانور موجود ہو کر اڑ کر چلی جاوینگے یہ عجیب تماشا ہوگا اور بشتیوں کو زور لیگا لنگن اور اوٹ کوٹی  
 ایسی پیش قدمی تہ کہ ہفت اقلیم کی مملکت اسکی بلی میں نہیں ہو سکتی اور حدیث میں آیا ہے جب  
 مومن کو ہشت میں لیجاوینگے وہ انکی خادم افطون اور گھوڑوں کو موتیوں اور جواوین اور پالان  
 پاکر کسی کس حاضر کرینگے کہ مومن ہوا رہو کہ ہر چاہیں سیر کرتی پیرین اور شتیوں کا سلام اسپین جسطرح  
 دنیا میں مومنین کرتے ہیں السلام علیکم ہی ہی اور فرشتی کہیں گی سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا  
 حِلَالِیْنَ یعنی سلام پہنچی تمکو تم لوگ پاک ہو داخل ہو جاؤ اسپین ہمیشہ رہنی کو اور جو فرشتی دنیا میں عمل  
 لکھنی کو ان پر مومل تھی وہ ان کی رکاب میں حاضر رہینگے ہر ایک جگہ اور مکانات وہ ان کے  
 اون کو دکھاوینگے ایک بالا خانہ کی چوڑائی ایک مہینی کی راہ اور ہر بالا خانہ میں ستہ کوٹھریاں ہونگی  
 جسکی لبنائی چوڑائی تین تین کوس تک ہر طرح کی نقش نگار چمکتی انکی دیواروں میں ہیں کہ دیکھتی  
 ہوی انکوں میں چکچوندی لکجاوی اور ہر بالا خانہ میں نہر دروازی اور خدمت کو ہزار غلام باند  
 ہر وقت مستعد رہیں گی اور ہر بالا خانہ کی آگے ستر گھوڑی دو دو پر والی کٹری رہیں گی چلنی میں  
 ایسی تیز کہ ہشتی اگر نہر کو کسی مقام کجا یا چاہے پلک جبکے میں پہنچا دیوں جنہ ہشتی ایسی کجا میں  
 جا پہنچگا کہ جیکہ نہ دیر تھی نہ شیند کیا دیکھینگا کہ ایک تخت یا قوت کی دانی کا بنا ہوا دہرا ہی جسکی طرف  
 اسد جشانہ فرما تا ہی فیتہ اسر کثر موعر و اکواب مَوْضُوعٌ وَہ تخت بلند پر ہوگا اور اسپین  
 یہ خواہیت رکھو جائینگے کہ جب میں چاہیں نیچے ہو جاوی جب چاہیں اوٹے جاوی ہشتی ایشی رہیں  
 اور خداوند ان کی قطار باندہ کر خدمت کو کٹری رہینگے اسدم ہشتی یونشک اور کرنگے الحمد للہ الذی  
 صَدَقْنَا وَہْدَاوَاوَرْنَا الْاَرْضَ نَتَّبِعُوْہُمْ اَلْجَنَّةُ حَیْثُ نَشَاءُ فِیْہِمْ اَجْرٌ عَظِیْمٌ  
 (سورہ زمرہ) شکر اللہ کہ جس نے یہ کام کیا جیسی پناہ دے اور وارث کیا ہوگا اس میں کا یہ نیز ہشتی  
 میں عوام پران سو یا نہر بنگاہ ہی بدلا محنت کر نہوا لورن کا اون بال خانوں کی انکی ایک جگہ تہ

کہ جہان بہشتیہ بیٹھ کر آپس میں دنیا کی باتیں کیا کریں گی نہایت خوشی آرام کی صحبت بی کھٹکی بہت  
 آویگی پر ہر جگہ کو پاک پروردگار کی دیدار کی نعمت سی جو بہشت کی نعمتوں سی افضل ہی سرفراز ہوا کرتیگی  
 یہ تو تھوڑا سا احوال مجلا بہشت کا بیان ہوا اگر ہر ایک اوسکی نعمتوں کی حقیقت لکھوں تو برسوں  
 میں تمام نہ ہو اور دفتروں میں نہ سماوی پس ایسی مومنو اگر تم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اوسکی  
 نعمت کی طمہ رکھتی ہو اور بہشت میں جایا چاہتی ہو اور اوسکی مہربانی کی گہر میں رہنا چاہتی ہو تو دنیا  
 کرو اور نیک کاموں میں مشغول رہو ہمیشہ اللہ اور رسول کی فرمان برداری بجالاؤ گناہ کی کاموں سے  
 اپنی تین بچاؤ پری علون سی کنار ا پکڑو پری عقائدون سی بچو اپنی ہر دعا میں بہشت کی تامل کرو اور  
 دوزخ سے نجات مانگو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہی جو کوئی اخلاص سی تین دفعہ کہی گا خداوند بجا کو بہشت کی  
 بہشت بھی اوسل دمی کی خواہش تھالی سی کریگی اور جو کوئی تین مرتبہ دوزخ سے اپنی خلاصی چاہیگا  
 دوزخ بھی اسکی چھائی کی آرزو کریگی یا پروردگار بکھو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو اپنی عات  
 اور حکم برداری کی توفیق دی اور نیک کاموں پر ثابت قدم رکھو اپنی نبی مختار اور اوسکی اولاد اور اصحاب پاک  
 کی عزت سی یہ دعا میری قبول فرما آمین تمام ہوی عبادۃ کتاب تعنیہ العاقلین کی جہین بین  
 جنت اور دوزخ کا تھا اب ایک وصیت اور کرتا ہوں واسطی تیری ہی  
 قرآن مذکور کہ اسوقت میں بعضی مہندون نی فساد پر کربانہ ہی ہی اور لوگوں کو ہکاتی ہیں اور سید صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کو اور سید صاحب صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت گو  
 پر طعن اور بہتان کرتے ہیں اور اوسکی طرف ناحق و با بیوان کی نسبت کرتے ہیں جہان کسی ہی کسی کی  
 معاملات میں یعنی دینی میں کچھ کر رہی جب ہارنی لگی تو کہنی لگی کہ یہ وہابی ہی خدا انکی فساد  
 اور بہتان ہی بجا کو اور سب مسلمانوں کو بچاوی اب غور کر کے ہر مسلمان سنی کہ بعض متبع سید صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں اور بعضی متبع سنت گوگوں نی تجسبی ایسی تقریر کہ کہ یہ مفید فرج



ہو گئی ہیں اور ناحق ہمسواتی ہیں اور تکلیف دیتی ہیں تمام تینوں فرقوں کو جواب دو تاکہ ہم  
اور سب مسلمان انکی مناد اور طعن اور بہتان سے بچیں جو عینی بموجب درخواست اون کی کی ان تینوں  
فرقوں کی جواب دی وہ اس صیت تین لکھی جاتی ہیں تاکہ تجھ اور سید محمد صاحب کے  
مریدوں اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگ کو فائدہ ہووی اور انشاء اللہ  
تعالیٰ پر کسی بہکانی والی سی نہ بہکین پھر سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں اور سوا سید  
صاحب کی مریدوں کی اور مشہم سنت لوگوں فی محبی یون تقریر کی کہ یہ تو اکثر لوگ جانتی ہیں کہ مولوی  
اسحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف کی معتبر تفسیر اور حدیثوں کی معتبر شرح  
اور سنت جماعت کی معتبر عقائد کی کتابوں اور فقہ کی معتبر کتابوں سے بطور سوال جواب کی اپنی مسائل  
سوسئلہ لکھی ہیں اور نام اس سوسئلہ کا مائتہ المسائل کہاہی اور ہمارا اعتقاد اور عمل مائتہ المسائل  
کی کتابوں پر ہی کہ جن کتابوں سے انہوں نے سوسئلہ لکھی ہیں یا اونکی مثل اور کتابیں سنت و جماعت  
کی ہوں اگر یہ لوگ مائتہ المسائل کی مسالوں پر عمل کرتے تو ہم سے کہی جہگڑا اور کراڑ کرتے انتہی اب  
خیر خواہ مسلمانوں کا یہ عرض کرنا ہے کہ جن کتابوں کی سند مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی  
رحمۃ اللہ علیہ نے مائتہ المسائل میں دی ہے وہ وہ کتابیں سب یہاں بہنیں لکھی جاتی ہیں مگر تھوڑی سی بطور نمونہ  
کی کہ مثنی نمونہ فرواری تاکہ لوگ معلوم کریں کہ مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے  
کیا خوب معتبر کتابوں سے یہ سوسئلہ لکھا ہے جیسی تفسیر ایمام فخر الدین رازی اور تفسیر مدارک اور  
سحانی اور تفسیر فتح الغریز اور تفسیر معالم التنزیل اور حدیث کی کتابیں جیسی صحیح مسلم صحیح بخاری و صحیح  
ابن ماجہ و ترمذی و مشکوٰۃ و ابوداؤد و موطا اور اصول کی کتابیں جیسی توحید تلویح منار حامی  
نیشاپوری و محنت نامہ کی کتابیں جیسی تعالیٰ تفسیر و فقہ اکبر امام عظیم صاحب کی اس پر شرح طحاوی  
تاریخ کی جیسی فقہ کی کتابیں جیسی کنز الدقائق اور ہدیہ زیلعی شرح کنز اور عینی شرح کنز اور شرح

شرح کثیر نصاب لاحتساب کافی شرح روانی کفایہ حاشیہ ہدایہ فتاویٰ قاضی خان ظہیر متین جلد  
 الرحمن فی مذہب النعمان در مختار جب یہ تقریر سید احمد صاحب کی مریدوں نے اور سید احمد صاحب کے  
 مریدوں کی اور عجم سنت لوگوں نے محسوس کی اور غیبی لوگوں کو سلیک سید احمد صاحب کی مریدوں  
 سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور عجم سنت لوگوں محسوس طریقہ کہتی ہیں تو بعضی لوگوں نے  
 یہ سوال کیا کہ ان لوگوں کو وہابی کیوں کہتی ہیں جواب سکا یہ ہے کہ اس وقت میں بعضی زائد ان جبکہ  
 سنتی ہیں کہ وہ بدعت اور شرک سی منکر کرتا ہی تو کہتی ہیں یہ شخص وہابی ہی ایسی باتیں وہابی کرتی  
 ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ حسب بات سی کہ ہم تم کو منع کرتی ہیں اسکی برائی قرآن و حدیث اور فقہ  
 کی معتبر کتابوں سی جو سنت جماعت کی ہیں اولیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں وہابیوں کی کتابوں کا  
 نام نہیں لیتی اور نہ افواہ کی کتابوں کی سند پڑتے ہیں باوجود اسکی ہکو تمہارا وہابی کہنا جہالت  
 اگر قرآن اور حدیث اور فقہ حنفی معتبر کے سوا تمہاری کوئی اور کتابیں ہیں کہ ان سی تم ہم کو  
 وہابی کہتی ہو اور حالانکہ تم بھی دعو کرتے ہو کہ ہم حنفی مذہب ہیں پر تم کو کیا ہوا کہ تم اولیٰ باتیں کہتے  
 ہو اور مسلمانوں کو بہکاتے ہو اب اس جگہ یوں سمجھا چاہیے کہ سید احمد صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب میں تھی اور سید احمد صاحب کے مرید بھی  
 امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں مگر سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب حج کو تشریف لگے تھے وہاں  
 اگر کوئی امام شافعی یا امام مالک یا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مذہب والا مرید ہوا ہو تو اللہ اعلم  
 اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ نقش بندہ طریقہ میں مرید مولانا شاہ عبد العزیز  
 صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اور وہ مرید اپنی قبیلہ گاہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید شیخ عبد الرحیم صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ  
 سید عبد اللہ اکبر بادی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی

اور وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد مرتبہ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ باقی  
 باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور وہ مرید خواجہ اکمل کی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید مولانا  
 درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ  
 عبد اللہ شہا حار رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید مولانا یعقوب چرخ کی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ  
 مرید خواجہ بہا والدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید حضرت میر کلاں مرغ  
 اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید حضرت بہا با ساسی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید حضرت ابو علی  
 راقم بنی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور رام تن ایک شہر کا نام ہے اور وہ مرید حضرت خواجہ محمود  
 انجیر غفری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے  
 اور وہ مرید خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید  
 خواجہ یوسف ہانی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے تھے اور وہ مرید امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید شیخ  
 ابو علی وفاق رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور وہ مرید امام ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ  
 علیہ کے تھے اور وہ مرید ابو بکر شبلیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید حضرت حبیب  
 بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید شیخ ابو الحسن سمری سقطی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے تھے اور وہ مرید شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید امام علی ہمدانی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید  
 امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ مرید رئیس فقہاء تابعین قاسم بن محمد  
 رحمۃ اللہ علیہ کی تھی اور وہ صاحب سوانح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سلمان فارسی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی اور وہ مرید امیر المومنین الفضل بن علی رضی اللہ عنہ کی تھی اور وہ مرید



اللہ تعالیٰ عنہ کی تہی آور وہ مرید سید الانبیاء والمرسلین تنفیج المذنبین خاتم النبیین محبوب رب العالمین  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی آور اسیطر سی قادیانہ اور شہتہ طریقیہ سید احمد صاحب غازی  
 رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پہنچا ہی اور ہم کیا جانیں وہابی کہاں  
 اور کون ہیں آور دو سوال بعضی شخص یوں کرتی ہیں کہ تفسیر فتح الغریزہ اور تفسیر مہندی شاہ عبدالغنی  
 صاحب کی اور راہ نجات شاہ رفیع الدین صاحب کی اور مائتہ مسائل کے اعتماد کرنی والوں اور غل کرنا  
 یعنی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں یا سوای سید احمد صاحب کے مریدوں کی اور مستیع  
 سنت لوگوں ہی یہ کیوں سکھوں میں تکرار کرتی ہیں اور وہابی کہتی ہیں جواب یہ کہ یہ ہی کہ بعضی مسائل  
 اون کتابوں کی کہ خلاف نفس اور عقیدوں اون لوگوں کی ہیں اور یہ ان سکھوں کو عمل میں لگایا  
 ہیں اور ان کو بھی کہتی ہیں کہ تم بھی عمل ان پر کرو تو وہ انہی تکرار کرتی ہیں اور ان کو وہابی کہتی ہیں  
 تو اس بات کو یوں سمجھا جا ہی کہ ایک شخص ایسا ہو کہ اس سے کوئی تکرار نہ کرتا ہو سکھوں میں اور  
 وہابی کہتا ہو بلکہ ہر ایک کی بزرگی کا قائل ہو اور وہ کسی مجسم کثیر میں یعنی عید کی دن یا جمعہ کی نماز  
 پڑھ کر لوگوں کی روبرو یہ کہی مسئلہ ان کتابوں مذکور کی بیان کری یہ پانچ مسئلے جو بیان لکھی گئی  
 اور جس کسی نے سنے اور پھر سکے سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں ہی یا اور مستیع  
 سنت لوگوں ہی خفا ہوں تو چراغ جلالی کا مسئلہ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبدالحق محدث  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشکوٰۃ شریف کی شرح میں منہ لگاہی اور حبانہ کے ذبح کرنی کا مسئلہ کہ سوا  
 کی اور کسی عظیم اور تقرب کی واسطی حلال کری مولانا شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
 فی ساتھ سند تفسیر کبیر اور تفسیر یوپی اور درمختار اور فتاویٰ مطالب المؤمنین کی لکھا ہی اور  
 چوٹی رکعتی کا مسئلہ اور بدہیان پہنچنی کا مسئلہ راہ نجات میں منہ لکھا ہی اور طواف کربا قبر و  
 بیسچ شرح مناسک کے ملا علی قاری صاحب فی منہ لکھا ہی اور مزامیر کی ساتھ اگر کہ سنایا مائتہ مسائل میں

اوس قوی سی کہ جو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی دو قسمیں ہو اسی اوس قوی کی سند  
 حرام لکھا ہی پر جن لوگوں نے یہ پانچ مسئلہ کتابوں معتبر سی سند دیکر لکھی ہیں جن بزرگوں نے لکھیں  
 اون بزرگوں سی یا اون کتابوں کی تصنیف کرنیوالوں سی اگر تم خفائیں ہو تو سید احمد صاحب کی مدد  
 اور وہ اسی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں کی ہی قصور معاف کرو اگر اون کتابوں  
 کی تصنیف کرنیوالوں سی بھی تم تھا ہو اور سید احمد صاحب کی مریدوں سی بھی تم تھا ہو تو ہم سب تک  
 ناچار ہیں تم جانو ایک مسئلہ یہ کہ قبروں پر چراغ جلانا حرام ہی خواہ وہ قبر ولی کی ہو یا شہید کی  
 چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے راہ نجات میں منع لکھا ہی اور شکوہ کی شرح میں قبروں پر  
 چراغ جلانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے منع لکھا ہے اور یہ لکھا ہی کہ لعنت کی پیغمبر خدائی اون  
 کو نہ کہ جلاتے ہیں چراغوں کو اوپر قبروں کی ساتھ قصد تعظیم کے اور نزدیک بعضوں کی حرام  
 ہے اگر قصد تعظیم کا نہو سب سراف کی اور ضائع کرنی مال کی اور بعضی کتنی ہیں کہ اگر اوس جگہ پر گناہ  
 آدمیوں کے ہو یا چراغ کی روشنی میں کچھ کام کرتی ہوں جائز ہے اور سچ اس صورت کی چراغ جلانا  
 قبروں کی سبب سی نہیں ہے بلکہ دوسری کام کی سبب سی ہی کہ یہاں اوس کے قبر مقصود نہیں ہے  
 انتہی اور ایک مسئلہ یہ کہ قبر پر جو ذکر کری اوس میں تقرب اور تعظیم اس کے چاہی اگر کو  
 خدا کے اور کسی تعظیم اور تقرب اوس جائز میں ہو تو حرام ہے کہ جناب شاہ عبدالغیر صاحب محدث  
 دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تنقاسی ذبیحہ میں ساتھ سند تفسیر کے اور تفسیر نیشاپوری اور در مختار اور  
 فتاویٰ مطالب المومنین اور حدیث کی کتابوں سی حرام لکھا ہے اور اگر اس کی نام کا ٹھیکہ کر ذکر کری  
 اور ثواب اوس کا کسی کی یا واکھ کو بخشی تو روا ہے اور ایک مسئلہ یہ کہ کسی کہ اپنی اولاد کی جینی کی  
 واسطی سر پر چڑھان اور بدبیاں کسی پیر کے نام کے رکھی کتابہ نجات میں شاہ فرید الدین  
 صاحب نے منع لکھا ہے کہ پیر کا نام پیر غلام پیر نام کی چٹا ہے اور یہ غلامی پیر کے بدی ہی اکی ہیں

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ اصل نہیں آوا ایک مسئلہ یہ کہ طواف کرنا قبر پر کسی ولی  
 کی قبر ہو یا شہید کی غیر جائز ہے اور سچ شرم مناسک کی ملا علی قاری صاحب فی اللمعات اور طواف  
 کرنا خصوصیت کے بہتیر کہ کا ہے اور کئی کتابوں سے مائتہ المسائل میں منہم لکھا ہے اور ایک مسئلہ  
 یہ کہ کسی کفر امیر کی رہتاراگ سننا حرام ہے مائتہ المسائل میں کئی کتابوں میں جیسے سند و دیگر لکھا ہے  
 جیسی بعضی لوگ عرسوں میں منرا میر کی رہتاراگ سنتی ہیں تو یقین ہی کہ اکثر لوگ اس وقت اس  
 شخص کی بزرگی کا انکار کریں گی اور اس کی معتقد نہوں گی اور کہیں گی کہ یہ وہابی ہی اور یہ کہنا ہوا  
 بسبب بدگمانی کی نہیں جو چاہے آزاد یا بیوی کیوں کہ بدگمانی اس کی کھتی ہیں کہ جو اس میں ظاہر کوئی  
 چیز نہ ہو اور دوسرا اس میں چیز کی بدگمانی اور میں کری اور یہاں یہ بات نہیں جو کوئی ان کتابوں میں  
 کے یہ مسئلہ بیان کری سید محمد صاحب کی مریدوں یا کسی ورکی یا جو مسلمان ہو ہر اگر وہ شخص کسی  
 عبادت کری اور فرض اور سنت ادا کری اور قرآن شریف پڑھی اور درود شریف پڑھی اور قرآن شریف  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شفاعت اور انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہدا کی کاساتہ اذن البکر  
 اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کا قائل ہو اور اقرار پہنچی ثواب عبادات بدنی اور مالی کا مردون کو کری  
 یعنی اللہ کے واسطی کری اور ان کی اردا کو ثواب پہنچی وہی اور جو ضروریات دین کی ہوں اور کجا  
 اقرار کری اور چاروں دین حق و اسرار جانی اور آپ عالم عظم صاحب کی مذہب میں اور کلمہ لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باواز بلند پڑ ہے اس پر بھی اکثر بدگمانی سی کہیں کہ یہ وہابی ہی  
 اب جو کوئی اس میں گمانی پر ہی سمجھی اور بدگمانی کری تو وہ جانی اللہ جل علی شانہ عادل ہے  
 ہاں اگر کوئی شخص مخالفت کری چاروں مذہب ہی اور طعن مجتہدوں پر ہر اگر وہ شخص ہر بار دعویٰ  
 جناب سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کہ مرید کا تو یہ وہ میں جوتا ہی راہیہ غازی غلام اللہ سید احمد  
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں استیقام میں چاروں مذہب کی تعریف لکھی ہی اور لکھا ہے



کہ رواج ان کا تمام اہل اسلام میں ہی بہتر اور اچھا ہے اور سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ بھی حنفی مذہب تھی اور بھی عمل سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مریدوں کا اوپر  
 مائتہ اسایل کے ہیں اور اوسمیں یوں لکھا ہے کہ پیروی ان چاروں مذہبوں کی پیروی سنت کی  
 ہی اور سید احمد صاحب امام اعظم کی مذہب میں تھی اور سید احمد صاحب کی مرید بھی امام اعظم صاحب  
 مذہب میں ہیں جب تمہنی یہ سوال وجواب دیکھی اور سنی ان سوال اور جواب کی سنی ہی سید احمد صاحب  
 مریدوں پر تمہارا دہائی کہنا ثابت نہیں ہوتا اب تم دہائیوں کو کافر جانتی ہو یا فاسق پر عوام لوگوں  
 کی رو برو تم سید احمد صاحب کے مریدوں کو اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں  
 کو تم دہائی کہتی ہو تم سنی عوام لوگ بھی سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور متبع سنت لوگوں کو دہائی  
 کہتے ہیں اور عقیدہ سید احمد صاحب کی مریدوں کا دہائی ہی جو عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہی خدا کے  
 عبادہ کرتے ہیں اور فرض اور واجب اور سنت اور استحباب کرتی ہیں اور قرآن شریف اور روایت  
 پرستہ ہیں اور اقرار شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا اور شہداء کا کرتی ہیں  
 ساتھ اذن اللہ تعالیٰ کے اور معجزات انبیا اور کرامات اولیا کو برحق سمجھتی ہیں اور اقرار ہے کہ جو عبادت  
 بدنی اور مالی کا مردوں کو کرتی ہیں اور جو ضروریات دین کی ہیں اور اسکا اقرار کرتے ہیں اور چاروں  
 مذہبوں میں حق دیکھتی ہیں اور آپ امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ اور آمنت باللہ الی آخرہ باور بلند پڑھتی ہیں اس پر بھی بعض لوگ بدگمانی ہی کہتی ہیں  
 کہ یہ دہائی ہیں اب جو کوئی مسلمان ایسا عقیدہ رکھتا ہے جیسی کہ مذکور ہو چکا ایسی شخص کو تو اہل سنت  
 و جماعت اور سچا مسلمان کہتی ہیں مگر وہی شخص دہائی ہوا جو ایسی اعتقاد رکھنی والوں کو دہائی کہی  
 اور تم سن چکی ہو کہ سید احمد صاحب کی مرید اور متبع سنت لوگ یہ اقرار کرتی ہیں کہ ہم سنت جماعت ہیں  
 اور امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں پھر تم ان کو اپنی شرارت سنی دہائی کہتی ہو تم کو اسی حدیث شریفی ہی پنا

حال معلوم ہو جائیگا تم ناحق سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور سید احمد صاحب کی مریدوں کی  
 اور متبع سنت لوگوں کو دہائی کہتی ہو جو تم دہائی کہو گی تو تم آپ دہائی ہو جاؤ گی موافق حکم اس حدیث شریف  
 کے **عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ**  
**لَا يَرْحَمُ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْحَمُهُ إِلَّا أَنْ تَدْتَ عَلَيْهِ إِنَّ لَوْ كَانَ صَاحِبُ**  
**كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** ترجمہ روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اوہنوں نے کہ فرمایا نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گالی دیتا ہے کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق کہہ کی اور نہیں گالی دیتا ہے  
 کسی کو کافر کہہ کی مگر رجوع کرتے ہی گالی دینی والی پر جب کہ نہوی صاحب و سکا قابل اوہ کی روایت  
 کی بخاری نے یہ حدیث ہمیں اسو اسطی لکھی کہ جن لوگوں کی اعتقاد غیر شرع ہیں اوہنوں نے عوام لوگوں  
 بسکا کر اور مسلمانوں کو دہائی کہہ کر کسی کو فاسق کسی کافر بنوایا اسو اسطی بعضی پڑھے ہوئے غیر شرع  
 اعتقاد رکھنے والی دہائیوں کو کافر جانتی ہیں یا فاسق پر ویسی نسبت سید احمد صاحب بخاری حمید  
 علیہ کے مریدوں کی طرف یا اور متبع سنت لوگوں کی طرف کرتی ہیں اور عوام لوگ تاجدار ہی ان  
 پڑھے ہوئے کی کرتے ہیں وہ بھی ان ہی کی طرح نسبت بری سید احمد صاحب کی مریدوں پر اور  
 متبع سنت لوگوں پر کرتے ہیں اور دہائی کہتی ہیں اب یہ پڑھے اور پڑھی سید احمد صاحب  
 مریدوں اور اسو اسطی احمد صاحب کی مریدوں اور متبع سنت لوگوں کو دہائی کہہ کی آپ بی ہوی  
 موافق احمدیث صحیح بخاری کی اور حدیث شریف بخاری کی تم سن چکی ہو اسی سہالہ میں جا  
 چاہی کہ جو شخص اہل سنت و جماعت ہیں اور سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مرید ہیں یا اسو  
 سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں کی اور متبع سنت ہیں اور امام اعظم صاحب  
 مذہب میں ہیں اور دنیا داروں کی خوشامد دنیا کی واسطی نہیں کرتی ہیں اور ان کو جس قدر  
 علم دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ضرورت تھا اوہنوں نے پڑھ کر پورا قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر اور فکر کرنی

اور دھارود پڑھنی میں مشغول ہوتی ہیں اور شرک بدعت اور ناروا کام آپ بھی نہیں کرتی اور ادنیٰ کو بھی سمجھاتی ہیں کہ تم بھی شرک و بدعت اور ناروا کام مت کرو مگر بندہ خطا وارسی بہر اگر ادنیٰ کو بھی گناہ کا کام ہو جاتا ہی تو یہ تو بہتر کرتے ہیں اور جو ادنیٰ شکیب کام ہوتا ہے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فی یون فرمایا ہے قطعہ بندہ همان بہ کہ نقص خویش عذر بد گاہ حنہ آورد و زہ نہ اواد حنہ را و ندیش کہ کس تو اند کہ بجا آورد یعنی بندہ وہی بہتر ہے کہ تقصیر اپنی سی عذر بد گاہ حنہ را و ندیش گناہ لاوی اور نہیں تو لایق خداوندی او سیکلی کوئی نہ سکی کہ بجا لاوی افسوس صاف سو گناہ سوقت میں شرک اور بدعت اور ناروا کاموں کی منہ کنیوالون سی تین فرقہ طعن و بہتان اور تکرار اور جھگڑا کرتی ہیں اور یہ تین فرقے یہ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہم سنت و جماعت ہیں اول فرقہ اون میں سی مذہبون کو نہیں مانتا ہے اور دوسرا فرقہ بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہے تیسری فرقہ اور غیر ہون کو بھی سمجھاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم ہر علم کی مسلمانوں کو خوب جانتی ہیں اور چاہتا ہے کہ ہر لوگ مقتدا اور پیشوا جانیں اور اس فرقہ مسلمانوں میں کمال فساد و التا ہے اور طرح طرح کی فریب تباہی اور اب یہ عاجز عرض کرتا ہے کہ تفسیر مارک میں لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ میری امت میں بہتر فرقہ ہو جائیں گی یا تہتر ہر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہیں سی ایک فرقہ بہشتی ہی اور سب فرقہ دوزخی ہیں ہر صحابہ نبی عزیر کی کہ بہشتی فرقہ کو نسا ہی پرفرما یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حبسین ہوں و میری صحابہ ہیں انہیں سبھو اور فرقہ جو بہتر ہیں یہ بہتر شرک اور بدعت اور غیر شرع کاموں کی منہ کنیوالون سی جھگڑا اور تکرار نہیں کرتی ہیں مگر اسوقت جھگڑا اور تکرار کرتی ہیں کہ حیوقت سنت جماعت کی لوگ شرک اور بدعتوں کی گناہ سی منہ کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم بھی اہل سنت و جماعت ہو جاؤ اسوقت وہ فرقہ والی سید احمد صاحب مرید ونشی جھگڑا کرتا کرتی ہیں مگر وہ تین فرقے کہ جکابیان اور پو جکابی ہر جس کو سید احمد صاحب کی مریدون کو اور سوا سید صاحب کی مریدون کی اور متبع سنت لوگوں کو جہان پانی میں جھگڑا



اور تکرار کرنی کو موجود ہوتی ہیں اب شروع ہو سوال و جواب اول فرقہ کا جو کہ تیسرا  
 قرآن اور حدیث پر عمل کریں گی ہم جہتوں کی قیاسی اور اجتہادی مسئلوں پر عمل نہ کریں گی ایک فرقہ  
 شرک و بدعت اور زار و کاموں کی منع کرنی والوں یعنی سید محمد صاحب کے مریدوں کے اور سوا سید محمد صاحب  
 کی مریدوں ہی اور سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور مستحب سنت گوین سی یہ سوال کرتا ہی کہ ہم  
 بھی سنت جماعت ہیں اور امام عظیم صاحب کی مذہب میں ہیں اور یہیہ دلیل لاتی ہیں کہ امام عظیم  
 صاحب نے فرمایا ہے کہ میرا کلام اگر قرآن و حدیث کی موافق نہ ہو تو اس کلام میری کو چھوڑ دو اور پھر بار و  
 پر وہ فرقہ یہ کہتا ہے اس واسطے ہم قرآن اور حدیث پر عمل کرتی ہیں اور قیاس اور اجتہاد طبعی مستحب ہم  
 عمل نہیں کرتی ہیں پھر شرک اور بدعت اور زار و کاموں کی منع کرنے والی یعنی سید محمد صاحب کی مریدوں  
 سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور مستحب سنت لوگ اس فرقہ کو دو طرحی جواب دیتی ہیں اول  
 جواب اس طرح دیتی ہیں کہ سب مسلمان کیا مرد کیا عورت سب آدمیوں کو قرآن و حدیث پر عمل کرنا چاہیے  
 اس طور پر بھی قرآن کی معنی اور مطلب تفسیر و تفسیر میں لکھی ہیں تفسیر کبیر اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر  
 جلالین اور تفسیر مدارک یا ان کی مثل کوئی اور تفسیر میں ہوں اور اس وقت میں ان تفسیروں کے  
 پڑھنی اور پڑھانی اور عمل کرنی پر علماء و کج اتفاق ہو گیا ہے اگر ان کی لکھی ہو جوب تم قرآن اور حدیث  
 پر عمل کرو گی تو ہماری تمہاری کچھ بکرا رہنا ہی ہے اور جو تم ان تفسیروں کی لکھی ہو جوب عمل کرو گی اور اپنی طرف  
 سے کم و بیش کرو گی تو ہمیں تمہاری اور ہماری تکرار ہی پھر شرک اور بدعت اور زار و کام کی منع کرنے والی  
 ان فرقہ سے یوں کہتی ہیں کہ حدیث شریف پر عمل کرنا ہر آدمی کو چاہیے کیا مرد کیا عورت مگر اتنی بات جان لو  
 کہ حدیث شریف کی لغت بعضی کتابوں میں جمع کر دی ہیں جیسی مجمع البحار اور نہایت لغت حدیث اور طبعی  
 سی جتنی کتابیں صحاح ستہ کی ہیں یا ان کی مثل اور کتابیں ہوں ان کی جتنی تفسیریں ہیں جتنی تفسیریں  
 شرح بخاری اور نووی شرح مسلم کی اور زرقانی شرح موطا کی و علیٰ ہذا القیاس اور سنن ترمذی شرح معانی

ہی ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو تشریحیں ہیں  
 ایک عربی کی اور ایک فارسی کی دونوں شہرہ معروف و مشہور ہیں مشکوٰۃ و علی ہذا القیاس اگر ان  
 کتابوں کی کبھی بموجب حدیث شریف پر عمل کرو تو ہماری تمہاری کچھ نگرانیوں اور اگر تم اپنی عقل  
 سی ان کتابوں کی مطلب کو چھوڑو گی اور اپنی طرف کم و بیش کرو گی تو تم سید صاحب غازی رحمۃ اللہ  
 علیہ کی ہر بیرون سی اور سی او کی اور معتبر سنت جو قیاسی اور اجتہادی مستلزم کونایتی ہیں اور ان پر  
 عمل کرتی ہیں ان لوگوں میں تکرار کرو گی اور وہ تم سے تکرار کریں گی اور دو سہرا جواب  
 شرک اور بدعت اور زاروا کاموں کی منہ کنوایی اس فقرہ کو اس طرح جواب دیتی ہیں کہ یہ جو تم  
 کہتے ہو کہ امام اعظم صاحب نے جو لکھ دیا ہے کہ یہ کلام مخالف قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کی ہوا و سکو چھوڑ دو اور پھر بار و تو جواب تمہاری اس سوال کا یہ ہے کہ تم اس حدیث سے قیاس  
 اجتہاد مجتہدون کے سے نکلا چاہتی ہو اس تمہاری کوئی کی ایسی مثال ہی کہ جیسی ایک شخص ایسا ہے  
 کہ روپیہ اور اشرفیوں کا پرکھنا خوب جانتا ہے اور شیشہ اور رنگ وغیرہ کی روپیہ کو چاندی کے  
 روپیہ سے علیحدہ کر دیتا ہے اور اسی طرح پیتل وغیرہ کی اشرفیوں کو سونیکے اشرفیوں سے الگ کر دیتا ہے  
 اور ایک دم ایسا ہی کہ کوڑیاں بچتا ہی بازار میں ایک پیسہ کا تو پرکھنا جانتا ہے اور روپیہ خرمنے  
 کا پرکھنا نہیں جانتا ہے تو اب روپیہ شرفی کا پرکھنی والا اس پیسہ پرکھنی والی کہی کہ اگر میری روپیہ  
 اور اشرفی پرکھی ہوئی کو تو کھٹا جانی تو میری سبک کو پھر بار و ہلا وہ کوڑی کا بچنی والا اور پیسہ  
 پرکھنی والا روپیہ اشرفیوں کا پرکھنا کیا جانی تو پیسہ پرکھنی والی سی اشرفی اور روپیہ کا پرکھنی والا ہرگز  
 نہیں کہتا ہی کہ میری پرکھی ہوئی روپیہ در اشرفی کو تو پرکھ دے اگر وہ روپیہ اور اشرفی کا پرکھنی  
 والا اپنی برابر والی کہی تو ہو سکتا ہی اور اسی طرح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی برابر والوں سے کہا ہی اور تم  
 ان لوگوں سے نہیں کہنا اور جو لوگ دوچار کتابیں عربی فارسی منطق وغیرہ پڑھ کی امام صاحب کی

اس قول سے قیاس اور اجتہاد کو چھوڑتی ہو اور انہوں نے فرمایا ہے تو اپنی وقت کی مجتہدوں اور  
 علمائے دینہ اور نقوی دار کو فرمایا ہے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی نسخ اور منسوخ کو جاننا  
 والی تھی اور امام اعظم صاحب کی استنباطی سند کی تاخذ کو پہچانتی تھی کہ قرآن استنباط کیا یا حدیث  
 سی یہ قول امام اعظم صاحب کا اون کی وسطی تہذیب کے تہذیبی اور اجتہاد کے مجتہدوں کا جید  
 مترجمی اور ابو داؤد اور دارمی کی شئی ثابت ہے جو چاہیے اون تینوں حدیثوں کی کتابوں میں دیکھ  
 لی تمام ہوا جواب اس فرقہ کا جو کہتی تھی کہ ہم قرآن اور حدیث پر عمل کریں گی اور مجتہدوں کی  
 قیاسی اور اجتہادی سندوں پر عمل کریں گی اور محدثوں کی بھی بہت تعریف لکھی ہے کتاب المستقیم  
 میں اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایسی حدیث ہو دی کہ صحیح صریح غیر منسوخ تو ایسی حدیث پر عمل کریں  
 اور اگر ایسی حدیث کی کوئی برخلاف کوئی ہو سکی نہ مانی اور اب اس جگہ یوں سمجھا جائے  
 کہ ایک عالم نے کلام اللہ کے معتبر تفسیروں ہی جیسی تفسیر کبریٰ اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر مارک  
 یا ان کی مثل اور تفسیروں ہی مسئلہ بتایا اس قسم کی حدیث سی کہ اہل سنت و جماعت کے  
 معتبر علماؤں محدثین نے ایسی حدیث کی سند دیکر مسئلہ بتایا جیسا حدیث صحیح صریح غیر منسوخ  
 سی تو بہتر ہی بجاں لے کر خوب عبارتہ صراط المستقیم میں لکھی ہے کہ حدیث صحیح صریح  
 غیر منسوخ پر عمل کریں اور اسکی برخلاف کوئی بھی نہ مانی اور اس قسم کی حدیث کی سوا  
 اور قسم کی جو حدیثیں ہیں اون میں پر مجتہدوں کی حاجت ہے اس واسطے کہ مجتہد صحیح  
 غیر صحیح صریح غیر صریح غیر منسوخ کو خوب جانتی تھی یعنی امام اعظم صاحب امام مالک  
 صاحب اور امام شافعی صاحب اور امام احمد حنبل صاحب اور امام محمد بن یوسف صاحب اور امام  
 محمد صاحب سوائے انکی جو اور مجتہد ہیں رحمت کریں اللہ تعالیٰ اور انکی اب سمجھو تم کہ مجتہد  
 جس حدیث کو جانتی تھی کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں کچھ شبہ



اور شبہ نہیں ہی تو آپ ہی اوس حدیث پر عمل کرتی تھی اور ایسی حدیث سی اور چیز پر قیاس کرتی تھی  
 اور اس حدیث صحیح صریح غیر منوع کی تفصیل آگے بھی لکھی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ اور قیاس عبارت سے نہ  
 تشبیہ چیز پر چیز کی سبب اشتراک ان ہر دو درامری تاکہ ثابت شود در چیز اول حکمی ثابت است در  
 چیز دوم چنانکہ تشبیہ دادن لواطت را بطی در حالت حیض سبب اشتراک ہر دو در نجاست پس  
 ثابت کردند برای لواطت حکم کہ ثابت است برای وطی نہ کور لغوی حیرت نقل از غیث اللغات تمام  
 ہوا جواب اوس فرقہ کا جو کہتی ہیں ہم قرآن و حدیث پر چلتی ہیں قیاسی اور اجتہادی مسلمانوں  
 عمل نہیں کرتی اب شروع ہوا سوال و جواب دوسری فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہی  
 اور امیرون اور غریبون کو بھی سکھاتا ہی اور کہتا ہی کہ ہم ہر حکم کی مسئلو کو خوب جانتی ہیں اور کوئی ہمارے  
 طرحی نہیں جانتا ہی اور چاہتا ہی کہ ہر کو کو مقتدا اور پیشوا ہی جانیں اب بعضی ٹیپ ہی ہومی لوین سوال  
 کرتی ہیں کہ تم اور لوگوں کو مشرک کیوں کہتی ہو جواب اسکا یہ ہی کہ ہم نہ عالم کو مشرک کہتی ہیں چاہے کو  
 مگر جن کاموں کی کرنے سی جو آدمیوں پر شرک ثابت ہوتا ہی موجب قرآن اور حدیث اور تفسیر فرقہ  
 کی معتبر کتابوں سی تو البتہ ہم لوگوں کی طرف مخاطب ہو کی نہیں کہتی مگر یوں کہتی ہیں کہ ان لوگوں  
 سی شرک ثابت ہوتا ہی مسلمانوں کو چاہی ہی کہ ایسی شرک کی کام نہ کریں ہم تو سوا خدا کی اور کسی کی عبادت  
 سی منع کرتی ہیں جیسی کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا فروع کو بتوں کی عبادت سی منع کیا ہے  
 ویسی ہی یہود اور نصارا کو اولیا اور انبیاء کی پرستش سی منع کیا ہی چنانچہ سورہ براءۃ میں آیا ہی  
 اتَّخَذُوا الْخُبَارِیْمَ وَرَهَبَانَهُمُ اَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِیْمِ ابْنِ حَرْثِیْمٍ وَمَا اَوْصَوْا بِاللّٰہِ  
 لَیَعْبُدُوْا اِلٰہًا وَّاحِدًا اِلٰہًا لَا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ثُمَّ رَاٰی ہِیْ اَوْھِنُوْنَ  
 فی ہولو لوین اور درویشوں کو مالک اپنا ورمی سد سی ورسچ بی مریم کو اور حالانکہ اون کو تو یہی حکم  
 ہوا کہ بندگی کریں مالک ایک کی کہ نہیں کوئی مالک سوا ہی اوسکی سو وہ نہ الا اون کی شرک بتائی ہی

انتہی آورد و سوال بعضی یوں کرتے ہیں کہ ظاہر ہم سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مرید  
 میں کوئی برائی نہیں دیکھتی ہیں اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اہمیت ہم سب سے لوگوں میں  
 بھی کیوں گیتے چاروں مذہبوں میں حق دائر جانتی ہیں اور ہر سندہ میں سند قرآن و حدیث اور روایت  
 معتبر فقہ کی ہی دیتی ہیں اور کسی مذہب رافضی خارجی یا اور بد دینوں کی سند نہیں دیتی ہیں اور  
 ظاہر لباس اور صوت میں تشیع دیکھتی ہیں اور نماز روزہ حج زکوٰۃ ادا کرتی ہیں اور روز و طائفہ  
 و عمار و د قرآن مجید سب کچھ پڑھتی ہیں اور لوگوں کو بھی بتاتی ہیں اور انبیاء اور اولیاء کی تعظیم و سی ہی  
 کرتی ہیں جیسی شرع میں جائز ہی مگر بعض لوگ پڑھتی ہوئی انسی جھگڑتے ہیں تو اسوہ طیبی کا ٹوک  
 ہوتا ہی کہ یہ حق پر ہیں یا وہ جواب سکا یہ ہے کہ تم آپ کہتی ہو کہ ظاہر ہم میں کوئی برائی  
 نہیں دیکھتی ہر تم کو کمان سی شک یا جیسی کہ مشہور ہے کُلُّ اِنَاۃٍ یُّرِثُ شَیْئًا بِمَا فِیْہِ  
 ہر باسن ٹپکتا ہی سارہ او پچھنی کی جو او میں ہی تو یہ قول شاہد ہمارا کالسج اور یہ کہتی ہو  
 کہ پڑھتی ہوئی لوگ انسی جھگڑتی ہیں اسوہ طیبی کا ٹوک ہوتا ہی اسکا جواب یہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا  
 کی و اسوہ طیبی علم پڑا ہے وہ ہمیں کہیں جھگڑیں گی کیونکہ جو عالم دیندار ہیں وہ یہی کہیں گی کہ اس حدیث  
 و تعالیٰ شانہ کی سی صفات میں سچا نور اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ  
 اور مذہب و جماعت کی سی موندہ نور و اور یہی سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ مرید اور سوا سید  
 صاحب کی مریدوں کی اہمیت ہم سب سے جماعت کی لوگ بھی کہتی ہیں اور جنہوں نے علم دنیا  
 کی و اسوہ طیبی پڑا ہے وہ اپنی نفس کے خواہش کے موافق ہر کسی جھگڑتی ہیں شعریائی دین کی  
 لذت جیسی دنیا کی خواہش ہے قفل ہے لذت دنیا حقیقت کی خزانہ کا پتہ تو یہ شک تھا ان غلط  
 ہی آیات جانتی ہو کہ یہ پڑھتی ہوئی لوگ سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں  
 یا سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اہمیت ہم سب سے اسوہ طیبی جھگڑتی سبب جھگڑتی

اُون کی کان سی بیہ ہی کہ جسوقت سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مریدوں  
 یا سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور مستیع سنت لوگ کہتی ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ  
 رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی  
 رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ یہ سب بزرگوار علم  
 تقنیہ اور حدیث اور فقہ اور اصول اور جمیع علوم کو خوب جانتی والی تھی اور بڑی تقویٰ دار اور  
 اپنی کتابوں میں سند معتبر کتابوں سے دیتی تھی جیسی تحفہ اثنا عشریہ رافضیوں کی رد میں  
 مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے کہ تمام ہندوستان اور ولا  
 اور رستان اور روم اور شام اور سب مسلمانوں میں مروج ہے اور ایسی ہی دوسرے کتاب ہیں جو  
 مولوی شاہ عبدالغفر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر شہروں میں مسلمانوں کی رواج  
 رکھتی ہے اور اسطرحی موضع القرآن تفسیر سندھی مولوی شاہ عبدالقادر صاحب کی سب مسلمانوں میں رواج  
 رکھتی ہے اور اسطرح فتح الرحمن ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا  
 اور ترجمہ ہندی شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور اور معروف ہے  
 ہر شہر میں اکثر علما اور فقرا کی پاس موجود اور ایسی ہی شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ  
 علیہ کے قول جمیل اور موطا شریف کی شرح کہ نام اسکا مصنف ہی اور یہ کتابیں سب مسلمانوں  
 میں اعتبار رکھتی ہیں اور مولوی محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ مائتہ  
 المسائل کہ ایک سو بائیس کتابوں معتبر اہل سنت و جماعت کی سی بنا ہوا اکثر شہروں میں موجود  
 اب تک کو پڑھیں ان کتابوں کی مستحکم مانو تو ہر بعضی لوگ پڑھ ہی سید محمد صاحب غازی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی مریدوں سے اور سوا سید احمد صاحب کی مریدوں کے اور متبع سنت لوگوں سے



کہتی ہیں کہ ہم آپ خوب سمجھتی ہیں ہم کو ان کتابوں کی مسئلوں کی کچھ حاجت نہیں اور جیسی کچھ ہیں  
 ویسی تم مانو بھلا اس باری وقت کی لوگ پڑھی ہوئی جو سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے  
 مریدوں ہی اور سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور شیخینت لوگوں ہی اسی جگہ لکھتے ہیں کوئی کتاب  
 ان کی تالیف کی ہو نہیں معتبر مسلمانوں میں مروج ہیں کہ ہم ان کا اعتبار کریں بلکہ جو کوئی مسلمان  
 کسی معتبر کتاب اہل سنت جماعت کی مذہب ہی کوئی مسئلہ بیان کریں تو ہم سب جو شیخین میں ہیں اسی  
 بات کو کوئی نہیں مانتا اب لوگوں کو چاہیے کہ انصاف کریں اور غور فرمادیں کہ یہ جگہ لکھنے والی حق ہیں یا سید  
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اب سید محمد صاحب کی مرید اور سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کے  
 اور مقلعہ سنت لوگ ان لوگوں ہی کہتی ہیں جو انہی جگہ لکھتے ہیں کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ ہم امام صاحب  
 کی مذہب میں ہیں پھر امام اعظم صاحب کے مذہب کے کتابوں پر کیوں نہیں عمل کرتے ہو اور جس کے  
 مسئلہ میں تم ہم سے تکرار کرو گے اگر ہم تم کو امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابوں سے ثابت کر دیں تو تم  
 مانو اور نہیں تو تم مانو پھر وہ فرقہ کتنا ہی کہ تم امام صاحب کی کتابوں کی مطلب کو کیا جانو ہم سے  
 خوب جانتی ہیں اور جو سنت جماعت میں اور امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہیں اور سید محمد صاحب  
 غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں یا سوا سید محمد صاحب کی مریدوں کی اور تتبع سنت لوگ ہیں  
 پھر اس فرقہ کو یوں جواب دیتی ہیں کہ ہم قرآن یا حدیث سی یا عقائد کی کتابوں ہی یافتہ کی کتابوں ہی  
 یا قرآن کی معتبر تفسیروں سی یا حدیث کی معتبر شرحوں سی یا فقہ کی کتابوں کی معتبر شرحوں سی یا حدیث کی  
 مذہب کی ہیں ان میں سے کسی کتاب کا مسئلہ متسی بیان کریں اور تم سمجھو تو اب ہم تم سے پوچھتی ہیں کہ تم  
 عربی صرف و نحو لغت وغیرہ پڑھے ہو یا نہیں اگر پڑھی ہو تو ہمارا ماتہ پڑو اور کہو کہ اس جگہ تم نے اس  
 کتاب کی مسئلہ میں غلطی کی ہے تو تم کو جیسی ہم کہتی ہیں اپنی کہنی کی سند اور شہدوں سی منگو اور بتاؤ گی  
 اگر اسپر ہی تم نہ مانو تو تمہاری مثال ایسی ہی کہ ایک آدمی نے دو سری آدمی سے کہا کہ ایسی بات مجھ کو بتاؤ

کسی سے نہ مارون اوس آدھی نی کہا کہ جو کوئی تجھی مسئلون میں یا اوسکی بات میں تکرار کرے  
 وہ کسی ہی مسئلہ اب ہی تو کہو کہ میں نہیں مانتا پر وہ کوئی مسئلہ کی تو پر تو کہو کہ میں نہیں مانتا پھر  
 طرح ہی جو کچھ وہ کہی کسی کتاب سنت و جماعت کی ہی تو کہو کہ میں نہیں مانتا پھر شجاکو کوئی ہرانی کا اور تو  
 کسی سے ہی ہر گیارہ اب اسی بات پر چار ہزار فیصد ہے کہ ہم مسئلہ امام اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابوں  
 سے تمہاری آگے بیان کریں اور تھی کہ میں کہ ان کتابوں کی مسئلوں کو تم مانو اور ان پر عمل کرو یا تم مسئلہ امام  
 اعظم صاحب کی مذہب کی معتبر کتابوں سے ہماری آگے بیان کرو اور ہم سے کہوں کتابوں کی مسئلہ تم مانو  
 اور ان پر عمل کرو اگر ہم ایسی مسئلون پر عمل کریں تو ہم وہابی ہیں اور جو ہم ایسی مسئلون پر عمل نہ کریں تو ہم  
 وہابی ہو پر معلوم ہو جائیگا کہ کون امام اعظم صاحب کی مذہب میں ہی اور کون نہیں ہے اور دوسرے  
 یہ بات ہی کہ جو عالم دین دار یا مہتمم سنت اور تقوی دار اور تارک الدنیا راضی بہ نتائج خدا اور خلق اللہ  
 صہرانی کرنیوالی موافق شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتی ہیں تو ہر مسلمان ایسی علماء و فقہاء کو اپنا مقتدا  
 اور پیشوا جانتی ہیں اور ان جھٹوں کے ساتھ ساتھ علماء اور فقہاء نہیں ہوتی ہیں تو وہ مقتدا اور پیشوا جامل مسلمانوں  
 کے ہوتے ہیں تمام ہوا جواب اوس فرقہ کا جو بدعت وغیرہ کا کام کرتا ہے اور میردن اور غریبون کو  
 بھکاتا ہے اور کہتا ہے ہم ہر علم مسئلے خوب جانتی ہیں اور کوئی ہماری طرحی نہیں جانتا اور چاہتا  
 کہ ہم کو لوگ پیشوا اور مقتدا جانیں اور یہ جو اس عاجزنی لکھا ہے کہ یہ فرقہ بدعت وغیرہ کا کام آپ  
 ہی کرتا ہے اور میردن اور غریبون کو بھی بھکاتا ہے اب یوں سمجھو کہ ہم فرقہ پر بدگمانی نہیں کرتی  
 کہ یہ فرقہ عقیدہ کی راہ ہی بدعت وغیرہ کاموں کو چاہتا ہے ان الیہ ان کے نفس اور  
 شیطان کی بہکایا ہے اس واسطے یہ فرقہ آپ بھی بدعت وغیرہ کی کام کرتا ہے اور میردن اور غریبون  
 کو بھی بھکاتا ہے خدا اس فرقہ کو بُری کاموں ہی سجادی اور نیک راہ پر بلا دی اور میردن  
 کی ہر یاد و روحی سیلاب کی مریدوں کی اور متبع سنت نہ کسی کو مشرک کہیں نہ کافر ہر جو غیر

کام کرتا ہے اور سب کو سمجھاتی ہیں کہ ایسی کام نہ کر کہ تیری واسطی دین و دنیا میں برابر ہی اب  
 شروع ہو اس سوال و جواب اور ستریس فرقہ کا کہ جو مسلمانوں میں فساد ڈالتا ہے اور  
 سرگروہ اور ستر فرقہ کا کہ نام اس کا فضل رسول ہے اور وہ رہتی دلا بڑا یون کا ہے  
 اور اسنی مسلمانوں میں فساد ڈالنے کی لٹی ایک سالہ تالیف کیا ہے کہ نام اسکی رسالہ کا بواقی  
 ہی اور اسنی اس سال میں پہلی کروا کر لکھا گیا ہے پر دیکھو کہ یہ لکھا گیا ہے  
 سب کو اسنی بدین ٹہرایا ہے پر جن لوگوں کو اسنی بدین ٹہرایا ہے اور سنت جماعت کی فرقہ سی اون کو خارج کیا ہے اون  
 لوگوں کی حال سی ہم واقف نہیں نہ اونسی کچھ مطلب اور نہ اونکو ہمسی کچھ مطلب ہے سید احمد  
 صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کا اور مولوی اسماعیل صاحب اور مولوی عبدالحی صاحب ذکر کیا ہے  
 اور سید احمد صاحب پر اور مولوی عبدالحی صاحب پر مولوی گلین آریا اور سطح اون دونوں صاحبوں  
 پر طعن و بہتان کیا ہے اور مولوی اسماعیل صاحب پر ان دونوں صاحبوں سی زیادہ طعن و بہتان  
 کی ہے پر اسی ایام میں اور سنی اس سال کا ایک سالہ دیکھنی میں آیا کہ نام اسکا مقولات العشر ہے  
 پر اس میں ہی مولوی اسماعیل صاحب پر ویسی ہی طعن و بہتان لکھی تھی پر جو جامع منقول و منقول  
 مولانا الفضل اویلا ناسلانی خاندان مصطفوی تھا وہ دو دو ان مرتضوی مولوی سید حیدر علی  
 صاحب نے اسکی رسالہ مقولات العشر کی رد میں ایک سالہ لکھا اور اس سالہ کا نام حیاتیۃ الناس  
 من و سوئے انہماک کہ تو ہم ہی سالہ حیاتیۃ الناس کی کچھ عبارت اپنی رسالہ میں اب لکھتی ہیں  
 کہ اس ہی اس مفسد کی من اور فریب اور مولوی اسماعیل صاحب پر بہتان کرنا  
 حال انشا اللہ تعالیٰ صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہ مفسد جو ہی وہ عبارت مولوی سید حیدر علی صاحب کی ہے  
 ۱۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوًى بَاوَلَدَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ





لھا کہ ینھا کتر جمعہ بیشک اللہ تعالیٰ اور ٹھاکڑا کرے گا سری پر ہر سو بر کی ایسی شخص کو جو  
 کر لگا واسطی اس امت کو میں اسکا یعنی جو ہر سیکڑی میں سبب ہوتی زمانہ بڑت کی طرف نظر کی شکل  
 بدعت اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور دھم سنگ معان پاتی ہیں اس واسطی پروردگار حکیم جل وعلی شانہ و عظم  
 برانہ بمقتضای اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنے و فساد اون خراباتیوں کی ایک مجد تازہ  
 کرنی والا توحید اور سنت کا اور مشافی والا شرک و بدعت کا اور مناسی کا قایم کرنا ہی کہ اسکو جو صاحب  
 دھم اس ظلمات کا ہوتا ہی پر دوسری صدی میں شیاطین لجن والا اسکی شوری بی دینی اور بی ایمان  
 شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسری مجد کی پڑتی ہی سو اپنی عادت پاک پر تیرہویں صدی میں اللہ تعالیٰ  
 فی ذات مجملہ محسنات و لبرکات محی السنہ قانع البدقہ مرجع علمای انام پیشوا ہی و نیداران اسلام حضرت  
 سید احمد صاحب اوام اللہ آثار ہدایت کو پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تیرہویں صدی میں پیدا ہوئے  
 کی ہدایت پر کہ اللہ تعالیٰ فی ان کی طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبور کیا تھا خود بخود متوجہ ہوئے  
 حسب قدر حضرت کی عمر بڑھتی گئی ویسی ہی ہدایت دور دور ملک پہنچتی رہی یہاں تک کہ بعد شرف ہونے  
 بیعت پر و رشید عماد المحدثین و المفسرین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تہذیب اللہ شہرہ کی اور اشراف  
 اور تعلیم اوس جناب موصوف کی اوکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کی بکال نور اور شورش کی بسیج ملا و اور قلوب  
 کی منور ہوا سیدان ازلی ہر ایک کے طرف سے رخت سفر کا بانہ کی منزلوں میں آکی اشراف اور بدعات میں اور  
 منہیات وغیرہ میں کہ حسب عادت زمانہ کی جو کہ ہو رہی تھی توبہ کر کی راہ راست تو مہد سنت کی اختیار کرتی  
 لگی اور اکثر ملکوں میں خلفای راست کو دار جناب موصوف کی نے سیر فرما کی لاکھوں آدمیوں کو راہ راست  
 محمدیہ کی تباہ کن کو سمجھ تھی اور توفیق الہی نے اون کی دلگیری کی وہ اس راہ پر چلی چنانچہ مکہ شریف میں شیخ  
 مصطفیٰ امام حنفی مصلی کی اوشیخ شمس الدین شطام مصری شافعی کہ اب مکہ شریف میں درس فرما رہی ہیں اور  
 اونکی واسطی مولانا عبدالحی مرحوم نے کتاب صراط المستقیم کو عربی زبان میں ترجمہ کر کی دینی ہی چنانچہ وہ تمبر

سید احمد صاحب  
 کی ہدایت کا نور

عرب کا کتب خانہ میں حضرت امیر الاسلام مفتی عبداللہ تعالیٰ و کبار المسلمین بطول بقائے کی موجود ہے  
 اور شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کی اور حافظ مغربی شیخ احمد بن ادیس کہ رئیس مغرب اور ذریعہ بین اور  
 صحیح بخاری مع شرح قسطلانی از براور حفظ یاد رکھتی تھی اور عمر بن عبدالرسول جو محدثین حنفیہ میں بہت  
 مشہور تھی اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ یہ سب بیعت حاصل کرتی گئی اور شیخ محمد صالح شافعی اور شیخ  
 شافعی فی اکثمہ مبرکہ میں دعا کروائی اور بہت سی شاخ طریقت کہ صد ہزار آدمی انسی بیعت رکھتی تھی تھیں  
 بیعت کی گئی حضرت کی مریدوں میں داخل ہوئی اور ہزار آدمی جو اطراف و جوانب کی جزایر حرمین  
 سی شرف ہوئی تھی نعمت بنی عدوی بھی سرفراز ہوئی اور اس طرح جدہ مدینہ اور محبہ کی صد ہزار یوں نے  
 توبہ کر کے بیعت حاصل کی اور کابل اور قندھار میں بلا واسطہ حضرت سی اور حضرت کی خلیفوں کی ہاتھ سی  
 جیسی بادشاہ کاشغر اور روساء بخارا اور مظفر آبادی اور پورب کی ملکوں میں مثل ڈاکہ اور بنگالہ اور  
 چٹ گانہ اور اشام اور نیپال میں اس طرح صد ہزار ہا بلکہ لاکھ لاکھ اور کڑوڑا ایمان دار شرف بیعت  
 حاصل کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کی ملک سی قسم قسم کا سونا جو مان پیدا ہوتا ہے کلکتی میں لاتی تھی اور  
 بیکر کلکتی کی تحفہ مہارانی کی لپی لجا یا کرتی تھی جب حضرت بھیال سفر حج کی کلکتی میں ملاقات ہوئی اور  
 حال میں عجیب تفسیر صحبت سی بایات بیعت کی اور خلافت اور اجازت بیعت یعنی کی حاصل کی کتاب صراط مستقیم  
 لکھوائی اور اپنی ملک کو لی گئی اور ہزاروں خلیفہ بابا بجا مقرر ہوئے کہ انسی اب تک سلسلہ بیعت اور ارشاد و تلقین  
 جاری ہی ہے اور وہی لوگ جو نماز روزہ سی پیر اور ہنگ بوزہ ہی کا ربار رکھتی تھی شراب و مائرمی انکی بڑگائیں  
 ہو رہا تھا بلا لیتی تھی کہ نماز حکم کینی کا سنیں اور نہ روزہ آئین کو سل کی حج و زکوٰۃ کا پیر کیا ذکر ہی شب و روز  
 رشوت اور زنا اور مردم آزاری اور سود خواری میں مشغول ہوتی تھی اور مرد و عورت مثل حیوانات بنی کالج ہا  
 ہوتی اور ہیکڑن ولد لڑکا انسی پیدا ہوئی ہا در مدیا پیر و جوان نامختون مثل نصارا اور مشرکوں کی تھی محض  
 حضرت کی تعلیم سی اپنی سب گناہوں سی توبہ کی کلام اور ختنی کروا کی نیکو اپن متقی ہو گئی حضرت کی ہاتھ پر دس ہزار



آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی یعنی اس طرح بیعت کیا کرتی تھی کہ جیسی ایک شخص کو بیعت کیا اور طریقہ  
 بیعت کا تھا اور سکوت یا اوس سے اور نہ سنا اور اوس کی سنا اس طرح کہ کئی ہزار آدمیوں کی نوٹ بیعت  
 تھی ہر حضرت فرماتی کہ مٹی پتھری سبکی بیعت لی وہ سب کہتی کہ ہم نے قبول کی اور بہت بہت ہنود اور نصی  
 اور جوگی اور ایت حضرت کی ارشاد ملحقین سے خالص مسلمان ہو گئی اور بعض نصاریٰ اپنی قوم سے آگے خفیہ  
 ایمان لائی ہر ہزار با علمانی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمائی خلق اللہ کی اختیار کی بعضی نے وعظ  
 و نصیحت اور ارشاد و تلقین کو عادت اپنی ٹھہرائی اور بعضوں نے کتاب و رسالہ اور ترجمہ آیات قرآنی  
 و احادیث صحیحہ کی کہ جس میں ترغیب جہادت اور ترہیب گناہ سے ہی اپنی ملک کی زبان میں پیشہ اپنا کر کی  
 ہزاروں جہلا کو کہ سیدنا کلمہ بھی پڑھنا نہیں جانتی تھی عالم بنادیا اور بعضوں نے دونوں طریق اختیار کی  
 اور اسکی سوا بہت سی برکات جیسی چنگا ہونا مرصوف کا سخت مضمون سے اور اولاد پانا اسید و نگا اور پہلنا  
 آئینہ کی درخت کا جو پہلنا تھا آئینہ کی قلعہ میں اور آسودہ اور سیر مونا بہت لوگوں کا تھوڑی کمانی سے  
 اور نہ کم ہونا زرقند کا مدتوں مک خرچ کر بیسی حضرت کی تناسی اور بران ہواست کی ملک میں کہ مدتوں سے برتا  
 تھا اور سوا اس مذکور کی خوارق بی شمار اور برکات بی اندازہ اوسن خباب ہی ظاہر و باہر ہوی ہیں کہ تو انتر  
 کو پہنچی ہیں لاکھ ہا آدمی اوس سے واقف ہیں چنانچہ مولوی محمد علی صاحب رحمہم آپ کی جو بانی تھی اور انہوں نے  
 ایک کتاب جمع کی ہے یعنی خوارق عادت میں پھر جو لوگ غالب رضای مولا اور تلاش کرنیوالی طریق محمد  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تھی اور بعض اور خدا اور کلمہ و عداوت مومنین پاک سے میرا تھی اور انکی صحبت  
 سے سعادت ابدی حاصل کر گئی ایدہر تو اس طرح کی طریقت کا کمال ہے اور اوہ ہر ایسی ناپاک گمان دنیا بیا  
 کورا جن کا طعنہ و تشنیع سچ فرمایا سعدی علیہ الرحمۃ فی قطعہ شورنجان بازو خواہند بمقبل از دال فرست  
 گرنہ بند بر دوشیرہ چشمہ فتاہ چہ گناہ جو راست خواہی ہزار شیم خیاب کہ کور بہتہ نہ افتاب سب باد چہ  
 اور آثار قیامت کا ہی کہ ایسی ہا دیان دین کی حق میں لوگ لعن و طعن کریں کیونکہ او صاف ہے کہ

جامع ہر شخص ہوتا ہے وہی لفظ مجددی جس کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے مراد ہوتا ہے اور یہ دستور  
 کہ ہر شخص اور ہادی دین کی مقابلہ میں شیاطین ابنِ جن والانس ہی شرارت پر کمر باندھتی ہیں مصدق  
 یُؤَيِّدُ قَوْمَ لَيْسَ لِقَوْمِ اللَّهِ بِأَقْوَاهُمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ کی ہوتی  
 ہیں ایک طرف سی وارت الایضاً اپنا کام کرتی ہیں اور دوسری طرف سی شیاطین مثل علماء یہودی کی ہنر  
 کو عیب اور ہدایت کو ضلالت قرار دیکر خباثت قلبی ظاہر کرتے ہیں مصرعہ مدہ فشاں نور و سگ جو جو گند  
 فرد چشم باندش کہ برکنہ باد عیب نماید ہنرش در نظر اور طرم طرحی آفر آفر بہتان اور ہزار ہا جھوٹ  
 کا طوفان باندہ کی اپنی زبان ناپاک اور قلم بے باک سی تہک عنت اہل ایمان اور گرم بازاری اخوان  
 الشیاطین کے چاہتی ہیں پس سی نیک ہادیوں سی اور جبکہ رنی شیاطین الانس سی مصدق  
 کلام مجز نظام پروردگار تعالیٰ شانہ کا اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى وَاِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْاُولٰٓئِ  
 ظاہر ہوتا ہے اس واسطے کہ ہدایت بہت ہی شریف چیز ہے سعیدانِ رابی روشن سی لوگ فائدہ مند  
 ہوتے ہیں اور بد بختان خبیث الباطن سی کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اوپر محبت اللہ تعالیٰ کی قائم ہوتی ہے  
 جیسا کہ حضرت ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 فرماتی ہیں مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ اَكْثَرُ كَثَلِ قَدَحٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ  
 مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قِيلَتْ الْمَاءُ فَاَنْبَتَ الْكَلَاءُ وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ  
 اَمْسَكَتِ الْمَاءُ فَفَتَنَ النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ اُخْرٰى  
 هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُسِيْكَ مَاءٌ وَلَا تُنْبِتُ كَلًا فَاِنَّكَ مَثَلُ مَنْ فَقَرَ فِي دِيْنٍ لِلَّهِ وَنَفَعَهُ  
 مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعِلْمٌ وَعِلْمٌ وَمَنْ كَرِهَ يَرْفَعُ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدٰى اللَّهِ اَلَيْسَ  
 اَنْصَلَتْ بِمُصْطَفًى عَلَيْكَ مَرَادِمْ هِيَ کہ ہر لائق لیاقت ہدایت کی نہیں رکھتا مصرعہ دوزخ  
 کرا سوز دگر بولہب نباشد اور اوس شہنشاہ جلاش نہ کو جیسی ہادی بہشت کی اپنی فرمانبرداروں

منظور ہے ویسا ہی دوزخ کا آفرین کسی پر یا مضمون کے آملکن جہنم من الجنة والنار کے  
منظور ہے تو اس حکیم جل شانہ فی مقتضای اپنی حکمت کی خیر و شر اور نیک و بد دونوں میں کئی بسط و تنہا  
لوگ و اسطی ہر امت خلق اللہ کے رسالہ تصنیف کرتی ہیں ویسا اہل کفر و کفر کے رسالہ تبلیغ اور فحش و فحش کرتی ہیں  
وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ وَالْكَفَلُ  
مِيسَرٌ لِّمَا خُلِقَ خَصْرًا اسرار میں سرگروہ ضالین و ضالین اور پیشوا میں فرقہ شیطانیہ جامع فتن  
و فرعون و امقبول عدو و اولاد بتول شیخ نجدی بدوئی نام مقبول محمدی افضل سول صدق و مصرعہ کی مصرعہ  
برعکس نہ نہ رنگی کا فورہ کہ اسنی لہر گذرئی مدت بنسین کی شہادت سی مولانا بافضل <sup>ضیاء اللہ</sup> اللہ العزیز  
مولوی محمد اسماعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہ مولانا مدوح خلفاؤن میں حضرت مجدد مائتہ  
ثالث عشر کے افضل و اسما کل ہتی بمقتضای حدیث کی کہ ثانی قیامت میں مروی حضرت علی اور حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی وَلَعَنَ اَحْمَدُ هَذِهِ الْاُمَّةَ اَقَلَّهَا کُفْرًا اور طعن مولانا مودود کی  
جیسے فرقہ اشاعیریہ فی خلفاء ملتہ پر شروع کہ ہے اور جہلا کو بکا کرانے و اسطی نبرگی پیدا کرانے پر خیر  
مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب و مولوی قطب صاحب فی جہا  
رسالوں میں بخوبی اسکی سرکوبی کی ہے ہنوز اس حرکت سی باز نہیں آتا محسن و مکارم اور ستر شہید  
اکبر کی تمام خلق میں مشہور ہیں حاجت بیان کی نہیں ضرر سن میں حافظ کلام اللہ کی ہوی بہر غفران  
میں عالم جامع مقبول و مقبول کی بہر حاجی و زائر حسن شریفین کی بہر مجاہد اور غازی کفار کی بہر شہید  
سبیل اللہ شکرین کی ہاتھ ہی تارک دنیا اختیار کر نیوالی آخرت کی دنیا پر نہ کون ہی فضیلت منجی آخرت  
میں اون سی باقی رہی اور یہ بدوئی کا لہلہ مضرب جیسا گد دنیا انصیا کی گھر کا کتا تر فانی بنود اور روم و ک  
لیبی دربار اہل دول میں کہ اکثر کفار و فجار ہیں بعضی البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچھ دولت باطنی ایمان کی بھی کتی  
ہیں تو وہ غنیان ق کا اون کو کا روبرو ثروت غریبی اور ظلم و شراب نوشی و زنا پر اور راک کا رہنما ہی اور انکو



دیان دین سی نہایت برہم ہوتا ہی تو لغتہ خور ان کی دسترخوان کی جیسی سیہ بد اون کا لانا ان کی سامنو  
 اچی لوگون کی برای او عجیب چینی کرتی ہین تاکہ وہ انسی تلخوش ہو کی کچھ نخت اور نخت دیوین اور برہنہ بان  
 علما یہود اپنی شرارت سی اون افسنی کی عیب کو تاویل کر کی کچھ دامن لغتہ میں پردہ پوشی کر کی غنا اور خیر  
 وغیرہ کی وسطی طال کرتی ہین اور بعضی محلات کو تاویل مردوسی کردات اور مباحات میں شمار کر کی انج  
 راضی کر دیتی ہین چنانچہ یہی دجال اٹھون بڑودہ میں جا کر حکیم کاظم علی خان کی پاس کر دیاں کی سردار کا  
 بڑا رکن تھا اسکا ہم شرب یعنی رافضی نیکرز خطیر حاصل کیا اور اسطرح شرف الدولہ گجنا تہ امیر لکنو کی باون  
 داب کر مطلب پکا کہ کینچاز کا تھا عل میں لایا یعنی کی سورویہ لیہ یہ دونوں وصف اسکی زبانی اون لوگوں  
 جو اسوقت بڑودہ اور لکنو میں موجود تھی معلوم ہوئی والہ اللہ علی الثاقلین اور بد اون کی رہنی ملو  
 سی سنا گیا واسد تعالیٰ اعلم کہ ہمیشہ یہی پنی والد کو آزدہ کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اس جانی سفر  
 کر گئی اور اس نئی خوش گئی غفر اسد تعالیٰ لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام نابیا کماں مندا اسکے  
 محلہ میں رہتی تھی بسبب تنگدستی کی انہوں نے حاکم انگریزی کی پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چو کداری  
 دینی کا نہیں صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف کیا اس ظالم فی اور لوگون کی ہاتھ سی بہت غضبان  
 حاکم کے یہاں دلوائین کہ خیر الدین نابیا بہت مقدور کتابی فرض اسکی یہی کہ چوکیدارہ پہاڑ  
 رکھا جاوی اور اسکو اسکی ادا کا مقدور بنوگا تو اپنا گنہ بچکا تو میں مول لونگا تو دیکھو یہ خوب تھی ہتا  
 ادا کیا اور دلالی عمدہ ہی صدر اکبر آباد کی مشہور ہے کہ اسی بنہ قدم کی کٹنا پی سی پیشکار اور دکلای صدر  
 تباہ ہو کی متعید ہوئی یعنی اکثر عملون فی اوسی کی معرفت ثروت لی تھی مراد آباد کی حاکم انگریزی بہت  
 تہیر کی مقدمہ نہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی یہاں گرسی پر مٹہ لاکر دم دیکر مقدمہ کو پوجا او  
 گواہیم کو ٹہرا کام دین گے اس مقدمہ سی ہکو اطلال کر و تب طمع دنیا سی اسنی سب عملون کی شوگرگی  
 ظاہر کی ہمیشہ قدم نامبارک مسودہ کریدر بارود و برآرد و دودہ اب غور کیا چاہیے

کہ ہمیشہ شیطان آپ ہی واسطہ بنکر سبکو شہوت دلو کی ہر آپ ہی اوس شہوت کو ظاہر کر کے سب ہی  
 بے بری ہو گیا مطابق اس کی کرمیہ کی گنجل الشیطان اذ قال لئن انسان الکفر فلما کفر قال  
 انی بریء منک رانی اخاف الله رب العالمین اور اسی جب ان سب کو تباہ کیا تو کسی  
 طرف اپنی غرت کی ڈر سے رخ کرتا تھا ناچار مصرعہ تجہ چون پیشو دیشیہ کند دلالی : اس عقرب سیرت  
 فی شہر شاہ جہان آباد میں جا کر ہر اوس شغل کو یعنی شیوہ رفض لعن فرنگان دین کا خلاف مضمون کا  
 تذکرہ و امتونک لایحیرون کے امیرون کی دربار کا تحفہ ٹھہرایا اور بت ہی سادہ لوحوں کو اپنے  
 فریب کی جال میں کہینچا غالب ہی مفتی صدر الدین صاحب کی خدمت میں اپنی دوسو بیس  
 ہونگی لیکن وہ تو بڑی عالم ہیں اس کو ان کی شاگردی کی ہی نسبت ہو سمین کلام ہی تو وہ کیونکر اس کی فریب  
 میں آتی اور اس کی وساوس پر کیونکر مہر کرتی یہ مہرون والی لوگ اگر شرع کے مسئلہ سی واقف ہوتی  
 اسکے فریب میں نہ آتی شرع مقدس میں تو یوں ہی کہ فتویٰ مجتہد فاسق کا واسب التوقف ہی علیٰ سیر  
 تحقیق جہاں نہیں چنانچہ نزدیکی وغیرہ میں صریح مذکور ہی اور دلیل یہ کہ یہی ان سب کو فاسق  
 بنایا فتبوا ان تصیبوا قومًا بجمالہ فقتلوا علی ما فعلتم نادر میں : جب قول مجتہد  
 کا یہ حال ہو تو اب ارفض طالب دنیا بلکہ گنا دنیا کا جاہل اور منکر نصوص قطعی قرآن مجید کا کہ جسکے  
 حق میں علماء معتبرین فی حکم کفر کا دیا ہی جیسی جیسی دوسو سی کی دفع میں مذکور ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ  
 تو اس کی قول کا کیوں کراعت بار ہو پر قول اس کا جو ایسی مثنوی دین کی لعن طعن میں ہو سچ  
 کہ شیطان بڑا دشمن ہی اس کی دشمنی ہو پوری رب فی اپنی مہرانی ہی تبادی ہی پر ہی بعضی لوگ  
 نہیں سمجھتی حق تعالیٰ فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو و انخذوہ وعدوا انما یدخلو الخیرہ  
 لیکونوا من اصحاب الشیعہ اب اس کی ملکی سونہ سی پردا اور ٹھاکر سچی مومن کو سمجھایا جاتا ہے  
 جو وہابی لوگوں کی نزدیک مہنوں میں تو سلیبی ہا دیان مذکورین کو اس شیطان فی وہابی اول ٹھہرایا کہ لوگ

اُون سی نفرت کریں اور انکا کلام جو حق ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف کان  
 نہ دہریں اب اسکی مکر کی دفع کی لپی اوسکو کھاجا تاہی کہ ای بی انصاف تونی تو وہابیوں کا نام ہی سناسی اور میں  
 شریفین اور ساری عرب میں وہی لوگ وہابی خود موجود تھی وہان کی لوگ جیسی وہابیوں کی اقوال اور افعال تھی  
 واقف تھی اور میں تو اوسکا عشہ شیر ہی نہیں جانتا اگر حضرت سید صاحب اور مولوی  
 اسماعیل صاحب اور دوسری ہر ہادیوں میں کچھ نہ ہی وہابیوں کی خلاف شرح محمدی کی ہوتی تو ایسی انکا  
 اور پیشوا ہی حسین شریفین کی اور اور بزرگ عرب کی انسی معیت کیوں کرتے اور خلافت اور اجابت  
 کیوں لیتی اور صراطِ مستقیم کیوں عربی میں ترجمہ کروا کی لیتی اسی شیطان تیری حق میں بھی ذکر حکم لاجل  
 کار کرتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالیٰ کی ہیں تیرا غلبہ نہ پر نہ ہوگا ان عبادِ حق لکس لک علیہم  
 سلطان اور جو تیرے اتباع ہیں اُون کی بیان و جائزیت عاقبت میں بدلاتے النفس یہ آیت کریمہ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ زَنْبَهُمْ إِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَاجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخِيَلِكَ وَجِيَلَاتِ  
 شَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعَدَّهُمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا مَّتَّيَب  
 اب چاہتی ہیں کہ شروع کریں دفع دسوں و سوسوں کا اس خناسکے چسپی آنے  
 پہلی دسوں و سوسوں کی ایک حال شیطانی بطور متہد و ساد کی پہلا یا ہی اور و سادس کو بجای دہ  
 کی اس حال میں ڈالا ہی کہ بھولی لوگ اوس حال میں ہنس کی انیا بیان خطرناک میں ڈالیں تو ہم بھی بق  
 طابق النعل بالنعل کی پہلی دفع اُون دسوں و سوسوں کی تعوذ کر کے اور لاجل پڑہ کی اس دم شیطانی کو  
 اوسا دین اور اوسکی مضمر کو حرف بجز دفع کریں تو کتنی ہیں ہم لاجل و لا فوۃ الا باللہ العلی العظیم  
 آخوذ باللہ من الشیطان الرجیم اب سوچی مسلمان تو قول موسیٰ کا جانا چاہی کہ ہندوستان  
 میں فتنہ نجدیہ کا جو وہابی کھلاتی ہیں مولوی اسماعیل کی ذات سی پہلا اور بہت لوگ بے باق فی کی ظاہر حال  
 وہابیوں کی آواز سے دس دس میں مبتلا ہو گئے تھی علماء سنت جماعت کی کوشش ہی اور بھی سبب فی تحریر و نقرہ کی



عرب سی کہ چارون مذہبون کی خاصنی مفتی عالمون نی بالاجماع نجدیہ کی رد و ابطال میں کہی تھی لہذا  
اسماعیلہ گمراہیہ کا مخالفنت مذہب اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہ ہے  
موسس کذاب بہت جھوٹا ہی بخور کر دلا کہون آدمی کہ دعویٰ سلام کار کرتی تھی ہنود کی میلیون میں  
شریک کر تون کو جیسی چکیٹ وغیرہ پوجا کرتے تھی اور دوسرے اعتقاد اور اقوال اور افعال کفر اور شرک  
کی تو کیا ذکر ہی نہ شرک اصغر فقط بلکہ شرک اکبر ہی اور شراب نوشی اور زنا کاری اور رشوت خواری اور  
زنگ اور مثل انکی بہتری کا تر جویہ کرتے تھی اس خناس کی اعدا کی و خط سی اور نصیحت و صحبت سی وہ سب  
پاک ہو گئی جیسی پہلی مقدمہ میں معلوم ہو چکا یہ بات تو ہماری لاکھوں کو مشاہدہ اور دوسروں کو  
تو اتر سی معلوم ہوا تھا اور بہت کافر مسلمان ہوئی اور افضنی تھی اور علماء اہل سنت جو اس افضنی  
خناس کو ان کی شاگردی کی یہی نسبت نہیں ہو سکتی کیا ہندوستان میں اور کیا ملک فرسان اور ملک وہ  
میں اور عرب وغیرہ میں اپنی احوال کو نہایت دین کی طرف متوجہ پا کر اس طریقہ میں جب کو نہایت خناس  
برکوتا ہے داخل ہوئی انکار اسکا مثل انکار برابرہ اور ہمنیہ کی تو اتر کا ہے تو اسکو نہایت خناس دہوکا کہتا ہے  
نہیں بلکہ یہی خناس آپ لوگوں کو دہوکا دیتا ہے اور اسکو فتنہ نجدیہ اور وہابیہ کا کہتا ہے سچ ہی کہوں  
نہو ابیس اور اسکی اتباع کی تو گردن ٹوٹ گئی وہ کیون نہ اسکو فتنہ کہیں گی اس خناس نی نور ہدایت  
اور ارشاد اور سنت اور شرک انکار اور کفر اور کباترے ایذا پائی ہی مثل چکا ڈ اور چو ندر کی ظلمت کفر  
اور کبابر سی اسکی راحت ہی تو کیون نہیں آتی اسکی کھی کا اور یہی جو کہا کہ علماء اہل سنت کی کوشش  
سی اور ستون سچ کی چارون مذہبون کی علماسی بالاجماع اسماعیلیہ کی گمراہی اور حال مخالفنت کا بند  
حق اہل سنت جماعت سی خوب ظاہر ہو گیا جواب اسکا یہ ہے کہ وہی فتویٰ دیکھی سی دریافت ہوئی کہ گسٹ  
میں پر اگر صحیح ہی ہون تو ہجو انسی کیا کام وہ نجدیہ کی رد میں پڑی ہوں مولانا اشعید کا تو کلام مفتی  
ملت حنفیہ سمجھ مدہ بیضا کی ہے کہ حضرت خاتم النبیین فی اسکو لیکر سمجھو پنچائی ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ بات مثل آفتاب کی انگو جو اس ملت حقہ سی آرزوی عالم اپنی کے واقف ہیں روشن ہے  
 اس گمراہ کی گمراہی کنہی ہی کیا ہوتا ہے اور یہ جو اسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق اور اہل سنت اور  
 جماعت کی سو یہ ہوتا ہے بفضل آگہی ابھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ عین مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت  
 کا ہے اصل بات تو یہ ہے کہ یہ کیون نہ اولٹا اور مخالف حق کی سمجھی کا مطابق متن کا دای لی ولیکا  
 فلیکبار ذی الحشر اور جو اولیاء اللہ سی اسنی عداوت پکڑی اور بی ادبی شروع کی تو شراب  
 قہر آگہی اسکی نصیب ہوئی اسکو پکیرست اور خراب ہوا سب حواس اس کی مبدل ہوئی عکسین حق  
 و باطل میں اسکی قسمت میں ہوئی اسون کی شان میں عارف رومی فرماتی ہیں مہشتموی از شراب  
 قہر چونستی دہی بیستہارا صورت ہستی دہی چہیت مستی بند چشم از دیر چشم نہاید سنگ گوہر چشم  
 چہیت مستی حسامبدل شمن چہ چوب کز اندر نظر صندل شدن چہ اسکی مستی اور خراب ہوئی پر شراب قہر الہی  
 سی یہ دوسرا قول اسکا دلیل ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان گویا ہے کہ کتاب التوحید راجع امین دعویٰ غیب  
 کا اپنی لپی ہی ابھی معلوم ہوگا اور یہ بدست شراب قہر آگہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیب کا  
 نہیں جانتا چنانچہ دفع وساوس میں معلوم ہوگا تو پر یہ سستی اور خرابی شراب قہر آگہی سی نہیں ہی  
 تو کیا ہے اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسیکی اقوال سی کلام میں غلط ہوگئی کہ یہ جابل اجاء  
 کی معنی نہیں سمجھتا اجاء جو حجت شرعی ہی وہ عبارت ہی اتفاق سی سب مجتہدون کی جو ایک عصر میں  
 ہوں جیسی کتب اصول میں مذکور ہے اور اجتہاد تو ایک امت سی موقوف ہو گیا ہے اب جماع شرعی کہ ثبت حکم  
 شرعی کو ہو وہ کیونکر ہوئے اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہی تو اول تو یہ حجت شرعی نہیں دو  
 یہ کہ لاوی دکھاوی کیون کر تمام علماء امت کا اپرا جماع ہی تو یہ محض کذاب اور منفری ہی حاصل ہے  
 ہے کہ اجماع لو کہ کی وسوسہ ڈانا منظور ہے قول موسو سکا تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی  
 کتاب التوحید محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ہی اس کتاب کی موسیٰ مولوی اسمعیل کے استاد موسیٰ لکڑی صاحب

کوئی کفر اور شرک ہی نہیں تجا حرم اور مکروہ کا کیا ذکر جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قول اسکا  
 جہوٹ اور باطل ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتیں نامتقول جو ٹی ہیں ایک یہ کہ اسمین دعویٰ علم غیب کا اپنی  
 لپی کیا یہ جو کہا کہ اس کتاب کی روسی مولوی اسماعیل کی استادوں سے لیکر صحابہ تک کوئی کفر اور شرک  
 ہی نہیں تجا تو جب تک سب مضمون کتاب مذکور کا اور حال سب لوگوں کا جو اس مسافت میں کہانی  
 ذکر کی واقع ہیں اور لا قدر ولا تھمی ہو گئی ہیں معلوم ہوا تو کیوں کر تطبیق ان کی حال کی اس کتاب مذکور پر  
 میجاوی اور یہ حکم کیا جاوی لا متینج الحکم میں جھل اجزاء مافیہ الحکم اور ظاہری کہ وہ تو  
 بعضی ان میں ایسی اولیاء اللہ گذری ہیں کہ خطرہ ماسوا کا بھی اون کی دل میں نہیں گذرنا تھا یہی  
 کہ اون کتابوں کی دیکھنی سی جو احوال اولیاء اللہ میں ہیں معلوم ہوا ہے تو اون لوگوں پر کیوں کہ  
 اسنی حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کی روسی تجویز کیا اور وہ لوگ اس سے پہلی غائب تہی تو علم  
 اون کا اور اون کی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہ علم تو سوا سی علام الغیوب عز وجل کی سیکھو یہ  
 قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا اَرْضٍ اِلَّا اللّٰهُ نَضِ قَطْعی ہی اور یہ خاسر اس نص قطعی کا  
 منکر ہی جیسی کہ اسکا انکار اور حکم اسکی منکر کا وسوسوں کی دفع میں بھی بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ  
 اور اسنی یہ حکم کر دیا تو اس سے لازم آیا اسکا یہ دعویٰ کہ مجھ کو ان سب کا علم ہے اس لٹی مینی یہ کہ  
 کیا دوسری یہ بات ہی کہ اسنی بیان اپنی رفض پاک پر پردی میں عمل کیا اور تشریح صحابہ کی تصدیق کیا  
 اگر اسکو گالی دینی منظور تھی تو اسقدر سب تھا کہ کہا کہ مولوی اسماعیل اور اسکی استاد ایسی تہی صحابہ کا  
 کیا ذکر کرنا تھا اگر اسکو تبر امتصود نہ تھی خایت مخیا کی حکم میں نابراختلاف مذہب کی توفی اجلہ داخل  
 ہوتی ہے اور موافق مذہب تحقیق کی بھی اسطور سی کہ معنی کلام یون ہون کو مولوی اسماعیل کی اوستا  
 سی لیکر یعنی موافق صحابہ تک یہاں تیرا مطالعہ اور اسکی توفی موافق مذہب تحقیق کی ایسی غایت مغیا کی حکم میں  
 داخل ہوتی ہی جیسی موافق اور کھین غسل ایدی اور اجل میں تو وہ جو ثقات سی اسکا رفض نہا



دوسری بات سی ثابت ہوا تمام ہوئی عبارت صیانت الاناس من وسوسۃ النحاس کے  
 اور یہ جو اس صاحب زنی اپنی رسالہ میں لکھا ہے کہ یہ مفید مسلمانوں میں فساد و فتنہ  
 ہی پہلے فساد و اسکالم ہے کہ اوسنی اپنی رسالہ باریق کی اکٹالیسویں صفحہ میں لکھا ہے اجماع شہ ولی اللہ  
 صاحب آنچہ نوشتہ اند مخالف اہل سنت و جماعت ست پر اوسی رسالہ کی سیالیسویں صفحہ میں لکھا ہے  
 کہ بعضی کلمات شاہ ولی اللہ صاحب ناواقفان را در شک می اندازند و رفع آن غلجان بدون این  
 بیان کہ مذاق شاہ ولی اللہ کثرت تحقیق راغب و عدم تقیید کلام بہجت تن بر ذوق شان غالب  
 بودن این گونه کلمات در کتب و خلاف مذہب مقصور اہل سنت و مخالف مختار جمہور جامعہ سفید  
 نیست و نہ قابل استناد و نہ لایق اعتماد و در حالت حیات شان کہ اثری از حکومتی اسلام و بعثتی  
 از علمای اعلام در دہلی بود ظہور و شیوع ہرچہ کلمات امکان نہ داشت و اولاد امجاد شاہ ولی اللہ  
 کہ این گونه تصنیفات را ضایع و شایع نہ اختند و در پردہ کتمان داشتند گو یا پردہ بر بی پرگہا  
 والد ماجد خود انداختند مولوی محمد اسماعیل زمانہ را فارغ از حکومت اسلام و خالی از علمای اعلام تا  
 حدت جلی را خیلی بلند آوازہ ساختہ آن انکار فرستہ زیر خاک تر اکما یعنی مشعل نمودہ و تخم پوشیدہ  
 تہ خاک را آب دہ حسن نبات من کرم البذر اول جواب اسکالم ہے کہ یہ کاذب جہونا  
 ہی کہ ایسی کلام کرتا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب پر تہبان کرتا ہے اور وہ جو او کفار سالہ عقد عہد  
 اوسمیں تو اس کے گناہ ہے قال شاہ ولی اللہ والد شاہ عبدالغفر زید الدہلوی فی عقد عہد اعلم ان  
 فی الاخذ بعقدہ الذی احب لان بعة مصلحتہ عظیمہ و فی الاعراض عنہا کلمات  
 مفیدہ کبیرہ الی ان قال کان اتباعہا اتباعا لشوائب لا عظیم و اسخر و جمع عنہا خروجا  
 من الشوائب العظیم انھی گناہات ولی اللہ والد شاہ عبدالغفر زید الدہلوی فی عقد عہد میں کہ جان لی  
 تو یہ کہ تحقیق بیچ عمل کرنے مذہب ربیب کی مصلحت عظیمہ ہی اور بیچ اخراجش کرنی کی مذہب ربیب

فنا و بڑا ہی یعنی جو عمل کہ وہ مخالف اور فاسد بنو نزدیک مٹا رعبہ کی وہ منفہ کبیرہ ہی یہاں تک کہ فرمایا کہ اتباع مذاہب اربعہ کا اتباع اجماع اہل سنت و جماعت کا ہی اور مخالفت مذاہب اربعہ کی مخالفت ہی اہل سنت و جماعت کی انتہی جب کہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ عقد اجمیدین یہ عبارت لکھی تو اس ہی صاف معلوم ہوا کہ جو چار مذاہب سنت و جماعت میں ان چاروں مذہبوں ہی اسکا مذہب برخلاف ہی اسواسطی کہ یہ ان کو یعنی شاہ ولی اللہ صاحب کو اپنی رسالہ بوارق میں ظاہر کیا کر کے لکھتا ہے اور طرح طرح کی بہتان کتاب ہے اور حالانکہ وہ ظاہر نہ نہیں ہیں جیسا کہ اسی عبارت عقد اجمیدین معلوم ہوا اور دوسرا جواب اسکا یہ ہے اب سمجھا چاہی کہ جوابیہ بزرگوار پڑھیں وہ بہتان کتاب ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسی شیخ سعدی صاحب نے فرمایا شکر سنگ بدگوہر اگر گامہ زرین شکندہ قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نشود یعنی سنگ بداصل اگر گامہ زرین کو توڑے قیمت سنگ کی نہ زیادہ ہو وی اور زر کم نہ وی اب جانا چاہی کہ اگر یہ منفہ فقط شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو اور انکی اولاد کو برا لکھتا تو بعضی جانوں کو اور بہ قوف پڑے ہوں کو کچھ شک ہوتا جبکہ اپنی صاحب درمختار اور صاحب اشباہ النظائر کو برا حانا اور یہ لکھا کہ یہ دونوں صاحب اپنی کتاب درمختار اور اشباہ النظائر میں قسبیہ سی سند دی کر لکھتی ہیں اور حالانکہ کتاب قسبیہ معتزلون کی کتاب ہی طرہ یہ ہے کہ درمختار اور اشباہ النظائر کو تو برا لکھتا ہے اور یہ یہ لکھتا ہے کہ ہزاران ہزار حنفی معتزلی المذہب بودہ حتی کہ تلامذہ ابی حنیفہ اور ابی یوسف و در کتب حنفیہ روایات خاصہ مذہب ایشان خلاف اہل سنت و جماعت و مجادلات بر طریقہ شان پیش موجود بلکہ کتب مصنفہ متعلقہ مثل قسبیہ وغیرہ و حنفیہ دائرہ سائر جب کہ اسنی کتاب درمختار اور اشباہ النظائر و ہزاروں ہزار حنفی مذہب والوں پر اور شاگردوں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شاگردوں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم کا مختصر فی المذہب کر کے لکھا ہے اور یہ محض اسکا افتراء ہے جب کہ اسنی ان بزرگواروں کو معتزلی المذہب کر کے لکھا ہی ہے اگر

پہر اگر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے اولاد کو سوامی فرقہ سنت و جماعت کی کسی اور فرقہ کے طرف نسبت کر دی تو کیا تعجب  
 ہی اور یہی فرقہ مسلمانوں میں اس واسطی طے ہوتا ہے کہ یہ جانتا ہی کہ امام اعظم صاحب کے نزدیک ہندوؤں  
 میں اور عرب اور ولایتوں میں اکثر لوگ خفی مذہب کہتی ہیں اگر کشتی مذہب کی مسلمانوں میں مسلمانوں  
 شک ہو جاوے اور امام اعظم صاحب کی مذہب کا اعتبار جا رہی تب میرا مطلب برائی ہر جیسی میں  
 وں ڈالوں گا تو یہ جاہل مسلمان ویسی ہی یانیں گی اسی بہائی مسلمانوں ذرا غور کر کے سنو یہ عجیب  
 اسنی اپنی رسالہ لوارق میں لکھی ہیں اس ہی مسلمانوں میں وں ڈال رہے ہیں یا دوستی اور اخلاص  
 بڑھتا ہے اب جو کوئی اس رسالہ لوارق سے یا اسکی اور رسالوں سے مزید کہاوی اور اسکی رسالوں کے  
 تعریف کرنی کہ جن رسالوں میں ایسی بزرگواروں پر طعن اور تہتان لکھا ہو تو اس شخص کی ایسی نشانہ  
 جیسی کہ یہ مثل مشہور ہے کہ چوکاساتنی گانٹھ کاٹنی والا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ شاہ ولی اللہ  
 صاحب کی تصنیفات اور تالیفات جو مشہور اور معروف ہیں وہ یہ ہیں جیسی کلام اللہ شریف کا ترجمہ  
 فارسی زبان میں لکھا ہے اور نام اوسکا فتح الرحمان ہے اور جس کسی آیت کی اون کو تفسیر کرنے  
 منظور ہوتی ہے وہ ان لکھتی ہیں کہ مترجم یوں کہتا ہے اور دوسری کتاب فکلی حجتہ البالغہ ہے اور تیسری  
 کتاب وں کی موطا شریف کی شرح فارسی زبان میں انہوں نے لکھی ہے نام اوسکا مصنف ہے اور  
 چوتھی کتاب فکلی قول جیل ہے اور پانچویں کتاب تفسیر ہے کہ نام اوسکا فوز الکبیر ہے ساتھ بہت  
 خوبصورت کی لکھی ہے اس ہی مسلمانوں ذرا غور کر کے سنو یہ جو اسنی اپنی رسالہ لوارق میں لکھا ہے  
 کہ این کو نہ کلمات از سلفات خلاف مذہب متصور ہیں سنت و مخالف تھا جمہور حاجت مفید نیست  
 و نہ قابل ستاد و نہ لایق اعتماد اور یہ کلمات اسنی ایک رسالہ سے لکھ دی ہیں اور اس رسالہ کی شاہ ولی  
 صاحب کے طرف نسبت کی ہے کہ یہ رسالہ شاہ ولی اللہ صاحب ہی اور فکلی تفسیر سے اور قرآن شریف کی



سی اور حدیث شریف کی کتاب کی جو اوہنون نامی شرح کی ہے اور حجتہ البالغہ سی اور قول جمیل سی بر خلاف ہی تو  
 اس سالہ بوارق کی کچھ سند نہیں جس میں ایسی کلمات مذکور لکھی ہیں اگر ان کتابوں مذکور سی سند دیکھ لیتا  
 تو البتہ لکھنا اور سکالایق اعتبار کی بنا پر اب جلتا یا یہی کہ قرآن شریف کا ترجمہ فتح الرحمن ہے اور فتح یون  
 کی لکھا ہے کہ اکثر علما اور فضلا کی پاس موجود ہے اور موطا شریف ایسی کتاب ہے کہ اوسمیں عبادت  
 اور محاملات دونوں لکھی ہیں اور اوسکی شرح کا نام مصطفیٰ ہے اور قول جمیل ایسی کتاب ہے جو تین  
 طریقہ حشیشہ اور قادریہ اور نقشبندیہ اور مجددیہ اور چاروں طریق اوسمیں بہت بہت خوبوں کی لکھی  
 اور اوسمیں دین کی فائدہ سی طرح سی لکھی ہیں اور حجتہ البالغہ ایسی کتاب ہے کہ اوسمیں عقائد سنت  
 و جماعت کی بین اور فقہ کی مسائل اور طرح طرح سی مسائل سنت و جماعت کی مذہب کے اوسمیں لکھی ہیں  
 اسطر حشیشہ فیروز اکبر ساتھ بہت خوبوں کے لکھی ہے اور مولوی شاہ ولی احمد مجتہد دہلوی  
 اور اون کے اولاد چرب سی شاہ عبدالغفر صاحب مجتہد دہلوی اور شاہ رفیع الدین صاحب مجتہد دہلوی  
 اور شاہ عبدالقادر صاحب مجتہد دہلوی اور مولوی سحاق صاحب مجتہد دہلوی اور مولوی سماعیل صاحب مجتہد  
 پربتبان اسو سطلی کتاب ہے کہ انہیں بزرگواروں کا اعتبار ہے اور یا انہیں بزرگوں کی شاکردوں کا اور نیز  
 کا خصوصاً ہندستان میں اگر ان بزرگوں کا اور انکی مریدوں اور شاگردوں کا اس میری سالہ  
 بوارق سی یا اور میر سنانوئی اعتبار جاتا رہیگا تو جب میرا مطلب آئیگا پر میں جسطرح جاہل مسلمان  
 بہکاؤں گا ویسی ہی بھگین گی اور میرا کہنا مانیں گی اور جانا چاہی یہ جو مثل مشہور ہے کہ دروغگو  
 را حافظہ نباش یعنی جو بھٹی کی تہن حافظہ نہیں ہوتا ہے جس وقت کہ اپنی سالہ بوارق میں کو  
 نہ زور حاجت ہوتی ہے تو اون کی عبارت بطور سند کی لکھتا ہے کہ دیکھو شاہ عبدالغفر صاحب نے  
 یون لکھا اور کہی یون لکھتا ہے کہ شاہ ولی احمد صاحب نے یون لکھا ہے اور کہی اون کی سالہ  
 کی عبارت کم و بیش کی اوکو بڑا لکھتا ہے یہی ہے اسکا فریب مگر ہے اور دوسرا اسکا یہ ہے

کہ جو لوگ مذہب سنت و جماعت کا کہتی ہیں اون میں یوں منہ ڈالتا ہی کہ اپنی سالہ بوارق کے  
پچین صفحہ اور چھپن صفحہ میں یہ عبارت لکھا ہے اوس عبارت سی مسلمانوں میں ف و پڑتا ہے  
وہ عبارت یہ ہے کی ان میں طائفہ در قریب ہمیں ایم کہ فضول عمادی تشریف افادہ درست نہج برای  
قادم وغیرہ بان استنادی نمود دین باب غلو دشمن مطالبہ صحیح نقل نمود مدین تقریب کتاب  
حاضر آورد و از دست او گرفته جائیکہ تکفیر محمد اسماعیل بخاری صاحب صحیح علیہ الرحمۃ نوشتہ ست انتقام  
بر آورده پیش کردم مضطرانہ بر زبانش جاری کردین کہ احکام تکفیر ہر کتب اصلاً قابل اعتبار نیست پنجم  
افراج خواند معتزلہ و حنفیہ را از حدست ہزاران مختل و خارجی در فروغ فقہ خفیہ بودہ ملائمہ خاص  
امام اعظم صاحب ابی یوسف متذہب مجتہد باطلہ گذشتہ ہزاران ہزار رہایت از ان کن مطابق مذہب  
ایشان در کتب فتاوی داخل صاحب فتاوی قبلیہ خیالی مشہور صاحب المختار و صاحب شہابہ وغیرہ  
متاحسین ہم از نقل میکنند مختل است آب کیو بہ کیو طرح فریب دیباہی مسلمانوں کو پہلی تو امام اعظم  
صاحب کی مذہب کی معتبر کتاب فضول عمادی ہی کہتا ہی کہ اوسین تکفیر محمد اسماعیل بخاری کی لکھی ہی اب  
سمجھو کہ جو لوگ امام اعظم کی مذہب میں بین اون کی دل میں تو یہ شک پڑا کہ بخاری مذہب کی معتبر  
کتاب میں صحیح بخاری والی صاحب کی تکفیر لکھی ہی دیکھا چاہی وہ کسی ہی تھی اور کیا مذہب کی تھی اور جو  
لوگ کہ صحیح بخاری پڑھتی ہیں اصحیح بخاری والی صاحب کو اپنا مقتدا جانتی ہیں اون کی دل میں یہ شک  
پڑتا ہی کہ امام اعظم صاحب کی مذہب کے معتبر کتاب میں صحیح بخاری والی صاحب کے تکفیر لکھی ہی کہا چاہی  
یہ کہ طرح کا مذہب ہے اور کتب فضول عمادی کا نام اس مغضبہ اس لیے لیا کہ یہ کتاب کم باب ہی ہر ایک  
دستیاب نہیں ہوتی اور دیکھا چاہی اوسمیں کس طرح لکھا ہی غرض اس کی یہ ہی کہ مذہب حنفیہ  
میں تذہب پڑ جائی اور بعض جاہل مسلمان کی دلوں میں یہ کہنا میر اثر کر جائی گا اور وہ جوید  
حیدر علی نقانی اپنی سالہ صیانۃ الاناس وسوئۃ الخاس عین لکھی ہی یہ ہی کہ ہر چند مولوی سر اج احمد

فی سراج الایمان اور مولوی بشیر الدین صاحب مولوی قطب شاہ صاحب فی جہاد رسالوں  
 میں بخوبی اسکی سرکوبی کی ہی ہنوز اس حرکت سی بزمین آتا جانا چاہیے کہ انہی چند  
 اعتراضات تقویۃ الایمان پر کہی تھی تو مولوی سراج احمد صاحب فی اسکی اعتراضات کی رد میں  
 ایک رسالہ لکھا کہ نام اوسکا سراج الایمان ہی تھی اوسکی اعتراضات کی رد میں مولوی سراج احمد  
 صاحب رسالہ دیکھا تو افسوس کی اعتراضوں کو ایسا جانا کہ جیسی بڑی عالم پر کوئی جاہل اعتراض  
 کرتا ہی اور اسی فضل رسول فی مولوی احمق صاحب رسالہ کہ نام اوسکا ماتہ المسائل ہے  
 اوسکی کئی مسئلوں کی عبارت پر اعتراض کی ہیں اور نام اوسنی اپنی رسالہ کا تفہیم المسائل رکھا  
 پر مولوی بشیر الدین صاحب فی اوسکی رسالہ کی رد میں ایک رسالہ لکھا نام اوسکا تفہیم المسائل  
 ہی اور اس عاجز فی وسط اختصار کرنے اسلانی رسالہ کی کچھ عبارت مولوی سید حیدر علی صاحب  
 کی رسالہ کی اور کچھ مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی لکھی ہی تا طول نہ ہو جاوی جو عاقل و شہید  
 ہیں ان دونوں رسالوں کی عبارت سی معلوم کر لینگے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر مولوی سید  
 حیدر علی صاحب کی رسالہ کی عبارتہ اوپر مذکور ہو چکی اور مولوی بشیر الدین صاحب کی رسالہ کی  
 کچھ عبارت یہاں لکھی جانی گی مگر پہلی یہیہ عاجز ماتہ المسائل کی عبارت یہاں لکھا ہی عبارت  
 سی معلوم ہو جائیگا کہ اتنی عبارت ماتہ المسائل کی اس فریبی نی گستاکی پر اوسکا رد لکھا ہی بعد ازیں  
 جو فضل رسول فی ماتہ المسائل کی عبارت پر عرض کیا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب فی اوسکا جواب  
 دیا ہی ہر ایک کا سوال و جواب لکھا جائیگا شروع ہوئی عبارت ماتہ المسائل کے  
 سوال مفہوم بدعت صییت جواب مفہوم بدعت چند نوشتہ اند فی البحر الرائق والامداد والکفا  
 مَا أَخَذْتُ عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
 عَمَلٍ أَوْ عِلْمٍ أَوْ حَالٍ يَنْبَغُ شَيْئًا أَوْ اسْتَحْبَابًا وَجُعِلَ دِينًا قَوِيًّا وَمَحْرُومًا مُسْتَقِيمًا



انتهی ترجمه در بحر الرائق و اما در الفصاح است بدعت آن چیز است که پیدا کرده شود برخلاف حق که  
 متعلق باشد از پیغمبر خدا از قسم علم باشد تا عمل یا حال نبوی از شبهه و استحسان و گردانیده شود و  
 درست و راه راست و فی الفقه المبین شرح الانبیین التواترة للشيخ ابن حجر المكي  
 البدعة لغة ما كان من غير ما على غير ما سابق ومنه العلم والاعتقاد لا يوجبها على غير ما سابق و شرعا ما اخذ على خلاف  
 اقر الشارح و دليله اخص والعامة انتهى وفي شرح المشكوة للقاري ما فلا عن النبوة  
 البدعة في الشريعة اخذت ما لم يكن في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 هكذا في حاشية السيد على المشكوة انتهى وفي شرح السنة للبعوي البدعة ما  
 احدث على غير قياس اصل من اصول الدين انتهى ترجمه و در فتح البين شرح ابن حجر  
 است مرشح ابن حجر یکی را بدعت از روی لغت اینچیز است که نوپیدا کرده شده باشد بر غیر مثال سابق و از نیست  
 پیدا کننده آسمانها و زمین یعنی نوپیدا کننده آنها بر غیر مثال سابق از روی شرع آنچه احداث کرده شده برخلاف  
 حکم شارع و دلیل آنکه خاص و عام است انتهى و در شرح مشکوة ست ملا علی قاری را در حاکم نقل کننده است  
 از نووی بدعت در شرع نوپیدا کردن آنچه نبود در عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم همچنین است بر حاشیه  
 بر مشکوة انتهى و در شرح سنت است مرغوبی را بدعت اینچیز است که نوپیدا کرده شده است بر غیر قیاس اصل  
 از اصحابی دین انتهی سوال اقسام بدعت چند جواب کسانیکه مفهوم بدعت را بیان کرده اند که  
 ما احدث على خلاف الحق المتلقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اخذ  
 ترجمه اینچیز است که احداث کرده شده است برخلاف حق که متعلق باشد از رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 اینچیز نزد ایشان حاجت تقسیم نیست بر بدعت که است ضلالت است و کانی که تعریف بدعت نموده  
 اند به اخذت ما لم يكن على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم پس در این اقسام  
 بدعت دوست یکی بدعت هدی و دیگر بدعت ضلالت كما قال الجوزي في النهاية البدعة

متعلق  
 بدعت  
 از روی  
 لغت  
 اینچیز  
 است

بِدْعَتَانِ بَدْعَتَهُ هَذِي وَبَدْعَتُهُ ضَلَالَةٌ فَمَا كَانَ فِي خِلَافٍ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ وَرَسُولُهُ  
فَهُوَ فِي حَيْزِ الذِّقْرِ وَلَا زَكَارٍ وَمَا كَانَ وَاقِعًا لِّتَحْتِ عُمُومِ مَا نَذَبَ اللَّهُ وَحَصَّنَ  
عَلَيْهِ أَوْسُوعًا وَفِي حَيْزِ الْمَدْحِ انْتَهَى ترجمہ چنانکہ گفت خبری در نہایہ بدعت دو قسم است بدعت ہر  
ست و بدعت ضلالت پس آنچہ باشد در خلاف آنچه امر کرده است اللہ تعالی باو و رسول او پس او در مقام  
مذمت و انکار است و آنچہ باشد واقع زیر عموم آنچه بکتاب خواندہ است اللہ تعالی بسوی او برگینجہ فرمود  
و یا رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس او در مقام مدح است انتہی خدا اسکی مکر و فریب سی مسلمانوں بجاوی  
ایسی مثال چسی خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ فی فرمایا ہے **س** چہ دلاور ست دزدی کہ کف چرائع دارد  
یعنی کیا دلاور ہے وہ چور کہ او پر ہاتھ کی چرائع رکھتا ہے یعنی ہاتھ میں چرائع رکھ کر چوری کرتا ہے  
اس مفردنی ماتہ اسائل کی عبارت بدعت کی بیان میں کچھ قول کی لکھی ہی اور بعد کے نہ لکھی اسو اسلی  
کہ مولوی اسحاق صاحب کو منکر بدعت حسنہ کا ٹھہرا ہے اور حالانکہ وہ منکر بدعت حسنہ کی نہیں ہیں بلکہ  
وہ بدعت کی تفصیل کرتے ہیں کہ اسطر چہ ہو تو بدعت حسنہ اور اسطور چہ ہو تو بدعت سیئہ ہی اب ہم اول  
عبارت جو اسنی ماتہ اسائل میں سی بحر الرائق کی عبارت لکھی ہی وہ بھی لکھتی ہیں انور جواب اسکی بعد کی عبارت  
چو ردی ہی وہ بھی لکھتی ہیں یہاں مفسد کافر میں مسلمانوں کو معلوم ہو جاو گیا وہ عبارت ماتہ المسائل کے  
جو اسنی اپنی سالہ میں لکھی ہی عبارت ماتہ در جواب سوال پنجہ و دوم مفہوم بدعت چند نوشتہ اند فی البحر الرائق  
الْبِدْعَةُ مَا أُحْدِثَ عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ أَوْ خَيْرٍ  
أَوْ حَالٍ يَنْفَعُ شِبْهَةً أَوْ مِثْلًا وَحُجِّلَ دِينًا قَوْلًا أَوْ عَمَلًا مُسْتَقِيمًا مِنْ جَوَابِ وَسُؤَالِ  
پنجہ و سوم کی کہ مفہوم بدعت را بیان کردہ اند کہ مَا أُحْدِثَ عَلَى خِلَافِ الْحَقِّ الْمُتَلَقَّى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس نزد ایشان حاجت تقدیم نیست ہر بدعت کہ ہست ضلالت است متعالیہ  
این حکم کمال ضلالت است چنانچہ فی نقل کردہ بحر الرائق در بیان کتاب مرسکہ تفسیر بنیت گنہ بدعت

سنہ ست و دیگر چند حاذران کتاب موجود وہ جو پس عاجز فی اوپر لکھا کہ چلا اور ست دردی کہیف  
 چراغ دارد و دیکھو اول تو یہ عبارت اوسکی آگے کی چوڑ گیا ہے اور وہ عبارت ثانیۃ المسائل کے  
 جوابی رسالہ میں چوڑ گیا ہے یہ ہی کس نیکہ تعریف بدعت نمودہ اندر یا احداث مالم یکن علی عهد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نشان اقسام بدعت دوست کی بدعت ہی و دیگر  
 بدعت ضلالت کا کمال انجری فی التہایۃ البیضاء بنحان بدعت ہدای و بدعت ضلالت کا کمال  
 فی خلاف ما امر اللہ و رسولہ فهو فی حیرۃ الذم و الانکار و ما کان واقعاً تحت عموم ما  
 نکتبنا اللہ الیہ و رسولہ فهو فی حیرۃ الذم و الانکار و ما کان واقعاً تحت عموم ما  
 بدعت ہی ست و بدعت ضلالت آئینہ بابت بدعت خلاف آئینہ امر کردہ ست اللہ تعالیٰ با و رسول  
 پس او در مقام مذمت و انکار ست و آئینہ باشد واقع زیر عموم آئینہ باستجاب خونن است اللہ تعالیٰ  
 سبوی او بر گنجینہ فرمود برا و یار رسول او صلی اللہ علیہ وسلم پس مقام مدح ست انتہی آور آگے سو لویہ  
 اسحاق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سوال شخصت و حکم کے جواب میں بدعت کی تفصیل لکھ دی ہے  
 کہ بدعت سنہ اور سنیہ قیامت تک جاری رہیں گی اگر بدعت حسنہ کی قائل نہ ہوتے تو مسائل کی جواب میں  
 کیون کہتی کہ بدعت قیامت تک جاری کی بلکہ یوں فرماتی کہ بدعت حسنہ کوئی نہیں ہے اور عبادۃ ثانیۃ المسائل  
 کی جو جواب میں سوال شخصت و حکم کی کہی ہے یہ ہی سوال بدعت حسنہ محدود ست بوقت مراب و قات  
 یا غیر محدود الی یوم القیمہ جواب غیر محدود ست عند الثانی و ثانیہما بحدیث من سن سنۃ الی آخرہ  
 سوال بدعت سنیہ محدود ست یا غیر محدود جواب غیر محدود ست بحدیث من سن سنۃ الی آخرہ  
 الی آخرہ اور یہ جو آئینہ سبوی محمد اسحاق صاحب پر اعتراض کیا اور یوں لکھا کہ یہ حکم کمال ضلالت ہی  
 اسو اسطی کہ یہ معنی نقل کی بجائے الرائق سی اور صاحب سبج الرائق فی مسیح اوسی کتاب کی بیچ سنیہ تلفظ  
 چینیہ کی کہ کہ یہ بدعت حسنہ ہی اور کتنی جگہ بیچ اوسی کتاب کی موجود انتہی جواب اسکا یہ ہے



کہ اب اس سی یون پوچھا جاویں یہ جو توفی نسبت ضلالت کی مولوی اسحاق صاحب کی طرف  
 کی ہی آیا تو نے اس واسطی کیے ہی کہ انہوں نے بجز الایق کی عبارت لکھی ہی اور تو صاحب بجز الایق کو یون  
 سمجھتا ہے کہ اوسمین کہین تو یون لکھا ہے کہ العبدۃ ما اخذت علی خلاف الحق المتکلفی من رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بدعت وہ چیر ہے کہ پیدا ہوئی اور پر خلاف حق کی کہ ثابت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے اور کہین لکھا ہے کہ نماز کی نیت کرنا زبان ہی یہ بدعت حسنہ چہ اور تو اپنی نزویہ یون  
 جانتا ہے کہ ایسی ہی اعتبار کتاب کا حوالہ دینا یہ مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ہی اس واسطی کہ صاحب  
 بجز الایق نے کہین تو بدعت کو ثابت ہی نہیں کیا اور یہ لکھا کہ جو بدعت کہ ہی ضلالت ہی اور یون  
 یہ لکھا کہ زبان سی نیت کرنا نماز کی بدعت حسنہ ہی پھر یہ کتاب کا حوالہ دینا یہ مولوی اسحاق صاحب کے  
 گمراہی ہی اب جانا چاہی کہ تیری اکیلی کی کہنی سی مولوی اسحاق صاحب کی گمراہی ثابت نہیں ہوتی  
 آج تک کہ ہزاروں مسلمانوں میں یہ کتاب بجز الایق رواج کہتی ہی اور کہینی طعن نہیں کیا نہ تو صاحب  
 یہاں اخذت علی خلاف الحق المتکلفی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور نہ اس عبارت پر یعنی  
 مستند لفظ بہ نیت پر اس واسطی کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے کہ اکثر فقہا زبان ہی نیت کرنی کی قائل ہیں ہاں فقہ  
 قائل نہیں اور یہ خلاف شیخ عیسیٰ احمد شہد دہوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح جو فارسی میں ہے  
 اتماعاً احوال بالنیات کی شرحین لکھا ہے جو چاہی وہ مشکوٰۃ کی شرح میں دیکھ لی آپ اس صاحب صاحب  
 کہ تیرا اعتراض اول تو صاحب بجز الایق پر ہی اور پھر مولوی اسحاق صاحب پر اور تو انہوں نے اس کو انکی ہی عبارت کہ حسین  
 مولانا اسحاق صاحب نے بدعت حسنہ اور سیہ کا بیان کیا ہی چوڑ دی اس واسطی تاکہ لکھنے کی نزویہ کہ  
 بات ثابت ہو جاوی کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی قائل نہیں اور ان کے وہ تو نے  
 کتاب نہ اسائل میں یہ کہتی ہیں کہ جن لوگوں نے تعریف بدعت کی کی ہی باصداقت مابین محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ساتھ پیدا کرنے اوس چیز کی کہ نہ تو زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس نزدیک اون کی بدعت دو قسم ہی ایک بدعت بدی دوسری بدعت ضلالت جیسی کہ کہا  
جزیری فی بیچ نہایہ کے اَلْبِدْعَةُ بِدْعَتَانِ بَدْعَةُ هُدًى وَ بَدْعَةُ ضَلَالَةٍ اِنھ اب جانتا  
چاہی کہ اسکا اعتراض او وقت ثابت ہوا کہ مولوی اسحاق صاحب محدث دہلوی بدعت حسنہ  
اور سیئہ کا بیان نہ لکھتی مایولانا موصوف یوں فرماتی کہ کوئی بدعت حسنہ نہیں تو او وقت میں نہیں  
کو یوں کہنا چاہی تھا کہ بدعت کو حسنہ کر کی کئی جگہ سجدہ الایق میں لکھا ہی اور مولوی اسحاق صاحب فی  
نہین لکھا ہی مسلمانو یہ تقریر جو ہمیں لکھی اور تمہنی سنی تو اس سی صاف معلوم ہوا کہ اسکا اعتراض مولوی  
اسحاق صاحب پر ثابت نہیں ہوتا اب سمجھا چاہی کہ یہ عبارت مائتہ المسائل کے اس عاجزنی اسو سطر  
لکھی ہی کہ اسنی اپنی رسالہ میں کچھ عبارت مائتہ المسائل کی کم کر لی لکھی تھی او س سی آدمیوں کو یہ  
معلوم ہوا تھا کہ مولوی اسحاق صاحب بدعت حسنہ کی منکر ہیں تو اس فی خواہ مسلمانوں کے  
فی مائتہ المسائل کی عبارت کو پورا کر کی لکھ دیا اب لوگون کو صاف معلوم ہو گیا کہ مولوی اسحاق  
صاحب بدعت حسنہ کی منکر نہیں ہیں اور یہ معنی دھوٹا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب فی  
جو اسکی رسالہ کار د لکھا ہے او میں جو لوگ کہ بدعت حسنہ کی قائل ہیں اونکا بیان اور جو بدعت  
حسنہ کی قائل نہیں ہیں اون کا بھی بیان لکھا ہی اور بدعت کی معنی بھی لکھی ہیں اور جس  
جگہ مائتہ المسائل کی عبارت کا یہ کہ لکھا ہی اول تو یہ لفظ مخاطبہ کا لکھا ہے پر مائتہ المسائل  
کے عبارت کار د لکھا ہی اور مولوی بشیر الدین صاحب جو اسکی رسالہ کار د لکھتی ہیں تو پہلی لفظ  
ہدایت کا لکھ دیتی ہیں پچھی اسکی رسالہ کار د لکھتی ہیں اور مولوی صاحب موصوف فی جو اسکی  
رسالہ کار د لکھا ہی وہ یہ ہی عبارت مائتہ در جواب و سوال خچاہ و دوم معنوم بدعت  
چنہ نوشتہ انہ فی جوارق اَلْبِدْعَةُ مَا اُحْدِثَ عَلٰی خِلَافِ الْحَقِّ الْمَتَلَقِّ مِنْ رَسُوْلِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِلْمٍ اَوْ عَمَلٍ اَوْ حَالٍ بِنَوْعٍ شَبَّهَتْهُ اَوْ اسْتَحْسَنَتْہِ وَ جُعِلَ دُیْنًا

قَوْلُهُمَا وَصَاحِبَاهُمَا مِنْ أَجْلِ سَوَالِ نِجَاهِ وَ سَوْمِ كَانِي كَمَنْهُ بِرِجْتِ رَا  
 بَايَن كَرْدِه اَنَدَكُمَا اُحْدَث حَلِي خِلَافِ الْحَقِّ الْمَتَلَقِّ مِنْ دَعْوِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَمْ يَسْئَلْ اِيْن جَابِتِ تَقِيْمِ نِيَّتِ بِرِجْتِ كِه هَسْتِ ضَلَالَتِ سَبْتِ مَخَالِطَةِ اِيْن حَكْمِ كَالِ ضَلَالَتِ  
 چِه مِغْنِي نَقْلِ كَرْدَنِ سَجَرِ الرَّائِقِ وَ صَا حَبِ سَجَرِ الرَّائِقِ دِرْ هَا كِتَابِ مَسْنَدِ بَلَفْظِ نِيَّتِ كَفْتِه كِه بِرِجْتِ حَسَنَتِ  
 وَ دِيْكَرِ چِه جَا دِرْ اِيْن كِتَابِ مَوْجُودِ بَرَا مِيَّتِ بِنَا مِي اِيْن تَغْلِيْطِ كَمَالِ هِبَالِ تَسْتِ اِيَا مِغْنِي دَا نَدَكُمَا بِرِجْتِ  
 وَ سَنَتِ مَعْنِي الطَّرِيقَةِ الْمَسْكُوْرَةِ اِيْن مَقَابِلِه سَبْتِ وَ دِرْ تَقَابِلِ تَخَالُفِ ضَرْوَرِي سَبْتِ اِيْسِ مَقَابِلِ  
 كِه مَخَالُفِ اَسْنَتِ چَكُوْنِه حَسَنِ بَاشَدِ زِيْرِكِه اَسْجِه مَخَالُفِ سَنَتِ سَبْتِ ضَلَالَتِ خَطِيْبِ اِيْن جَابِرِ رَوِيَا  
 كَرْدِه كَرَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ مِّنْ خَافِ  
 سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَ سَيِّدِ حَاشِيَةِ شَكْوَةِ تَوَكُّلِ مُخَالَفَةِ السُّنَّةِ ضَلَالَةٌ اَنْتِي وَ نِيْر اِيْن مَكَرِ  
 شَرِّ مَصَابِيْحِ نُوْشْتِه كُلُّ مُخَالَفِ السُّنَّةِ ضَلَالٌ اَنْتِي وَ اِيْن اَشِرْ خِزْرِي دِرْ نِهَا يِه نُوْشْتِه قَمَا  
 كَا نَ فِيْ خِلَافِ مَا اَمَرَهُ وَ رَسُوْلُهُ فَهُوَ فِيْ حَيْزِ الدَّعْوِ اِلَازِكَا اَنْتِي وَ اَسْجِه سَجَرِ الرَّائِقِ  
 اِيْمَنِي جَابِرِجْتِ رَا حَسَنِه نُوْشْتِه بَا عْتِبَارِ مَعْنِي اَخْوِي كَا شَسْتِه نَه بَا عْتِبَارِ مَعْنِي شَرِّ كِه مَقَابِلِ سَنَتِ هَسْتِ  
 بِيَا مَعْنِي مَحْمُودِ مِغْنِي بَاشَدَنِدِ وَ اَسْجِه مَقْصِدِ سَبْتِ هِمَا نِ مَعْنِي اَخْوِي اَنْدَا يَشَرِّ قَرِيْبِ مَعْنِي اَخْوِي  
 تَرَا مَوْسُوْرُ شَسْتِه وَ الْبِدْعَةُ بِالْكَسْرِ اُحْدَثُ فِي الدِّينِ كَعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ اَمَّا اُسْتُحْدِثَ اَعْدَابُ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْهَوَاءِ وَ الْاَعْمَالِ اَنْتِي قَاضِي عِيَاضِ دِرْ شَرِّ سَلَمِ نُوْشْتِه كُلُّ مَا اُحْدَثَ  
 اَعْدَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِدْعَةٌ اَلْبِدْعَةُ كُلُّ مَا لَمْ يُسَبِّقْ اِيْنِه قَمَا وَاقِعِ اَصْلًا  
 مِنَ السُّنَّةِ اَوْ يِقَاسُ بِكَلِمَاتِهَا فَهُوَ مَوْجُودٌ وَ مَا خَالَفَ اَصُوْلَ السُّنَنِ فَهُوَ ضَلَالَةٌ اَسْتَشِيْرُ  
 وَ شَيْخِ عَبْدِ الْحَقِّ مَوْتِ وَ هَوِي دِرْ تَرْجُمِه مَشْكُوْرَةِ نُوْشْتِه هِرْجِه پِيَا شَدِه اَعْدَابُ نَبِيِّ خِدَا صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْتِ  
 اِيْسِ اَسْجِه مَوْافِقِ اَصُوْلِ دِقْوَاهِ سَنَتِ اَوْ سَبْتِ صِلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَاسِ كِه دَشَدِه سَبْتِ بَرَا نِ اِيْن بِرِجْتِ حَسَنِه



گویند و آنچه مخالف آن باشد بدعت ضلالت خوانند انتهى و ابن حجر معتقدنی در شرح الباری  
 شرح بخاری تحت بَابُ الْأُمُورِ الْمُشْتَبَهَةِ نَوَاشِئُهَا نَوَاشِئُهَا بِقِيَمِ الدَّالِ جَمْعُ مُجْدَثَةٍ وَالْمُرَادُ بِهَا مَا أُحْدِثَ  
 وَلَكِنَّ لَهُ أَصْلًا فِي الشَّرْعِ يُسَمَّى فِي عَرَفِ الشَّرْعِ بِدْعَةً وَمَا كَانَ لَهُ أَصْلٌ يَدُلُّ عَلَيْهِ الشَّرْعُ  
 فَلَيْسَ بِبِدْعَةٍ فَالْبِدْعَةُ فِي عَرَفِ الشَّرْعِ مَذْمُومَةٌ بِخِلَافِ الْفِعْرِ فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ أُحْدِثَ عَلَى  
 غَيْرِ مِثَالِ سُمِّيَ بِدْعَةً سَوَاءٌ كَانَ مَحْمُودًا أَوْ مَذْمُومًا وَكَذَا الْقَوْلُ فِي الْمَحْدَثَةِ وَفِي الْأَمْرِ الْحَدِيثِ  
 قَالَ تَسْلَفِي الْبِدْعَةُ بَدْعَانِ مَحْمُودَةٌ وَمَذْمُومَةٌ فَهَذَا وَاقِفُ الشُّبُهَةِ فَهُوَ مَحْمُودٌ وَمَا خَالَفَهَا  
 فَهُوَ مَذْمُومٌ رَوَاهُ فِي رِجَالِهِ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ مَرْقُومٍ وَابْنُ أَبِي بَرَكَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 مِمَّا أَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ يَدُلُّ عَلَيْهِ وَأَمَّا مَا كَانَ لَهُ أَصْلٌ فَلَيْسَ بِبِدْعَةٍ شَرْعًا  
 وَإِنْ كَانَ بِدْعَةً لَفَتْ رَأْيُ وَدِينِ كَثِيرٍ شَرَحَ حَدِيثَهُ حَاضِرُ شَيْخِهِ أَمَّا إِذَا دُرِّبَتْ مَا  
 تَكُونُ عَلَيْكَ فَأَعْلَمُ أَنَّ الْحَدِيثَ عَلَى مَعْنَاهُ وَلَا تَخْصِيصَ فِي قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ فَإِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ جَمْعٍ مَا فِيهِ إِصْلَاحُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا  
 وَمَا أَهْلُ وَعَيْنٌ مَا هُوَ فِيهِ فسادُ الدِّينِ وَالدُّنْيَا وَحَذَرُ وَكَيْفَ كَوَقَّعَ اللَّهُ تَعَالَى  
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا  
 وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ يَبْعِدُكُمْ عَنِ النَّارِ إِلَّا وَقَدْ حَدَّثْتُكُمْ  
 بِهِ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كُنْهَارُهَا لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ أَنْتُمْ  
 فَيَزِيدُ مِنْ مَقَامِ ابْنِ كَتَابِ مَرْقُومٍ فَإِنْ قُلْتَ قَدْ شَرِهْتَ ابْدِعْتَ نَوْعَانِ سَنَةِ  
 وَسَيَّةٌ نَبِيٌّ أَنْ يَبْعِدَ ضَلَالَةَ بِلَا تَخْصِيصٍ قُلْتَ الْمُرَادُ مِنَ الْبِدْعَةِ فِي الْحَدِيثِ الْإِسْلَامِ  
 الشَّرْعِيِّ وَهِيَ عَمَلُ الْبَشَرِ الْإِسْلَامِيِّ وَكُلُّ أَعْمَالٍ وَأَمْرٍ الشَّرْعِ صَلَاحَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَعَلَهُ بُولَهُ  
 يَفْعَلُهُ وَسَوَاءٌ قَدْ فَعَلَ عَلَى عَهْدِهِ أَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِهِ لَا تَفْهَمُ طَرِيقَ الْعَمَلِ أَوْ وَجْهَ أَمْرِ الْإِسْلَامِ

ما تركتكم على البيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها بعدي إلا هالك أنتم



هدیه محمد و شریک امور محمد ثباتها و کل بدعت ضلالت و قال علیه الصلوة والسلام اوصکم  
 بتقوی الله و السمع والطاعة وان کان عبدا حبشیاً فان من یعش منکم بعدی فسیر  
 اخافوا کثیرا فعلیکم بسنتی و سنة اخلفاء الراشدین المهتدین عسکوا بها و عصوا  
 علیها بالاولی و الاکبر و محمد ثبات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة  
 هرگاه هر محدث بدعت باشد و هر بدعت ضلالت پس مفسدی حسن از بدعت چه بود و ایضا آنچه از احادیث  
 میگرد و آنست که بدعت رافع سنت است تخصیص بعضی ندارد پس بدعت رافع سنت بود و قال علیه  
 و آله ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة ففمنک بسنة خیر من احدث  
 بدعة و عز حسان رضا قال ما ابدع قوم بدعة فی دینهم الا نزع الله من سنتهم  
 مثلها ثم لا یعیل الیهد الی یوم القيمة باید دانست که بعضی از بدعت ها که علماء و شایخ از  
 حسنه دانسته اند چون نیک ملاحظه نمود می آید معلوم میشود که رافع سنت اند مثلا در کفین میت  
 حمامه را بدعت حسنه گفته اند با آنکه همین بدعت رافع سنت است چه زیادتى بر عدد سنون که گفته  
 ثوب باشد تسخیر است و نسخ عین رقم و همچنین مثالیخ ارسال فشرایح بجا بدعت است چه تحت و شسته اند  
 و سنت در فشرایح آن بین الکفین و پر طا هرست که این بدعت رافع سنت است همچنین است آنچه  
 علماء در فیت نماز مستحب است این شسته اند که با وجود اراده قایم بان نیز باید گفت و حال آنکه ان سرور عالم علیه و  
 علی اله الصلوة والسلام ثابت است و بدعت بدعت و بدعت ضعیف و نه از اصحاب کرام و تابعین عظام  
 که بزبان فیت کرده باشند بلکه چون قامت میگفتند بکبر میفرمودند پس فیت زبان بدعت باشد طین  
 بدعت را حسنه گفته اند و این فقیه می دانند که این بدعت چه جامی رافع سنت است که رفع فرض مینماید چه در تجویز  
 آن اکثر مردم نزدیک است که فیت را غفلت تعبیه بکند و از بدعت بدعتی میفرماید و فیت را فیت میگویند و فیت را فیت  
 معروکه میگویند و در فیت نماز میرساند علی هذا القیاس سائر المبتدعات و المحدثات فانها زایعة



علی السنته وکون بوجیه من الوجوه و الزیاده فی نسخ و النسخ و رفع و فعلیکم بالاختصار علی متابعتی  
 رسول الله صلی علیہ و آلہ و سلم لصلوة اتقوا من التسلیمات ما کما جا ولا کتفاء علی اقتداء  
 اصحاب الکره فانهم کانهم مباحیهم اقتدا بمرأته و یتم فاما القیاس و الاجتهاد فلیس من  
 البدعت فی شیء فانه منطوق معنی النصوص لا مثبت احرا لای فاعتبروا یا اولی الابصار و السلام  
 علی من اتبع الهدی و التزم متابعتی المعصومی علیه علی الله الصلوة و التسلیمات انتهی شیخ عبدالحق  
 دہلوی ترجمہ شکوحت فعلیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین المہدیین می نویسد پس لازم گیرید  
 بر خود سنت مرا و سنت خلفاء مرا که اہل رشد اند و راه راست یافگانند مرا و خلفاء راشدین خلفاء و اربعہ  
 داشتہ ہر کہ بر سیرت ایشان رود و موافق سنت عمل کند حکم ایشان دارد و نہ ہرگز بہو امی نفسانی خود عبت  
 پیدا کند و تحقیق سنت خلفاء راشدین ہمہ بمان سنت پیوست کہ در زمان آنحضرت شہرت نیافتہ بود بعد از  
 در زمان ایشان رواج یافتہ و مشہور گشتہ و مضامین ایشان شدہ چون منظر آن بود کہ یکی آنرا سجدت گفت  
 بایشان بدعت پندارد و دیگر دوزخ و منکر و وصیت کرد با تباع آن پس چہ خلفاء راشدین باین حکم کردہ اند  
 اگر چہ با جہاد و قیاس ایشان بود موافق سنت نبوی است و اطلاق بدعت بران نتوان کرد چنانچہ  
 نزقہ زائغہ کنندہ انتہی و تحت ایاکم و محدثات الامور نوشتہ و دور دارید خود را از کمال فحش پدید  
 شدہ کہ در زمان آنحضرت و زمان خلفاء راشدین نبودہ انتہی و در ترجمہ حدیث ما آحدثت قوۃ بدعتہ  
 انتہ دفع مثلها من السنۃ قمیٹک بسنتہ خیر من احدثت بدعتہ نوشتہ نوید کرد و هیچ قومی بحدیث  
 را اگر آنکہ برداشتہ شد اند آن در مقدار و مرتبہ از سنت و چون حادث بدعت را فہم سنت باشد بہین  
 قیاس قامت سنت قانع بود پس خلیفہ در زدن بسنت اگر چہ اندک باشد بہتر است از نوید  
 کردن بدعت اگر چہ سنہ است زیرا کہ بتابع سنت پیدا میشود نور و بگرفتاری بدعت در می یطلعت شدہ  
 رعایت آداب استیجاب بر وجہ سنت بہتر است از بنمای رباط و مرصہ چہ سادہ بر رعایت آداب سنت

میسند مقام قرب و تیرگی تنزل می نمایند این موعود میگوید در تیرگی افضل از این بهتر است مساوت  
قلب که از این قلب و طبع و قیام گویند میسر نغوزی باشد من و ملک انتهی و حضرت مجد الف ثانی در  
مکتوبات خود میگوید و اقبال اسم و رسم بدعت تا از بدعت حسنه در رنگ و روش بدعت سیئه اتم از  
بنماید بوی این دولت بشام جان اوزر سد و این معنی میفرمود است که عالم در دیای بدعت غرق گشته  
و فطرات بدعت ارام گرفته کرامت است که دم از رف بدعت زند و با حیا سی سنت کث یکا کثر علماء این قوت  
رواج دهند های بدعت اند و محو کنند های سنت بدعت های پهن شده را تعامل خلق دانسته بجواز  
بلکه با سخنان آن قومی می دهند و مردم را بدعت دلالت نمایند چه میگویند اگر ضلالت شیوع پیدا کند و  
باطل متعارف شود تعامل گردد و دیگر نمیدانند که تعامل دلیل آخسان نیست تعاملی که معتبر است همان است که از  
صدر اول آمده است با جماع جمیع مردم حاصل گشته که کذب فی القای العیال ثبته قال الشیخ الامام الشیخ  
رحمه الله سبحانه لا نأخذ باستحسان مناسخ بل نحن نأخذ بقول اصحابنا المتقدين رحمهم  
الله سبحانه لان التعامل فی بلد لا یدل علی الجواز و انما یدل علی الجواز ما یكون علی استمرار من  
السند الاول و قوله انما یدل علی تقبیر النبی علیه و علی آله الصلو و السلام و انما یدل علی  
فیكون ثم حاینه علیه و علی آله الصلو و السلام و اما اذا لم یکن كذلك لا یكون فعلهم حجة  
الا اذا كان ذلك من الناس فان فی البلدان كلها لیكون اجما و لا جماع فجمعا لا تری لهم  
تعاملا علی غیره و علی الی یفتی بالجل و شک نیست که علم تعامل که انام و لعن جمیع قومی و لعن  
و اما جماع با جماع تعامل صدر اول که فی الحقیقت تقریر است از ان سر و علیه و علی آله الصلو و  
و اما جماع با جماع تعامل صدر اول که فی الحقیقت تقریر است از ان سر و علیه و علی آله الصلو و  
لا نأخذ بحسب غیر البش کافی بود و از علماء سلف هر که بدعت شروع مشرف گشته بی انکه اختیار یافته  
طریقه نماید سلوک و جنید قطع مسافت کند بواسطه التزام مذبت سنت سینه سمت علی صاحبها الصلو و السلام





سبھانی ہی مستحسنت ہو گئی اور باقی جیسی تھی ویسی ہی رہی اب جو غنی میرے سال لکھا اسکا کیا سبب ہے  
 جواب اسکا یہ ہے کہ اس خیر خواہ نے ہزاروں مسلمانوں کو کافر اور فاسق بنی سی بجایا ہی انشاء اللہ کا  
 اس واسطے کہ یہ لوگ سید احمد صاحب کے مریدوں کو دہانی کہتی ہیں اور حالانکہ سید صاحب کی مریدوں کی  
 میں نہیں تو اب یہ جو بی نسبت اور کی طرف کر کی آپ فاسق یا کافر ہوتی ہیں بوجہ اس حدیث  
 شریف کی لَا یُخْرِجُ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا یُضِلُّهُ إِلَّا أَنْ تَذَنُّتَ عَلَيْهِ إِنَّ  
 لَمْ یُکُنْ صَاحِبًا كَذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ نہیں گالی دینا کوئی آدمی کسی آدمی کو فاسق  
 کہے گی اور نہیں گالی دینا کسی سیکو کافر کہے گی مگر جو کہتی ہی وہ گالی دینی والی پر جب کہ نہ وہی صاحب  
 اس کا قابل اسکی روایت کی یہ بخاری فی اور اس عاجز و مفیل اور لکھ دیا ہے اور ایسی تفصیل کسی  
 رسالہ میں دیکھنی میں نہیں آئی جیسی کہ اس سالہ میں لکھی گئی ہی جو کوئی اس تفصیل کو دیکھی  
 گا اگر اسکی دل میں کچھ بھی انصاف ہی تو یقین کر لے گا کہ سید احمد صاحب خاڑی محمد علی  
 علیہ کی مریدوں کی نہیں ہیں بلکہ اصل سنت و جماعت ہیں اور وہ تفصیل جو اوپر لکھی گئی ہی کچھ اور میں ہی  
 یہاں لکھی جاتی ہی وہ یہ بھی کہ سید احمد صاحب کی مرید اور سوا ہی سید احمد صاحب کی مریدوں کے  
 اور متبع سنت لوگ یہ اقرار کرتی ہیں کہ ہم سنت و جماعت ہیں اور شرک اور بدعت سی ہزار میں اور ہزار  
 میں امام انہم کی ہیں پر بعضی لوگوں نے اپنی شرارت سی سید احمد صاحب کی مریدوں اور سوا  
 سید احمد صاحب کے مریدوں کے اور مستحسنت لوگوں کو دہانی پھیرا ہے اور دہانیوں کو کافر  
 جانتی ہیں یہ فاسق تو حدیث صحیح بخاری ہی واضح ہو گیا ہے کہ جو کوئی کسی کافر یا کافر پہنچا کر وہ  
 اسکی لایق نہیں ہی کو کوئی والا اپنے فاسق یا کافر ہو جاتا ہی تو ہم ہی یہ رسالہ با دلیل لکھ دے ہے  
 کہ سید احمد صاحب و مرید اور سوا ہی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور ہم سنت لوگ دہانی نہیں ہیں  
 یہ اگر کسی کے بھگانی ہی جو یہ لوگ سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور سوا سید احمد صاحب کی

مریدوں کی اور متبع سنت لوگوں کو دہائی کہتی ہیں تو آپ سنی یا کافر ہوتی ہیں اگر کوئی اس  
 رسالہ کو دیکھ کر سید احمد صاحب کی مریدوں کو اور سوامی سید احمد صاحب کی مریدوں کی اور متبع  
 سنت لوگوں کو دہائیے کہنی سی باز رہیں گی تو کافر ہونی سی یا فاسق ہونی سی چم رہیں گی تو سواط  
 اب مجھ کو امید خدا سی یہی ہے کہ اس سالہ کی بنانی سی خدا کی درگاہ سی مجھ کو اجر ملی گا ان شاء اللہ تعالیٰ اجابنا  
 چاہی کہ اس عاجز بنی ان تینوں فرقوں والوں میں سی اپنی رسالہ میں دو فرقوں والوں کا نام نہیں لکھا  
 کہ فلاں آدمی فلاں فرقہ کا ہے اور فلاں آدمی فلاں فرقہ کا مگر جو فرقہ کہ مسلمانوں میں ہر طرح سی فساد و انکسار  
 اس ہماری وقت میں البتہ اس فرقہ کی سرگرمی وہ کا نام لکھ دیا ہے کہ نام اس کا فضل رسول ہی ہے  
 رہنی والا بدلتوں کا ہے اب جو کہنی اس ہماری رسالہ کو سنکر ہر اپن تینوں فرقہ والوں میں سی  
 کسی فرقہ کی تائید کری تو جان لو کہ یہ آدمی فرقہ کا ہے اب سبھا چاہی کہ جو مسلمان سنت و جماعت ہیں  
 اور متبع سنت سید احمد صاحب کی مریدوں یا بنوں تو ان کو چاہی کہ یہ حکایت جو ہم شیخ سعدی  
 صاحب کی گلستان سی کہتی ہیں اسکو خوب سمجھی اور عمل میں لاوی وہ حکایت یہ ہے  
 حکایت ایک آدمی ایک شخص مرید تھا اوپر لوگ طعن اور بہتان کرتی اور اسکو برا کہتی تھی او سنی  
 جاکر اپنی پیروی عوض کی کہ لوگ مجھ کو برا کہتی ہیں اور مجھے طعن و بہتان کرتے ہیں اور حالانکہ یہ انکی باز  
 پیر نے فرمایا کہ تو مجھ سی بہتر ہے ایسی کہ باوجود اچھی کام کرنی کے تجھ کو برا کہتی ہیں اور میں آنا چہا  
 نہیں ہوں جتنا لوگ مجھ سی اچھا جانتی ہیں اب اگر کوئی تم کو بعضی سمجھ دے گی کہ میں اور حالانکہ  
 تم دہائی نہیں ہو تو تم اسکو دہائی کہنی کی بدلی میں مشرک اور بدعتی اور اہلابی مت کہو کہ ان باتوں سی مجھ کو  
 ہوتا ہی اور فساد برپا ہے اور یہ وقت جھگڑا اور گریز بکا نہیں ہی یا تو مکہ مدینہ کی طرف ہجرت کرو  
 یا اون کی ایذا پر صبر کرو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ  
 صبر کرنے والوں کی ہے اب جاننا چاہی کہ موجب اس قول کی اَتَقْوُوْا عَنْ مَّوَاضِیْہِہِمْ





جا کر آدمیوں میں ہی رہیگا جنگل میں تو رہنی ہی رہا پر مٹی پر بگمانی کر گیا اور بیاباب پر اگر بپ کی  
 پاس مال و اسباب ہو گا تو بپ کی گاکہ یہ بیابان جنگل و اسباب کی وسطی زہر دیر گیا اور اگر مٹی کی پاس  
 مال و اسباب ہو گا تو بیاباب کی طرف سے بگمانی کر گیا و علیٰ ہذا القیاس اور سید صاحب کے مریدوں  
 اور سوا سید صاحب کی مریدوں کی اور جو متبع سنت لوگ ہیں اور کما عقیدہ نہیں جیسا کہ سید صاحب کے  
 مریدوں یا اور متبع سنت لوگوں سے یہ لوگ بگمانی کرتی ہیں اور بگمانی یہ ہے کہ ایک آدمی کہی  
 کہ میں مشرک نہیں اور دوسرا شخص جانی کہ بلایب یہ مشرک ہی ہے جھوٹ کہتا ہے کہ میں مشرک  
 نہیں ہسکی کہنی سے کیا ہوتا ہے اور ایک آدمی کہی کہ میں وہابی نہیں دوسرا شخص مل میں یہی سمجھتا ہے کہ بگمانی  
 و شبہ یہ شخص وہابی ہی سکی ظاہر کہنی سے کیا ہوتا ہے کیا نہ کسی بزرگ فی فرمایا ہے کہ دین میں سنت کو  
 کسوٹی کیا چسبی کہ کھڑا و کہ جو بڑا ہے یا اللہ بھلا اور سب مسلمانوں کو ایسی توفیق دے کہ مشرک اور  
 بدعت و زیار و اکاموں سے بچیں اور سنت نبوی پر ثابت قدم رہیں اب بہائی مسلمانوں کی حدیث میں  
 یہ عرض کرتا ہوں اگر شاید کوئی کہ علم یا سمجھ صراط المستقیم جو کتاب سید صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے  
 اور سیکھتی کسی طرک کا معن کرے تو ہم اس کو جواب صراط المستقیم ہی کی عبارت سے دینگے کہ ہم اس سے  
 پوچھیں گی کہ جس بات پر تم طعن و بہتان کرتی ہو یہ بات موافق قرآن و حدیث کی ہے یا نہیں اگر وہ  
 کہیں گی کہ یہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہیں تو ہم کہیں گی کہ تباہ باش تمہاری اوپر کہ تمہارا اور  
 جو کوئی صراط المستقیم تصنیف حضرت سید صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ کی پر عمل کرے اور کاکا ایک ہی  
 مذہب ہی اور ہم زلی آگے ہی عبارت پڑھیں گی جو صراط المستقیم میں لکھی ہے وہ عبارت یہ ہے  
 لہذا بدوین ہر شہ راہ یابی درست پس بیاید کہ ہر شہ راہ یابی کہ جو کہ بوجہ مخالف شرع شریف  
 و بر طریق مستقیم کہ اتباع قرآن و حدیث است نہایت را نیز اللہ ہم باشد۔ را ہر شہ راہی خود مقرر نماید  
 لیکن نہ باین طو کہ ہر حال اتباع وہی منظور و در طلبہ سے راہی نہایت شریف را دائرہ الابلت

متابع حکم خدا و رسول بود آنچه مرشد از روی شرع شریف فرماید آنرا بدل و جان بجا آورد و مباح شرع را از امر و  
 لازم شمارد و آنچه خلاف شرع شریف گوید هرگز اتباع آن کند بکبر و نماید حدیث شریف است لا طاعة لمخلوق  
 فی معصیة الخالق یعنی اطاعت مخلوق نمیباید در نافرمانی خالق ترجمه مہندی عبارت صراط المستقیم کا  
 یہ ہے اس واسطی کہ بغیر راہ بنیوالی کی راہ پانا نادری پس چاہی کہ پیرو مرشد اوس شخص کو مگر یہ کہ وہ  
 کسی وجہ سے مخالف شرع شریف کی نہ ہو وی اور او پر راہ سیدہی کی کہ تا بعداری قرآن و حدیث کی  
 ہی نہایت مضبوط اور ثابت قدم ہو وی و ایسی شخص کو پیرو مرشد اور راہ بنیوالا مقرر کری لیکن  
 اس طور کی کہ سچ ہر حال کی تا بعداری اوسکی منظور کر ہی بلکہ پیشوا مطلق شرع شریف کی تین جائے  
 او سچ حقیقت کی تا بعد حکم خدا و رسول اوسکی کا ہو جو کچھ پیرو مرشد از روی شرع شریف کی فرماید  
 اوسکو ساتھ دل و جان کی بجالاوی اور مباح شرع کی تین حکم اوسکی سی لازم گنی اور جو کچھ خلاف شرع  
 کی ہو وی ہرگز تا بعداری اوسکی نہ کری بلکہ رد کری بموجب حدیث شریف کی کہ تا بعداری مخلوق کی سچا  
 بیج نافرمانی خالق کی تو سچ عبارت صراط المستقیم کی اوس طعن کرنیوالی کی بات کو جھٹا کر دیکھی اسکا  
 کہ وہ کہتا تھا کہ یہ بات موافق قرآن و حدیث کی نہیں ہی اوسکو کمترین نی یہ بات ثابت کر دی کہ صراط  
 المستقیم میں لکھا ہی کہ جو کوئی قرآن و حدیث کی موافق ہو وی اوسکی تین پیرو مرشد اپنا مقرر کری  
 اور اسطرحی جو کوئی صراط المستقیم طعن کر گیا کہ طرک کا تو ہم اوسکو یہی جواب دینگی تو اوسکا طعن نا  
 جھٹا ہو تا چلا جاو گیا انتہا اللہ تعالیٰ آب آدمیوں کی تین چاہی کہ انصاف کریں اور سوچیں کہ  
 احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ فی صراط المستقیم میں یہ عبارت لکھی ہے کہ مرید کو پیر کی متنا  
 اعتقاد اطرک کار کنا چاہی کہ مخالف قرآن و حدیث کی نہو اور خود آپ سید محمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ  
 کے لاکھوں مرید تھی اور یہ کتاب صراط المستقیم سب مریدوں کی اعتقاد کی ہی اور سب مسلمان جانتے  
 ہیں کہ خلاف قرآن و حدیث کی کیا چاہی آب جو کسی فی خلاف قرآن و حدیث کی اوس کتاب میں لکھ دیا

مسلمانوں کی بہکانی کو تو اس لکھتی کا کیا اعتبار ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے شرک و بدعت سے پاک  
کیا ہے وہ ایسی باتوں سے کا ہی کو بہکتی ہیں اور وہ جانتی ہیں کہ یہ بدگمانی اور بہتان ایسی ہی آگ  
سی استہجے لوگوں پر کرتی چلی آئی ہیں اگر ذرا کسی کو عقل ہو تو وہ جان لے گا کہ جب کہ سید احمد  
غازی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ عبارت اپنی کتاب میں لکھی ہے تو پر وہ خلاف قرآن اور حدیث کی اور غیر  
شرع بات اپنی کتاب میں کیوں کر لکھتی اگر کسی بدین نے اس کتاب میں اپنی طرف سے مخالف شرع  
کچھ ملا دیا ہو تو وہ بات نرالی ہے اب سمجھا چاہی کہ اگر اس جگہ کوئی سوال کری کہ یہ کس جگہ  
کہ اس میں ملا دیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اس صاحب کو بہت کتابوں سے معلوم ہوا کہ ان کتابوں میں  
اپنی طرف سے کچھ عبارت لوگوں نے ملا دی ہے جیسا کہ ہدایہ کہ بڑی معتبر کتاب ہے حنفی مذہب کی  
اور میں لکھا ہے کہ متعہ جائز ہے امام مالک رحمہ اللہ کی مذہب میں پھر ہدایہ کی محشیون نے لکھ دیا ہے  
کہ سوار فضیون کے کوئی جائز نہیں رکھتا یہ عبارت کسی نے اس میں ملا دی ہے اور متعہ  
چاروں مذہب میں حرام ہے اگر اس طرح کتاب صراط المستقیم میں بھی کسی غیر شرع بات ملا دی ہو تو کیا  
تعجب ہے اب یوں سمجھا چاہی کہ دو شخص اہل حق سے بڑی جھگڑا کر فی والی ہیں ایک فضل مولوی کا  
بدایون کا اور دوسرا مولوی حق بنی والی خیر آباد کی اور مولوی فضل حق عداوت رکھتی تھی اہل حق تھی  
اور انکی باپ یعنی مولوی فضل اہم صاحب دن کو منع کرتی تھی کہ اہل حق سے جھگڑا مت کر آخر ان کا  
کہنا نہ مانا آخر کو قید ہوئی اور جس علت سے وہ قید ہوئی تھی وہ علت ان پر ثابت بھی ہوئی  
اور پھر کالی پانی کو ہیجرتی گئی یہ محض اہل حق سے عداوت رکھنے کا باعث ہی مولوی فضل حق  
نے جو مولوی سائیل صاحب کی رسالہ کا رد لکھا ہے پھر مولوی سلیم صاحب نے اپنی زندگانی میں  
اسکی رسالہ کا رد لکھا ہے وہ دونوں رسالہ مولوی علی احمد صاحب کی پاس محمد ابد عرف لونک  
میں موجود ہیں جو چاہی دیکھ لے اور مولوی اسماعیل نے اس طرح کا جواب دیا ہے عاثر کیا لکھی ہو کوئی



دیکھی کا آپ معلوم ہو جاوے گا بقول عدی علیہ الرحمۃ مشک آہنت کہ خود ہوید نہ کہ عطار گوید  
 اور دوسرا فضل رسول کہ اہل حق سی جھگڑا کرتا تھا آخر اسکو دنیا میں بہتہ راہی کہ حیدر آباد دکن سی  
 نکالا گیا اور اندھا ہو گیا اور طبع طرح کی ذلت اور خرابی اور ٹھانی بہتہ دو شخص کہ اکابر میں اہل حق  
 جھگڑا کر نیوالون میں کہ انکا حال یہ ہی جو لکھا گیا ہی اور باقی جوان سی وری درجہ کی ہیں  
 عداوت میں تو اوںکا کیا حال کہوں کہ کس طرح چننا ہو ہی اور ایسی ہی سما کی پٹھانوں  
 پشاور کی ڈرائیون فی اہل حق سی جھگڑا کیا تھا پہلے اوںکا ملک کہوں فی لیا بعد اون کے  
 انگریزوں فی لیا اب خراب چنتہ ہوئی پرتے ہیں اور جگہ کی پٹھانوں نے اور کابل کے  
 درانیوں نے کچھ جھگڑا سید احمد صاحب غازی رحمۃ اللہ علیہ سی نہیں کیا اب تک وہ آباد  
 ہیں اور اگر کوئی اسوقت میں سید احمد صاحب پر یا اون کی کتاب صراط المستقیم پڑاؤں کی مریدوں  
 یا سوا اون کی مریدوں کی اور مستحب سنت لوگوں پر طعن اور بہتان کری تو وہ بھی انشاء اللہ  
 تعالیٰ دنیا میں سزا پا دے گا یا آخرت میں اب ایک اور وصیت کرتا ہوں میں جکو  
 اسی شہر سردار سب سلیس اور مستحب سنت لوگوں ان دنوں میں ایک سالہ دیکھنی میں آیتا لیف  
 کیا ہوا مولوی سید نذیر حسین صاحب کا کہ نام اسکا معیار الحق ہے اوس سالہ مذکور میں یہ لکھا ہے  
 کہ تقلید چار قسم ہی قسم اول واجب وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کے مجتہد اہل سنت سی لا  
 علی التعین جیسا کہ عقد اکھید میں لکھا ہی کہ یہ تقلید واجب ہی اور صحیح ہی باتفاق امت اور  
 یہ تقلید ہی کہ عام منقلد کاشت قول مجتہد کے ہر طرح ہو جیسی کہ شرط ہوتی ہی کہ اگر وہ  
 موافق سنت کی ہو تو عمل کی جاوے گا اور جب معلوم ہوگا کہ مخالف ہی سنت کی تو اسکو  
 پسند و فوٹکا اور پھر عیار الحق میں لکھا ہی کہ قسم ثانی مباح اور وہ تقلید مذہب معین کی ہے  
 بشرطی کہ معتقد اس تعین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر اسی تعین کر لی کہ جبکہ امر اللہ تعالیٰ کا

واسطی اتباع اہل نوکر کی عموماً صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کر نیکی اوس کی اتباع سے عہد  
 تکلیف کی سی خارج ہو جاوے گی اور اس میں سہولت بھی پائی جاتی ہی اور علامات اس کی یہ ہے کہ  
 اگر دوسری مذہب کی کسی مسئلہ پر عمل کر سکی تو اوس سے انکار نہ کری اور کسی شخص عمل کرے تو  
 کو برا نہ جانی اور ملامت اور نیک نہ کری مثلاً حنفی مذہب کو مسئلہ رفع یدین اگر معلوم ہو تو اس کی  
 استعمال سے نفرت اور انکار نہ کری بلکہ کہی کر ہی لی اور حنفی ہو کر کسی شخص کرنیوالی پر طعن نہ کری  
 اور قسم ثالث حرام اور بدعت اور وہ تقلید ہی بطور یقین کے برعم و حوب کی برخلاف قسم تینے  
 اور قسم رابع شرک ہی اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت لا علمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع  
 کیا پھر اس کو حدیث صحیحہ غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کے مثلاً ہو وے  
 تو اب وہ مقلد بدست اور بزاوہ غدرات کی جہنی سابقہ بخونے جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث  
 کو قبول ہی نہیں کرتا اور یا اوس میں بدون سبب کے تاویل اور تحریف کر کے اوس حدیث کو  
 طرف قول امام کی لیجا تا ہے غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہیں چھوڑتا انتہی اور پھر  
 مولوی نذیر حسین صاحب نے لکھا ہے اپنی رسالہ معیار الحق میں کہ بحر الرائق میں ہی ولان کہ  
 كَسَفَتْ لَكُنْ بَلَّغَ الْخَبَرِ وَهُوَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْجَحْمُ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 الْغَيْبَةُ تَفْطَرُ الصَّامُ وَلَمْ يَعْرِفْ لَسْمُ وَلَا تَأْوِيلُهُ فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ عِنْدَ هَآؤُلَاءِ ظَاهِرُ الْحَدِيثِ  
 وَاجِبُ الْعَلَامِ خِلَافًا لِّبَنِي يُوسُفَ رَحِمَ لَا تَكُنْ لِلْعَاظِمِ الْعَمَلُ بِلِكْدِثِ لَعَدَمِ عَلَيْهِ بِالتَّائِيْمِ  
 وَالْمُسْتَوْحِ أَنْتَ اَوْ رَحِمَ مِنْ كَلَامِهِ وَكَوْ بَلَّغَ الْحَدِيثِ مَا عَمَدَ فَلَكَ لَاتِ عِنْدَ مُحَمَّدٍ لَاتِ قُلْ  
 الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِلُّ عَنْ قَوْلِ الْمُقْتَدِي أَنْتَ أَقُولُ خِلَافَ ابْنِ يَوْسَفَ أَنَا كَهْوِي الْعَاظِمِ  
 انْصَرَفَ الْجَاهِلُ لَدَيْهِ لَا يَعْرِفُ مَعْنَى الْأَحَادِيثِ وَتَأْوِيلَاتِهَا وَأَمَّا الْعَارِفُ بِمَعَالِي النُّصُوبِ  
 وَتَأْوِيلَاتِهَا وَنُكْحِهَا وَجَرَّحَهَا وَصَحَّحَهَا وَسَلَّمَتِهَا عَنْ مُعَادِضَتِهَا قَوْلِي مِنْهَا فَلَا خِلَافَ كُنْ

صَحَّحَ عَلَيْهِ بِهَا كَمَا قَالَ فِي خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُورِ السَّالِكِينَ وَأَمَّا الْجَوَابُ  
عَنْ قَوْلِ ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ أَنَّ لِلْعَامِيِ الْأَمْدَادَ بِالْفَقْهَاءِ فَنَحْمُولُ عَلَى الْعَامِيِ لَصَرَفِ الْجَاهِلِ  
الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى الْحَادِيثِ وَتَأْوِيلَهُ لِأَنَّهُ أَشَارَ إِلَيْهِ لِعَدَمِ الْأَهْتِدَاءِ فِي حَقِّهِ  
إِلَى مَعْرِفَةِ الْحَادِيثِ وَكَذَا قَوْلُهُ وَإِنْ عَرَفَ الْعَامِيِ تَأْوِيلَهُ يَجِبُ لِكَفَّارَةِ كُشْبِيرِ إِلَى أَنَّ  
الْمَأْدَمِينَ الْعَامِيِ فِي الْعَالَمِ وَفِي مُحْمَدِي الْعَامِيِ مَشْهُوبٌ إِلَى الْعَامَةِ وَهُمْ لِحَقِّهِمْ لُفْظُ الْعَالَمِ  
مِنْ هَذِهِ الْأَشْرَافِ أَنْ مُرَادَ ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ مِنَ الْعَامِيِ الْجَاهِلُ الَّذِي لَا يَعْرِفُ مَعْنَى  
النَّصِّ وَتَأْوِيلَهُ فَيُفْهِمُ أَذْكَرَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيَّ وَمُحَمَّدَ رَحِمَهُ يَدْفَعُ قَوْلَ الْقَائِلِ بِوُجُوبِ  
الْعَمَلِ بِالرِّوَايَةِ خِلَافَ النَّصِّ أَنْتَحَى مَا تَقْلَدُ الشَّيْخُ الْأَجَلُّ فِي عَقْدِ الْجَدِيدِ تَرْجُمَةً أَوْ أَمَّا إِنْ دُرِيتْ بَيْنَ  
كَيْفَ أَوْ سَنَى كَيْفَ عَالَمِ سِي مَكْرَهِي أَوْ كَوْنِهِ حَدِيثٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا أَنْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمُجْمُوعُ بِغَيْرِ رُوزِهِ هُوَ جَابِئٌ  
سِينَكِي لَكَافِي وَالْأَوَّلُ سِينَكِي لَكَافِي أَوْ كَيْفَ أَوْ كَوْنِهِ قَوْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا كُفِّتْ بِنِ رُوزِهِ كَرْدِي سِي رُوزِهِ وَالِي كُو  
أَوْ مَعْلُومٌ بَيْنَ هُوَ نَسْخُ أَوْ تَأْوِيلُ أَوْ كَيْفَ سِي بَيْنَ كَفَارَةٍ أَوْ بِرَأْسِ كَيْفَ نَزْدِيكَ طَرَفِينَ كَيْفَ سِي كَيْفَ  
أَسْكَ وَاجِبُ الْعَمَلِ بِخِلَافِ وَاسْطَلَى ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ كَيْفَ اسْمُ وَجْهِ سِي كَيْفَ نَزْدِيكَ أَوْ كَيْفَ عَامِيِ أَوْ كَيْفَ كُو  
عَمَلٌ بِحَدِيثِ نَهَيْتِ سَبَبِ نَجَانِي أَوْ كَيْفَ كَيْفَ نَسْخُ أَوْ مَسْخُوكُ وَنَهَيْتِ أَوْ كَيْفَ مِينَ هِي كَيْفَ كَرْدِي سِي أَوْ كُو  
حَدِيثِ بِرَأْسِ أَوْ بِرَأْسِ مَكْرَهِي أَوْ كَيْفَ سِي هِي هِي نَزْدِيكَ أَوْ كَيْفَ مَكْرَهِي كَيْفَ سِي كَيْفَ قَوْلِ سَوَّلِ سَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
كَمْ بَيْنَ هِي تَوَّلِ سَتِي كَيْفَ مَكْرَهِي كَيْفَ مِينَ كَيْفَ خِلَافِ ابْنِ يُونُسَ رَحِمَهُ كَيْفَ سِي بَيْنَ كَيْفَ سِي  
أَوْ كَيْفَ عَامِيِ صَرَفِ جَاهِلِ كَيْفَ هِي كَيْفَ مَعَانِي أَوْ تَأْوِيلَاتِ حَدِيثِ كَيْفَ نَجَانِي أَوْ كَيْفَ سِي بِرَأْسِ كَيْفَ مَعَانِي  
نَصُوصِ وَتَأْوِيلَاتِ أَوْ نَسْخِ أَوْ حَسْبِ أَوْ صُغْفُ أَوْ قُوْتِ أَوْ كَيْفَ بِيَانِي أَوْ صَحْحِ أَوْ سَلَامَتِ  
مَعَارِفِ سِي أَوْ كَيْفَ خَبَرِ أَوْ بِرَأْسِ خِلَافِ بَيْنَ سِي صَحْحِ عَمَلِ كَرْدِي أَوْ كَيْفَ كَيْفَ سَاوَتِهِ أَوْ سِي  
كَيْفَ كَيْفَ خِزَانَةِ الرِّوَايَاتِ مِينَ دُسْتُورِ السَّالِكِينَ سِي نَقْلُ كَيْفَ أَوْ كَيْفَ سِي بِرَأْسِ قَوْلِ ابْنِ يُونُسَ



کسی بیشک واسطی عامی کی ہر وقت ذکرنا ساتھ فقہاء کے پس یہ قول محمول ہی اوس عامی میں  
 جاہل پر جو معانی احادیث اور تاویلات سی اون کی واقف نہوا سیلی کہ اشارہ کیا ہی ابو یوسف  
 رحمہ اللہ تعالیٰ نے طرف اسمعی کے باین قول کہ بسبب عدم واقفیت کی بسچ حق اوسکی کی طرف  
 معرفت احادیث کو اور ایسی ہی یہ قول اذکار اگر پہنچانے عامی تاویل اوسکی تو واجب ہی اوپر  
 کفارہ اشارہ کرتا ہے طرف اوسکی کہ مراد عامی ہی غیر عالم ہے اور یہی میں ہی کہ عامی منسوب  
 ہی طرف عامہ کی ہا وروہ جاہل لوگ ہیں پس ان اشارات سی معلوم ہوا کہ مراد ابی یوسف رحم کی  
 بھی عامی ہی وہ جاہل ہے جو معانی اور تاویل مفوض کیے بنجانی پس تہ اوسکی جو ذکر کیا گیا ہی قول  
 ابی حنیفہ اور شافعی و محمد رحمۃ اللہ علیہم سے دفع ہو گیا ہے قول اوس کسی کا جو قول کرتا ہی ساتھ  
 واجب ہونی عمل کے ساتھ روایت کی نص کے خلاف پر انتہی مانقلہ الشیخ الاجل اور پر مولوی جلیل  
 صاحب فی اپنی رسالہ معیار الحق میں عبارت تفسیر طہری کے کلمہ سندانہ کی لکھی ہے وہ عبارت  
 معیار الحق کے یہ نہی کہ جناب قاضی ثناء اللہ صاحب فی ہی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات  
 اسکا آیت قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوا وبتکم الا نعبد الا اللہ  
 ولا نشیرک بہ شیئا ولا یأخذ بعضنا بعضا اذنا با من دون اللہ سی اور آیت  
 لا تأخذوا احبارہم الا قسما سی اور حدیث عدی بن حاتم کے کیا ہے چنانچہ تفسیر طہری تحت  
 آیت قل یا اہل الکتاب الا یہ کی بعد نقل کرنی حدیث عدی بن حاتم کے فرماتی ہیں من ہما  
 یطہر ائہ اذا صح عند احد حدیث مرفوعہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لایمن بالمعازیر  
 ولم یطہرکہ لا یصح وکان فتویٰ ابی حنیفہ رحمہ من خلافہ وقد ہب علی وفی الحدیث احد من  
 الامم الا ربعت یحب علیہ اتباع الحدیث الثابتہ ولا یمنعہ الجور عن مذہبہ من ذلک  
 لئلا یلزموا اتخاذ بعضنا بعضا اذنا با من دون اللہ انتی ترجمہ اور یہاں سی ظاہر ہوا ہی کہ یہ جہم



جوابی سند کی وسطی نامی تھی یا اپنی طرف سے جو کچھ عبارت لکھی تھی اور چار رسالہ اسی معیار  
 الحق کی رو میں لکھی دیکھی ایک رسالہ تو اون میں سے تو فیہ الحق جو بایف کیا قطب الملتہ والدین  
 نواب مولانا محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی کا ہی اور وہ شاگرد رشید مولوی محمد اسحاق صاحب  
 محدث دہلوی کی ہیں اور دوسرا رسالہ مدار الحق ہے رد معیار الحق جو بایف کیا ہوا مولوی محمد شاہ  
 صاحب کا ہی اور تیسرا رسالہ مجموعہ فتاویٰ جو چہا ہوا مطبع ناصری کا ہی اور چہار رسالہ  
 نظام الاسلام جو بطریق سوال و جواب کی لکھا گیا ہی سوال تو اوسمیں متفرق لوگوں کے  
 ہیں اور جواب اون سب مولانوں کی مولوی وجیہ صاحب جو مدرسہ اول مدرسہ گلکنہ کی ہیں لکھی ہیں  
 اور اون چاروں رسالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی حنفی مذہب یا مالکی مذہب یا شافعی  
 مذہب یا حنبلی مذہب میں براؤ کو جائز نہیں کہ اپنی امام کو چھوڑ کر دوسری امام کی تقلید کرے  
 اسلی کی کہ رجوع کرنا تقلید سے بعد عمل کرنے کی منہج ہی بالاتفاق جب کہ آگے تو فیہ الحق کی عبارت کے  
 معام ہو جائیگا وہ عبارت تو ذہن آج کہ جو زمین معیار الحق کے ہی یہی مقصد ہمارا ہے  
 تین مذہب واحد کی تھے چند دلیوں کی دلیل پہلی یہ کہ کما شیخ ابن ہمام حنفی فی تحریر الاصول میں  
 اور شیخ ابن حجاب نے مختصر الاصول میں اور قاضی عضد الدین فی شرح مختصر الاصول میں اور جب  
 فتا نے و مختار میں (ان الوجوہ عن التقیید بعد العمل بمنوع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا تقلید سے بعد  
 عمل کرنے کی منہج ہی بالاتفاق اور کما صاحب جوالات نے رسالہ زینہ میں وجوب عملی بتقدیر  
 ان حنیفہ کم العمل بہ لایجوز العمل بقوا ینہ لیکان نقل الیہ فیہ فی یضیح عن ہضم  
 الاصول بتایز انہ کا بصری الشجوع عن التقیید بعد العمل بالاتفاق رائی بن جب حنیفہ  
 کی مقدر عمل کرنا تو بھی اور ہر اور نہیں بلکہ یہ سنو سنو کرتا اوان غیر کہ تو قرآن میں یہ لکھا ہے  
 شیخ ہاشم فی ابواب شیخین سب اصولین سے یہی ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ یہی مقصد ہمارا ہے



کرنے کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر مالکی نے اِن تَتَّبِعْ تُخَصِّلَ الْمَذَاهِبَ غَيْرَ جَائِزٍ بِالْإِجْمَاعِ ذکر کیا  
 ہی اسکو مسلم الثبوت وغیرہ میں لینے و ٹھونڈنا صلا حلال اور جائز جائز چیزوں کا مذہب جو ہے  
 غیر جائز ہے بالاجماع انتہی لینے جو چیز کسی مذہب میں آسان ہوتی اوپر عمل کیا اور جو چیز گران  
 ہو وہی اوسے چوڑ دیا تمام ہوی عبارت تو فی الحق کے اور مجموعہ فتاویٰ میں یہ لکھا ہے  
 کہ فرمایا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی رسالہ عقد المجاہدین  
 الْمَذْهَبُ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ أَنَّ الْعَامِّيَّ الْمُنْتَسِبَ إِلَى مَذْهَبٍ لَهُ مَذْهَبٌ لَا يَجُوزُ لَهُ تَحْقِيقُ  
 انتہی ترجمہ مفتی بہ نزدیک فقہائوں کے یہ ہے کہ عامی جو منسوب ہے طرف مذہب کی کہ وہ اوسکا  
 مذہب ہی بنین جائز ہے اوسکو مخالفت اوس مذہب مام اپنی کی تمام ہوا کلام شاد ولی اسکا  
 محدث دہلوی کا نقل از مجموعہ فتاویٰ اور مدار الحق میں یہ لکھا ہے کہ فرمایا شاہ ولی اللہ صاحب  
 دہلوی نے جو والد شاہ عبدالغیر صاحب محدث دہلوی کے بہن بیچ کتاب نصاب فی حل  
 الاختلاف کی اور وہ عبارت کتاب نصاب کی یہ ہے اَعْلَمُ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا فِي الْمِلَّةِ  
 الْأُولَى عَالَمًا بِتَأْيِيدِهِ غَيْرَ مُجْتَهِدِينَ عَلَى التَّقْلِيدِ بِمَذْهَبٍ وَاحِدٍ بَعْدَ الْمَأْمُورَاتِ  
 ظَهَرَ لَهُمُ الْمَذْهَبُ بِمَذْهَبِ الْمُجْتَهِدِينَ بِأَغْيَاظِهِمْ وَقَلَّ مَنْ لَا يَعْتَمِدُ عَلَى مَذْهَبٍ  
 مُجْتَهِدٍ بَعِيْنِهِ وَكَانَ هَذَا هُوَ الْوَاجِبُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ لِيَسْنِي جَانِ تَوْحِيدِ تَحْقِيقِ تَحْقِيقِ  
 سوا اول اور ثانی میں غیر جمع ہونیو الی تقلید مذہب معین پر ہر بعد اوسکی ظاہر ہوا اون میں  
 مذہب پکڑنا مجتہدین کا تھا معین کرنے اون کی کے اور قلیل تھی نہ اعتماد کرنوالی مذہب مجتہد  
 بعینہ پر اور تہا ہی واجب اور ثانی میں انتہی اور پورا حق میں لکھا ہی قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدٌ  
 الْأَسْلَافُ فِي الْأَحْيَاءِ لَمْ يَكُنْ مَذْهَبٌ أَحَدٌ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ إِلَى أَنَّ الْمُجْتَهِدَ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يَكُونَ  
 بِمُوجِبِ إِبْنِهِ بِمَذْهَبِهِ إِلَى أَنَّ الَّذِي يَدْعِي حَتَّى آدُهُ فِي التَّقْلِيدِ إِلَى شَخْصٍ رَأَى

أَفْضَلُ الْعُلَمَاءِ يَأْخُذُ بِمَذْهَبٍ غَيْرِهِ بَلْ عَلَى الْقَلِيلِ إِتِّبَاعُ مُقَلِّدِهِ فِي كُلِّ تَقْدِيرٍ فَإِنْ خَالَفَتْهُ  
 لِلْمُقَلِّدِ مُتَّفَقٌ عَلَى كَوْنِهِ مُتَّكِلًا بَيْنَ الْمُحْصِيَيْنِ انْتَحَى تَرْجُمَهُ كَمَا أَنَّهُمْ حُجَّةُ الْإِسْلَامِ فِي أَصْيَارِ الْعُلَمَاءِ  
 یہ کہ نہیں کیا کوئی علمای اہل حق کہ مجتہد کو جائز ہو وی عمل کرنا بموجب اجتہاد غیر کی اور نہ اوسط  
 کہ جو مقلد کہ پہنچی فکر اوسکی تقلید میں کہ یہ امام افضل علمای میں گاہی یہ کہ اخذ اور عمل کری مذہب غیر  
 بلکہ واجب ہی بر تقلید پر اتباع اپنی امام کا ہر سبب میں کیونکہ مخالف ہونا اوسکا اپنی امام ہی برابر ہے  
 بالاجماع در میان علما کی تمام ہون میں عبارتین مدار اہل حق وغیرہ کی جو معیار اہل حق کی رو میں ہیں ابھی  
 خیر خواہ مسلمانوں کا یہ کہتا ہی کہ جو کوئی مدار اہل حق اور توفیر اہل حق اور نظام الاسلام اور مجموعہ قنواے  
 وغیرہ کو دیکھی اور یہ معیار اہل حق کو دیکھیگا تو اوسکو آپ معلوم ہو جاوے گا کہ صاحب معیار اہل حق کیے  
 اور صاحب اہل حق وغیرہ کی آپس میں دل بُرائی ہی وہ اذ کو برا جانتی ہیں اور یہ اذ کو اور آخر انجام  
 صاحب مدار اہل حق وغیرہ کا یہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب اذ کی نزدیک ضرور چاہی کہ بغیر تعین مذہب  
 و اذ کے اسوقت میں آدمی کو چارہ نہیں اور آخر انجام صاحب معیار اہل حق کا یہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب  
 کا اذ کی نزدیک ضرور نہیں بلکہ یہ ہی کہ معین کرنا ایک مذہب ہی کہ معین کرنا ایک مذہب ہی کہ معین  
 کی ہی بشرطی کہ مقتدا رہے بقہن کو اہل شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر سے تعین کر لی کہ جبکہ امر اللہ تعالیٰ  
 کا واسطی اتباع اہل ذکر کے عموماً صادر ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کرنیکی اوسکی اتباع ہی عہدہ  
 نتیجہ ہی فارغ ہو جاوے گی اور اس میں مہولت ہی پائی جاتی ہی اور علامت اسکی یہ گاہی ہی عمل  
 مقلد کا تھا تو مجتہد کے اطرچہ موجب کی کہ شرط کی ہوتی ہی کہ اگر وہ قول موافق سنت کی ہوگا  
 تو اہل عمل کی جائز ہوگا ورنہ ہوگا یہ خلاف سنت کی ہی تو اوسکو ہین کرنے کی گاہی اور یہ خیر  
 خواہ مسلمانوں کا اسجائے سنت میں ہی کہ یہاں وہ حال ہی جو مثل مشہور ہی کہ کہیم شکل و  
 نگویم شکل مگر بعضی جاہ کی عبارت کہ صاحب معیار اہل حق کی مجمل گاہی ہی اور کہ ماسقہ تفصیل اوسکی نہیں

ہی تو اون عبارتوں کے تفصیل اس شخصیت نامہ میں کیجاتی ہے جیسا کہ معیار الحق میں یوں لکنا ہی  
 کہ قسم راہم شرک اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت الم علی کے مقلد فی ایک مجتہد کا اتباع کیا نہ اور سکون حدیث  
 صحیح غیر مشنوع غیر معارض مخالف مذہب اوس مجتہد کی مثلاً معلوم ہو تو اب وہ مقلد بہ ستاد و زون  
 عذرات کی جنسی سابقہ جنوبی جواب دیا گیا ہے یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا اور یا اوس میں مدون ہے  
 تاویل اور تحریف کہ کی اوس حدیث کو طرف قول پاکم لیا ہے غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام کا نہیں  
 چوڑا یہ جو لکھا ہے کہ اون عذرات سے جنسی سابقہ جنوبی جواب دیا گیا ہے تو وہ عذرات اور اون کی جواب  
 اور ہونوں نے اپنی کتاب معیار الحق میں اس طرح لکھی ہیں قال یعنی کہا نواب قطب الدین صاحب تنویر  
 میں باب دوم راہم بیان تقلید ائمہ اربعہ کی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر ان ینزلوا  
 لا تعلمون یعنی پوچھو اون سے جو اہل سنت و اہل بیت کی کہتی ہیں اگر نہیں جانتی ہو تم پس یہ آیت سنا  
 اجماع کی مختص اور ظنی ہی ایسی کہ ہرگز اہل سنت و اہل بیت نہیں دیتی ہیں کہ پیروی کی جاوی  
 روافض اور خوارج کی اور اس طرح روافض وغیرہ میں اجازت دیتی ہیں کہ پیروی کی جاوی  
 اہل سنت کی پس اجماع ہوا امت کا اور تخصیص اس آیت کی پس ہوئی یہ آیت مختص اور ظنی  
 الدلائل انتہی جواب میں عبارت تنویر الحق کا مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی رسالہ معیار الحق میں  
 اس طرح لکھا ہے اقول اصل غرض مولف کے عذاب ثانی سے اثبات وجوب تقلید مجتہد معین ہے لیکن  
 وہ عذاب ثانی سے عذاب اول سے زیادہ سخت ہے اس لئے کہ اس دعویٰ سے کہ یہ آیت  
 مختص یا عام ہے یہ ہے کہ جب ایک ظنی ہو چکی تو جتنی تخصیص چاہیگی کیا کرے گی تو کہہ  
 کہ یہ عذاب اول سے زیادہ سخت ہے تو سنو کہ دعویٰ ظنی کا اور ظنی الدلائل ہونا اس آیت کا غلط اور  
 اس آیت میں میں اپنی عموم پر اور اس آیت میں میں کوئی دلیل نہیں ہے  
 کتاب الشہادۃ حدیث متواتر یا مشہور یا خبر واحد اور قیاس یا عجمی حدیث کہ نہ قرینہ عقلی ہے



عموم آیت میں استحالة معلوم ہو سو پھر اگر تخصیص کیجاوی تو تخصیص اسکی بلاخصص ہوگی اور تخصیص بلاخصص  
 نسخ کرنا کتاب الہد کو جیسا کہ عبارت شرح ابن حجب کی ہی معلوم ہوگا اسی طرح سی معیار الحق میں اول  
 عبارت تنویر الحق کی لگتی ہیں اور پھر اسکا جواب دیتی چلی جاتی ہیں اور مدار الحق میں اول معیار  
 الحق کے عبارت لگتی ہیں اور پھر اسکا جواب لگتی چلی جاتی ہیں جو کوئی معیار الحق اور مدار الحق  
 کو دیکھیگا اسکو معلوم ہو جاوے گا اور یہ جو لکھا ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع  
 کیا اسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اس مجتہد کی مثلاً معلوم ہوئی اور  
 پھر دوسرے جگہ کتاب میں تقیہ نظری کی سند لکھا ہے کہ اگر فتویٰ امام ابوحنیفہ رحمہ کا ایک طرف ہو  
 اور حدیث مرفوعہ ایک طرف اور اوس حدیث کی طرف ایک امام بھی گیا ہوا ان چاروں اماموں میں  
 اور نہ ظاہر ہودی کوئی اوس حدیث کا نسخہ اور نہ ہودی کوئی اوس حدیث کی معارض یعنی مقابل میں تو اوس فتویٰ  
 پر عمل کریں اور حدیث پر عمل کریں تو ان دونوں عبارتوں معیار الحق کی تفصیل بیان لکھی جا  
 ہی وہ تفصیل یہ ہے جو لکھا ہے تقیہ نظری کی سند سے کہ ایک امام ہی اس طرف ہو تو اسکا جواب  
 ہی جو احیاء العلوم سے اوپر لکھا گیا کہ جو کوئی ایک امام کو افضل جان کر اوسکے مذہب پر عمل کری پھر اسکو  
 سچا ہستی کہ دوسرے مذہب پر عمل کری اگرچہ صاحب تقیہ نظری بڑی عالم تھی لیکن یہ ہر کوئی جانتا ہے  
 کہ امام محمد غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان سے پہلی تھی اور بڑی تھی مرتبہ میں اندروی علم ظاہری اور باطنی  
 کے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ صاحب تقیہ نظری فی تو مجمل لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ کا فتویٰ ظہر  
 مرفوعہ کی مقابل ہو اور اسی طرح صاحب معیار الحق نے بھی مجمل لکھا ہے کہ قسم اجماع مشک اور ایسی تقلید ہی کہ  
 لاعلمی کے مقلد نے ایک مجتہد کا اتباع کیا پھر اسکو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب اس  
 مجتہد کے مثلاً معلوم ہوگا اب جانتا چاہیے تقیہ نظری فی یہ تو نہیں لکھا کہ غلانی حدیث مرفوعہ  
 اور اسکی طرف ایک امام بھی گیا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ کا فتویٰ اسکی خلاف ہی غلانی مسندین

یعنی عبادات کی مسئلہ میں یا معاملات کی پہر اوس حدیث مرفوعہ کی معارض یعنی مقابل کو ہی حدیث  
اوس مسئلہ میں دیکھی جاتی امام صاحب کی مذہب کی کتابوں میں سی اور امام صاحب کی مذہب کی  
تین کتابیں مثال میں ایک ہدایہ اور ایک شمسینی شرح مختصر اور ایک برہان شرح مواہب الرحمن فی  
مذہب النعمان اور فتاویٰ عالمگیری بھی بڑی معتبر کتاب ہی حنفی مذہب کی کہ بادشاہ عالمگیر نے  
پانچ سو علماء و معتبرین کو جمع کر کے اوسکو بنوایا ہے اور فتح القدیر حاشیہ ہدایہ کا یا اون کی مثل کو ہی  
کتاب میں ہوں پہر اگر اون کتابوں میں اوسکی معارض یعنی مقابل میں ایسی حدیث نہ ملتی اور کچھ  
جواب ہی اوس حدیث کا اون کتابوں میں نہ دیتی تو اسوقت بلاشبہ اوس مسئلہ میں اوس حدیث  
پر عمل کیا جاتا اگر وہ حدیث معتبرست و جماعت کی کتابوں میں ہوتی اور یہ جو لکھا ہے کہ بدون سبب  
کی تاویل و تحریف کر کے اوس حدیث کو طرف قول اپنی امام کی لیجا تا ہے تو یہ مقتداؤن پر بدون سبب کے  
تاویل اور تحریف کی نسبت کرنا اون کی نزدیکی کے جلودارہ تعالیٰ فی دین کی عقل و ہی ہی بہت برا  
اور تحریف کی معنی لغت میں ہم میں تحریف بمعنی پہرانا کلام کا اور ایک چیز کمالت اور وضع اور منوع  
اپنی سی یعنی جس معنی کی لمبی کہ وہ لفظ وضع کیا گیا ہے اوسکی غیر میں سے تھا اگر اسب سمجھا جائے  
کہ اسوقت میں یعنی سنہ ۱۰۰۰ ہجری قدسی میں جو شخص کچھ پڑھی ہوئی ہیں یا بی پڑھی اور حنفی مذہب  
کرہتی ہیں تو آپ سی کو ہی مسئلہ کہ کتاب انہیں مگر حنفی مذہب کی کتابوں سی کتاب ہی عبادات کا مسئلہ  
ہو یا معاملات کا مثل ہدایہ اور شمسینی شرح مختصر و قایہ اور برہان شرح مواہب الرحمن مذہب النعمان  
فتح القدیر حاشیہ ہدایہ اور غنایہ حاشیہ ہدایہ کا اور فتاویٰ عالمگیری کہ جسکو عالمگیر بادشاہ فی پانچ سو  
معتبرین سی بنوایا ہے اور ان کی مثل اور کتابیں ہوں تو بدون سبب کی تاویل اور تحریف کی  
نسبت ان کتابوں مذکورین کی مصنفون کی طرف ہو نہ یہ بری نسبت اسوقت کی پڑھی اور  
بی پڑھی آدمیوں کی جو معتقد ہیں حنفی مذہب کی اون کی طرف ہوئی پہلی کہ اسوقت کی آدمی

پڑھی ہوئی اور بنی پڑھی ہوئی اور نہیں کتابوں مذکورین کی سند دیتی ہیں نہ اپنی طرف سے  
 بنا کر کچھ کہتی ہیں تو بری نسبت کرنا ایسی مقتداؤں پر اہل سنت اور جماعت کی نزدیک بہت  
 بُرا ہی البتہ اگر یہ عبارت مذکورہ اون لوگوں کی واسطہ لکھی ہی جو اونکی مقابہ میں حسین  
 صاحب مدار الحق وغیرہ کی کہ یہ اون کی رسالوں کی رد میں لکھتی ہیں اور وہ اونکی رسالہ کا  
 یعنی معیار الحق کا رد لکھتی ہیں تو یہ جانیں اور وہ جانیں اور سب مقلدوں امام اعظم  
 کے طرف یہ نسبت مذکورہ جو معیار الحق میں لکھی ہی نہیں ہو سکتی اور اسطر حسن اور اماموں کے  
 مقلدوں پر ایسی کہ ان کے کتابین مدلل ہیں مگر اس خیر خواہ کو معلوم نہیں کہ وہ کونسی ہیں اعلیٰ جرح  
 تو فقط اپنی امام اعظم صاحب کی مذہب کی کتابین جو مدلل ہیں وہ معلوم ہیں اونکا نام لکھ دیا ہی  
 تمام ہوئی تفصیل اس عبارت کی جو معیار الحق میں لکھی ہی کہ اب وہ مقلد بدستار اور ان  
 کی کہ جسکی سابقہ جواب دیا گیا ہی یا تو حدیث کو قبول ہی نہیں کرتا اور یا اوس میں مدح و تکبر  
 تاویل اور تحریف کر کے اوس حدیث کو طرف قول نام کی لیجاتا ہی غرض کہ وہ مقلد مذہب اپنی امام  
 کا نہیں چوڑتا اور یہ جو مولوی نذیر حسین صاحب فی رسالہ معیار الحق میں اپنی سند کی واسطہ  
 عبارت مولوی سید رحیم علی صاحب مرحوم کی رسالہ صیانۃ الناس من وسوۃ الخناس کی لکھی ہے  
 وہ عبارت یہ ہے کہ اگر مملکت سی وہی مذہب ہی تو جواب اسکا یہ ہے کہ قید ایک مذہب کے  
 اکثر لوگوں کی حقیقت اکثر احوال میں اولیٰ اور تحسن بلکہ ضروری ہوتی ہی کیونکہ دین بر  
 چلتا سہل ہو جاتا ہی لیکن ہر شخص کی واسطہ ضرور نہیں جسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دنی  
 وہ کیونکہ تقلید کری نہ تقلید ایک شخص معین کیے اس پر اگر کوئی اولیٰ شرعی سی ہو تو لاؤ ذکر  
 اور تقلید تو واسطہ معلوم ہے ہی فَاَسْتَعْلَمُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ هُمْ يُعْلَمُونَ لَا تَعْلَمُونَ  
 اور یہ جو مولوی رحیم علی صاحب مرحوم فی لکھا ہی کہ جسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دے



وہ کیون تعزیر کری تو یہ عبارت مجمل لکھی ہی اسلیئے کہ یہ نہیں لکھا کہ صاحب تحقیق کون لوگ ہیں اور ان کی کیا تعریف ہے اگر کوئی غور کری تو تفصیل اسکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے السعادت کے شرح میں اور کچھ مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی رسالہ معیارِ راجہ میں لکھی ہے یہی قولِ خدا  
 اِنِّیْ یُؤَسِّفُ رَحْمَۃً اِنَّمَا هُوَ فِی الْعَالَمِیْنَ الصُّوْفِ الْجَاهِلِ الَّذِیْ لَا یَعْرِفُ مَعْنٰی الْاَحَادِیْثِ وَ اَوَّلَیْهَا  
 وَاَمَّا الْعَارِفُ بِمَعَانِیِ النَّصُوصِ وَ تَاْوِیْلَاتِهَا وَ تَسْنِیْنِهَا وَ جَرْحِهَا وَ صَحِّحِهَا وَ سَلَامَتِهَا عَنْ مَخَارِجِ  
 اقْوٰی مِنْهَا فَلَا خِلَافَ فِیْ صَحِّحِ عَلَیْہِ بِہَا کَمَا قَالَ فِی حِزَانِ الرَّوَاٰیاتِ نَقْلًا عَنْ دُسْتُورِ  
 الشَّیْخِ الْاَلْکَیْنِ تَرْجُمَہُ کہتا ہوں میں کہ خلاف ابو یوسف رحمہ کا بجز اسکی نہیں کہ اوس عامی صرف جاہل  
 میں ہی جو معنی اور تاویلات احادیث کی نہ پہچانے اور جو شخص کہ معانی اور تاویلات اور نسخ اور  
 جرح احادیث کی نہ پہچانے اور صحت اور سلامت اور معارض سی اور قوی اور ضعیف سی خبر دے  
 تو صحت میں عمل کرنے اور اسکی کی اس احادیث پر خلاف نہیں یعنی بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اور  
 شخص کا اور احادیث پر جب کہ خزائن الروایات میں دستور السالکین سی نقل کیا ہے یہ جو  
 معیارِ راجہ میں لکھا ہے کہ عامی صرف جاہل کو حدیث پر عمل کرنا بچا ہے اور وہ عارف کہ پہچانتا  
 ہے معنی احادیث کی اور تاویلات اور نسخ اور جرح اور صحیح اور مستحکم ہونی اور سلیکوں  
 کسی نص معارض قوی اور کسی سی تو بخلاف صحیح ہی عمل کرنا اور اس شخص کا حدیث پر اب  
 جاننا چاہی کہ اس وقت میں یعنی سنہ ۱۱۰۰ ہجری قدری میں اب عارف کہاں جو اوصاف  
 کے ساتھ کہ معیارِ راجہ میں مذکور ہیں موصوف ہوئے اگر کہ میں اب عارف ہو جیسا معیار  
 راجہ میں اور مذکور ہو چکا ہے تو وہ جانی حدیث پر عمل کری یا نہ رہے پر اور اب عارف نہ ہو  
 تو اس معیارِ راجہ کی عبارت سی بھی معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو مقلد ہونا چاہی اور وہ تفصیل میں شیخ  
 عبدالحق محدث دہلوی نے لکھی ہے یہ کہ این چارتن از امامان ہیں نہ وقتہ ایان است اند کہ ضبط و ضبط

احادیث و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آہنا نمودہ و تفسیر و تاویل و بیان نسخ  
و منسوخ کردہ و غایت بذل مجہود دین باب فرمودہ احتیاط احکام بقیاس و اجتہاد و نصوص  
کتاب و سنت نمودہ اند و غیر مجتہدین را جز تابع ایشان بودن چارہ و سبیل نیست و مشایخ طریقت  
و بزرگان ایشان ہمہ برین مذاہب بودہ اند باریک مگر آہنای کہ از ایشان بسایہ اجتہاد رسیدہ  
موافق یا مخالف ایشان برای خود جہادی منمودہ ہند و اسد علم بحقیقہ احوال ترجمہ یہ جا  
تن نامان دین اور مقتدا یان دین سی ہین کہ ضبط اور ربط حدیثون کا اور اقوال صحابہ اور سلف  
سلف کا اور تطبیق اور توفیق در میان اون کی کی اور تفسیر اور تاویل اور نسخ اور منسوخ کو بیان  
کیا اور اس امر میں نہایت کوشش کرنی کا نا احکام کا ساتھ قیاس اور اجتہاد کی نصوص کتاب  
اور سنت سی کیا اور غیر مجتہدوں کو بجز اتباع اون کی چارہ نہیں اور بزرگان دین اور مشایخ  
طریقت ہی نہ ہی نہ ہی باریک مگر جو کہ اون میں سی مرتبہ اجتہاد کو پہنچی اون سی موافق یا مخالف  
اور مشایخ اپنی اجتہاد کیا ہی و اسد علم بحقیقہ احوال یہ جو مولوی حیدر علی صاحب مرحوم فی فرمایا  
کہ تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی اولہ شریعہ سی ہو تو لاؤ ذکر کرو تفصیل سکی یہی کہ پیش  
فرمایا مولوی حیدر علی صاحب حوم نے اسیلی کہ نہ قرآن سی ثابت ہی نہ حدیث سی نہ اجماع صحت  
سی اور نہ اون مجتہدوں کی کلام سی کہ جو صحابہ کی وقت میں تھی یا اون سی چچی ہو سی اسطر  
پر کہ فلانی وقت میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہون گی اور فلانی وقت میں امام شافعی  
رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہون گی اور فلانی وقت میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہون گی اور فلانی وقت میں امام حنبل  
رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہون گی اور کچھ آدمی تو امام اعظم کی مقلد ہو جائیں اور کچھ آدمی امام شافعی کی مقلد ہو جائیں اور کچھ آدمی امام مالک کی مقلد ہو جائیں  
اور کچھ آدمی امام حنبل کی مقلد ہو جائیں اور اس خیر خواہ کا مطلب یہی ہی جو  
مولوی سید حیدر علی صاحب فی فرمایا کہ قید ایک نہ بہت کے اکثر لوگوں کی حق میں اکثر

احوال میں اولیٰ اور تحسن بلکہ ضرور ہوتی ہے آخر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑی محقق ہیں اور اعتبار انکا اندوی علم اور تقویٰ کے بہت بڑا ہی سید فرائی ہیں اپنی شرح سفر السعادت میں کہ قرار داد علماء و مصلحت دین ایشان در آخر طعن و تخصیص مذہب بہت وضبط و ربط کا ردین و دنیا ہمدین صورت بود از اول بخیرست کہ ہر کدام اگر اختیار کند صورت دارد لیکن بعد از اختیار بجانب گیرفتن کہ بی توہم سوطنی و تفرق در احوال و احوال بخوابد قرار داد متاخرین علماء دین بہت و بہو المختار و فیہ الخیر توجہ یعنی مفتی بہ علماء اور مصلحت دین و انکا آخر زمانہ میں یقین اور تخصیص نہ کہے ہی اور ضبط و ربط کا ردین و دنیا کا اسوۃ میں ہی اول امر میں سکو اختیار ہی جسکو چاہی اسکو اختیار کر لی لیکن بعد اختیار کرنی کی جانب دوسری بغیر توہم و طنی اور بغیر پرگندگی احوال و احوال کے نہیں ہونیکا مفتی بہ علماء متاخرین کا یہ ہے ہی اور یہی ہی مختار اور اسی میں ہی خیرستی اب جانا چاہی کہ یہہ عاجزا سجدہ یون سمجھا ہی کہ یہہ تو مولوی صاحب مرحوم فی لکھا کہ جسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری اور یہہ ہنوں لکھا کہ جسکو اللہ تعالیٰ علم دی وہ کیون تقلید کری اور جو عارف ہو وہ کیون تقلید کری اسوۃ سہ کر ایک شخص تو کم علم والا ہوتا ہی اور ایک زیادہ علم والا ہوتا ہی اور ایک کم پہچانی والا ہوتا ہے اور ایک زیادہ پہچانی والا ہوتا ہی دین کی کاموں میں اور مراد مولوی محدوح کی و ہجارت سی کہ جسکو اللہ تعالیٰ مرتبہ تحقیق کا دی وہ کیون تقلید کری بڑی علم والا اور بڑا عارف ہی نہ کم علم والا اور کم عارف وہ اللہ اعلم بالصواب بحقیقۃ احوال اور یہہ جو معیار الحق من لکھا ہی کہ قسم مانے مباح اور وہ تقلید مذہب میں کی ہی بشرطی کہ متعلق اس یقین کو امر شرعی نہ سمجھی بلکہ اس نظر سی یقین کر لے کہ جب کہ اللہ جل شانہ کا واسطی اتباع اہل ذکر کی عموماً صادق ہوا ہی تو جس ایک مجتہد کا اتباع کرینگا اسی کی اتباع سی عہدہ تکلیف کی سی فارغ ہو جاوے گی اور میں





مگر نماز کے شروع میں قرآن الکریم پڑھنا واجب ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَشَاءُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ  
 عَنْهُمَا اَنَّ الْعَشْرَةَ الْمُبَشِّرَةَ بِالْحَيَاةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُقَوُّنَ اَيُّهُمْ اَيُّهُمْ اَلَا فِي  
 الْاَفْتِيَاكُج اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ فی ہر عشرہ مبشرہ یعنی ہر صاحبِ ہستی نہاد و شہید  
 ہوا ہوا اپنی مگر نماز کی شروع میں اور ولیدین اس فتح الیدین کی نہ کر نیکی شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے  
 شرح نفا السعادت میں خوب لکھی ہیں جو چاہی اور سہین دیکھ لے اور سواہی سکے اور بہت کیا یوں  
 میں رفیع الیدین نہ کر نیکی ولیدین لکھی ہیں حاصل کلام کا یہ ہے کہ مقلد امام شافعی صاحب کی امام  
 اعظم صاحب کی مقلدون کو سنت و جماعت جانتی ہیں اور اس طرح مقلد امام اعظم صاحب کے امام شافعی  
 صاحب کی مقلدون کو سنت و جماعت جانتی ہیں اور براہین جانتی ہیں اور اس طرح مقلد امام صاحب  
 کی اور امام احمد صاحب کی امام اعظم صاحب اور امام شافعی صاحب کی مقلدون کو سنت و جماعت  
 جانتی ہیں اور براہین جانتی ہیں اور ان چاروں اماموں کی آپس میں اپنی اپنی ولیدین ہیں تو ہر ایک کی  
 مقلدان میں اپنی اپنی امام کی ولیدون پر قائم ہیں تو صاحب معیار الحق کو یوں چاہی تھا کہ جیسی  
 مذہب والوں کو لکھا تھا کہ مثلاً حنفی مذہب کو مسئلہ رفیع الیدین کا اگر معلوم ہو تو اس کی استمال  
 سی نفرت اور انکار نہ کری بلکہ کہی کر ہی لی تو اس طرح اور اماموں کی مقلدون کو بھی لکھا ہوا کہ  
 اون کو چاہی کہ اگر کوئی مسئلہ حنفی مذہب کا خلاف اون کی مذہب سی اون کو معلوم ہو تو اون کو  
 چاہی کہ اس کی استمال سی نفرت اور انکار نہ کری بلکہ کہی کر ہی لی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب  
 اب یہ خیر خواہ مسلمانوں کا ہر جگہ یہ عرض کرتا ہے کہ جو کوئی عالم دین دار سنت  
 جماعت اس معیار الحق کی عبارت کی تفصیل کو جو اس وصیت نامہ میں لکھی گئی ہے دیکھی تو اس میں  
 جہان کہیں بھول چوک ہو گئی ہو تو اس کو دست بردار نہ ہو اور جب وہ لوگوں کے  
 اللہ تعالیٰ پناہ دے کہ جو ایک نقطہ پر غلط ہو تو نہایت بڑا کمال خد تعالیٰ ایسی کو کو تو نہایت بڑا

مقبول ہے جاننا چاہی کہ ہر چیز بیان اکل حلال اور صدق متکامل اور اس صیت نامہ میں لکھا ہوا ہے  
 ہے لیکن انجنگہ پرو اسطی تکید کی بیان قوت حلال کہ جو بڑے سب طرکی عبادتوں کی لکھا جاتا ہے  
 کتاب سفینہ حاکم کی بڑی معتبر کتاب ہے کہ اسکی مصنف علیہ الرحمۃ کو ایک کھ حدیث یاد تھی وہ عبارت  
 اسکی یہ ہے کہ روایت ہے حضرت لقمان علیہ الرحمۃ سے کہ جو شخص مال حرام کا کھاوی گا جاری ہوگا  
 اسکی زبان پر فریب اور جھوٹ اور حوالا شبہ کا کھاوی گا جاری ہوگی اسکی زبان پر غیبت اور  
 کلام فضول اور بیہودہ اور جو شخص مال حلال کھاوی گا جاری ہوگی اسکی زبان پر علم اور حکمت آتی ہے  
 اور تفسیر مضبوطی میں حکمت کے معنی یوں تھے الحکمة من ثبات الذی تفسیر میں یہ لکھے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ  
 نے یُوْتِی الْحَکْمَةَ مَنْ تَشَاءُ یعنی دیتا ہے اس حکمت یعنی تحقیق علم کے اور پاداری عقل کے حکم کو جانتا ہے  
 وَمَنْ یُوْتِ الْحَکْمَةَ فَقَدْ أُوتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا اور حکم دی گئی حکمت پس تحقیق دیا گیا وہ خیر خوبی بہت  
 اسلی کہ جمع کی گئی واسطی اس کے خیر و نون جہان کی انتہی اور نافع المسلمین لکھا ہے کہ حفرة محمد والہ  
 ثانیے شیخ احمد سرسندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ ہی حل جوتی تھی اور آپ ہی اس کی کسبت میں پائے  
 سینچے تھے اور بیلون کا موندہ بانہ دیتی تھی تاکہ اور کسی کا کسبت نہ کھاویں اور آپ ہی بستی تھی  
 اور دریا کی پانی سی پکاتے تھے پر کھاتی تھی سو یہ تو حکم خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے اس سے ادا  
 ہوتا ہے مگر ہر اس کی کتاب میں یہ حلیہ بھی لکھا ہے کہ اگر آدمی کسی سی کوئی چیز مل لیوی خواہ کھانی کی  
 یا پینی کی یا پھنی کی تو اس کو چاہیے کہ اول اس چیز کی قیمت پھر اس کی چیز کرانی تفسیر میں  
 لکھی ہے اور بعد اس کی قیمت اس کے ادا کری اگر زیادت خود لیتا ہے اور جو کسی کو لائی کو اسطی مول انبی کی  
 چیز کی بھیجی تو چاہیے کہ اس کو بھی یہ حلیہ سکھاوی کہ اس حلیہ سے لیا کری اور ہر اس کی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ  
 حلیہ کی طرف اتنا ہی مال عظیم رحمۃ اللہ علیہ کا اور یہ کثر تجربہ میں آیا ہے کہ جو کوئی اس وقت میں حلیہ چلے  
 کرتا ہے تو اس کا حال ہی بہت ناہوا ہے اس کی روح بھی حلیہ میں نہیں کرتا ہے



## خاتمہ

احمد مددگار کی حسن توفیق ہی یہ رسالہ وصیت نامہ کہ نام رکھا گیا ساتھ مفید المومنین کی ہے اور چونکہ اس میں نیک وصیتوں کا بیان ہے اگر اس کو حسن الوصایا کہنا چاہیں تو یہی بجای ہر روز ہفتہ تباریخ نسبت و شہتم ماہ شعبان المعظم ۱۲۹۱ء بارہ سواکانوی ہجریہ نبویہ میں علی صاحب الصلوٰۃ والسلام بیچ شہر محمد آباد عرف ٹونک بیچ عہد نواب مین الدولہ وزیر الملک نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولتچک کے وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَاهُ x تمام ہوا اللہ تعالیٰ و شانہ اعلیٰ میری بھول چوک اور کم فہمی کو برکت انبیا اور اولیاءوں کی سی معاف فرماوی اور اس عاجز اور جمیع اہل اسلام کو اس رسالہ سی فائدہ بخشی اور کم فہمی سی اللہ تعالیٰ برلمان کو اپنی پناہ میں رکھی اور جس کسی نے کہ اس وصیت نامہ میں میری ساتھ کوشش کی ہے یا ایچھیم کرانی میں دیا چاہیہ کروانی میں اس کو اور اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نیک کاموں کی توفیق دی اور دوزخ سے بچاوی اور اپنی فضل سی بہشت میں پہنچاوی آمین ثم آمین وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْقُلُوْبُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط ترجمہ اور محمدی قول بجا رہیہ ہی کہ تعریف اللہ کو ہی جو پروردگار ہی سب عالم کا اور درود اور سلام اور حبیب کی کے کہ محمد مین سہار سب پیغمبروں کے اور اوپر آل اور اصحاب ان کی کی سب پر فقط

خاتمۃ الطبع احمد مددگار علی احسانہ کہ یہ کتاب بنی نظیر اور رسالہ دلپذیر متن لایف جناب فیضیاب عالم دین رہنما کی سالکین حضرت پیر مر قاضی خان صاحب تبارک اللہ فی عمرہ و فیضہ کہ نام اس کا مفید المومنین اور اس حسن الوصایا اور عرف وصیت نامہ تباریخ ۱۲ شہر ربیع الآخر ۱۲۹۲ء ہجری شہر ٹونک کے مطبع سرکار مین بعد تصحیح جناب لف دام فیضہ کی تیار حسن ان تمام خانقاہ غالب علی سید الرحمن کے کہ جب خاطر ناظرین نور و سرور

تصحح الان غلطی کا جواب اوصیا

[illegible]

[illegible]



